سفرِ آخرت کی تیاری کے لئے نصیحتوں اور حکایات کا انمول خزانہ

بَحرُالدُّمُوعِ

ترجمہ بنام

آنسوؤں کا دریا

مؤلف:

امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی

اَلْمُتَوَفّٰی ۵۹۷ھ

SC1286

سفرِ آخرت کی تیاری کے لئے نصیحتوں اور حکایات کا انمول خزانہ

بَحرُ الدُّمُوعِ

ترجمہ بنام

آنسوؤں کا دریا

مؤلف

امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی

المتوفیٰ ۵۹۷ ھ

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ تراجم کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب : بحر الدموع

ترجمہ بنام : آنسوؤں کا دریا

مؤلف : **امام ابن جوزی** علیہ رحمۃ اللہ القوی

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ تراجم کتب)

تاریخِ اشاعت : جمادی الاولیٰ ١٤٢٨ھ، جون 2007ء

تاریخِ اشاعت : ربیع الاول ١٤٣١ھ، مارچ 2010ء تعداد: 8000 (آٹھ ہزار)

تاریخِ اشاعت : رجب المرجب ١٤٣٢ھ، جون 2011ء تعداد: 20000 (بیس ہزار)

تاریخِ اشاعت : شعبان المعظم ١٤٣٥ھ، جون 2014ء تعداد: 10000 (دس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- ❁……**کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311
- ❁……**لاھور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679
- ❁……**سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625
- ❁……**کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور فون: 058274-37212
- ❁……**حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122
- ❁……**ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون: 061-4511192
- ❁……**اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- ❁……**راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون: 051-5553765
- ❁……**خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون: 068-5571686

E.mail: ilmia@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

”محبت میں اپنی گُما یا الٰہی“ کے 20 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”20 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: **نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ** o مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دومَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

{۱} ہر بار حمدو {۲} صلوٰۃ اور {۳} تعوُّذ و {۴} تَسمِیَہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دوعَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔ {۵} رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا۔ {۶} حتَّی الْوَسْعْ اِس کا باوُضو اور {۷} قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا {۸} قرآنی آیات اور {۹} اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا {۱۰} جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور {۱۱} جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم پڑھوں گا۔ {۱۲} اس روایت ”عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمت نازل ہوتی ہے۔“ (حِلیۃ الاولیاء، حدیث ۱۰۷۵۰، ج ۷، ص ۳۳۵) پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے

واقعات دوسروں کو سُنا کرذکرِ صالحین کی بَرَکتیں لُوٹوں گا {۱۳} (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضَّرورت خاص خاص مَقامات پرانڈر لائن کروں گا۔ {۱۴} (اپنے ذاتی نسخے پر) ''یادداشت'' والے صَفْحَہ پرضَروری نِکات لکھوں گا۔ {۱۵} دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفرکروں گا۔ {۱۶} مدنی انعامات پرعمل کرتے ہوئے اس کا کارڈ بھی جمع کروایا کروں گا۔ {۱۷} دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ {۱۸،۱۹} اس حدیثِ پاک ''تَھَادَوْا تَحَابُّوْا'' ایک دوسرے کوتحفہ دوآپس میں محبت بڑھے گی ۔'' {مؤطا امام مالک ، ج۲،ص۴۰۷، الحدیث:۱۷۳۱} پرعمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کوتحفۃً دوں گا۔ {۲۰} کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کوتحریری طور پرمُطَّلع کروں گا (مصنّف یاناشِرین وغیرہ کوکتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اچھی اچھی نیّتوں سے متعلق رَہنمائی کیلئے ،امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کا منفرِد سنّتوں بھرا بیان ''نیّت کا پھل'' اورنیتوں سے متعلق آپ کے مُرتّب کردہ کارڈ یا پمفلٹ مکتبة المدینه کی کسی بھی شاخ سے ھدیّۃً حاصِل فرمائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المدینة العلمیة

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ
مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحُسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینة العلمیة**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کتب
(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''**المدینة العلمیة**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین و مِلَّت، حامیٔ

سنّت، ماحئ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبرکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الوَسعَ سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بشُمُول ''**المدینة العلمیة** '' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

دینی کتب کا مطالعہ بھی حصولِ علم کا ایک اہم ذریعہ ہے۔مگر اسے حالات کی ستم ظریفی کہیئے یا کچھ اور کہ آج سے چند برس پہلے تک دینی کتب کے مطالعے کا ذوق عوام میں خال خال دکھائی دیتا تھا بلکہ اسے بھی مشاغلِ علماء میں سے ہی شمار کیا جاتا تھا۔جبکہ دوسری جانب فحش وفضول قسم کے ناول وڈائجسٹ کی بھر مار تھی۔یوں مسلمان اس راہِ علم سے دور ہوتے چلے گئے جس پر ہمارے اکابرین خود بھی چلے اور ہمیں بھی چلنے کی تلقین فرماتے رہے۔پھر حالات نے کروٹ لی اور مختلف مذہبی تحریکیں وجود میں آئیں اور مسلمانوں میں حصولِ علم کا شوق بیدار ہوا، الحمدللہ عزوجل اس سلسلے میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** نے کلیدی کردار ادا کیا اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ **مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف کردہ کتب ورسائل بالخصوص **فیضانِ سنّت** نے مسلمانوں میں مطالعۂ کتب کی ذوق افزاء تحریک چلادی اور یوں بحرانِ مطالعہ سے کافی حد تک نجات ملی۔یہی وجہ ہے کہ اب دینی کتب کی اشاعت کی طرف بھرپور توجّہ دی جارہی ہے، نئے نئے تحقیقی واشاعتی ادارے وجود میں آرہے ہیں، مصنفین کی صف بندی ہورہی ہے۔

دعوتِ اسلامی کا علمی ،تحقیقی اور اشاعتی ادارہ **''المدینۃ العلمیۃ''** بھی تادمِ تحریر تقریباً 85 کتب ورسائل **مکتبۃ المدینہ** سے شائع کر چکا ہے۔اپنے اکابرین رحمہم اللہ المبین کی عربی تصانیف کو اردو میں منتقل کرنا بھی المدینۃ العلمیۃ کے اہداف میں

سے ہے تاکہ اُردُوخواں طبقہ بھی ان کتب میں موجود وعظ ونصیحت کے انمول موتیوں سے اپنا دامن بھر سکے۔اس کام کے لئے **تراجِمِ کتب** کے نام سے باقاعدہ ایک شعبہ قائم ہے۔تاحال درجِ ذیل کتب ورسائل کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے: (یہ تراجم مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً حاصل کئے جاسکتے ہیں)

(1) جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ)(کل صفحات:۷۴۳)

(2) شاہراہ اولیاء(مِنْھَا جُ الْعَارِفِیْنَ) (کل صفحات:36)

(3) حسنِ اخلاق(مَکَارِمُ الْاَخلَاق)(کل صفحات:74)

(4) راہِ علم(تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیقَ التَّعَلُّم)(کل صفحات:102)

(5) بیٹے کو نصیحت(اَیُّھَاالْوَلَد) (کل صفحات:64)

زیرِ نظر کتاب **''آنسوؤں کا دریا''** امام **عبدالرحمٰن ابن جوزی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی پُر اثر تالیف **'' بَحْرُالدُّمُوْعِ ''** کا ترجمہ ہے۔علامہ ابن جوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اس کتاب میں ان موضوعات کو شامل کیا ہے: ذکر اللہ عزوجل کی فضیلت، توبہ کے فضائل وبرکات، گناہوں کے نقصانات، فتنۂ دنیا، حفاظتِ نگاہ، تربیتِ نفس، اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ کے احوال، زنا کی ہلاکت خیزیاں، خاموش رہنے کی فضیلت، غیبت اور چغل خوری کی مذمت، سود، چوری، خیانت، اور شراب نوشی کا وبال وغیرھا۔ ہر مضمون کا آغاز رقّت وسوز میں ڈوبے ہوئے نصیحت آموز کلمات سے ہوتا ہے، پھر مؤلف اس موضوع کے مطابق آیاتِ قرآنی واحادیثِ مبارکہ اور حکایات ذکر کرتے ہیں، موقع کی مناسبت سے جابجا اشعار بھی رقم فرمائے ہیں۔

''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش'' کرنے والے عاشقانِ رسول کے لئے اس کتاب میں کثیر مواد ہے۔ چنانچہ **دعوتِ اسلامی** کی مجلس

المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ تراجم کے مَدَنی علما دامت فیوضھم نے اس کتاب کے ترجمے کا بارِگراں اپنے سرلیا۔ واقفانِ حال سے مخفی نہیں کہ ترجمے کا کام تصنیف وتالیف سے قدرے مشکل ہوتا ہے۔ مستقل تصنیف کرنے والا شرعی احتیاطیں پیشِ نظر رکھتے ہوئے مواد کے انتخاب، ترتیب، حجم وغیرہ میں قدرے آزاد ہوتا ہے جبکہ مترجم کو صاحبِ کتاب کی ترجمانی کرنا ہوتی ہے۔ پھر اس دوران مقصودِ مصنف کو پیشِ نظر رکھنا، مصنف کے لکھے ہوئے عربی الفاظ کے مرادی معانی متعین کرنا، مطالب کی منتقلی کے لئے اردو زبان کے موزوں الفاظ کا انتخاب کرنا، خوّاص کے ذوق کو سلامت رکھنے کے ساتھ ساتھ عوام کی ذہنی سطح کو مدنظر رکھتے ہوئے مضامین کی تعبیر آسان الفاظ میں کرنا اور پھر جامعیت کو بھی پیشِ نظر رکھنا' ایسی چیزیں نہیں ہیں جن سے باآسانی عہدہ برآ ہوا جاسکے۔ مگر الحمدللہ عزوجل یہ اللہ عزوجل کی عطا، اس کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہِ کرم اور علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بالخصوص شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کا فیض ہے کہ ترجمے کا کام حتی المقدور احتیاط کے ساتھ مکمل کرلیا گیا۔ دورانِ ترجمہ ان امور کا التزام کیا گیا:

(1)......کوشش کی گئی ہے کہ پڑھنے والوں تک وہی کیفیت منتقل کی جائے جو اصل کتاب میں جلوے لٹا رہی ہے۔

(2)......اس سلسلے میں بعض مقامات پر تمہیدی جملوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس طرح اس کتاب کی حیثیت محض تحت اللفظ ترجمہ کی نہیں، بلکہ ترجمانی کی ہے۔

(3)......ان سب کے باوجود حکایات وواقعات کی اصل روح برقرار رکھی گئی ہے اور مکالمات کو بعینہٖ نقل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(4)......عربی اشعار پر اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔ان اشعار اور اس کے ترجمے کا فاؤنٹ سائز عام کتاب سے ذرا چھوٹا رکھا گیا ہے۔

(5)......مصنف کے لکھے ہوئے اشعار کی تاثیر برقرار رکھنے کے لئے ترجمے کے لئے موزوں الفاظ کا انتخاب کیا گیا ہے۔

(6)......اہلِ ذوق کی تسکین کے سامان کے طور پر بعض مقامات پر اُردو اشعار کا اضافہ کیا گیا ہے۔

(7)......عربی عنوانات کو سامنے رکھتے ہوئے مستقل اردو عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔

(8)......جن روایات کے حوالے دستیاب ہوسکے، انہیں متعلقہ روایت کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔

(9)......آیات کا ترجمہ امامِ اہلِ سنت مجددِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ترجمۂ قرآن ''کنزالایمان'' سے درج کیا گیا ہے۔

(10)......دورانِ کمپوزنگ علامات ترقیم کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

(11)......کتاب کے آخر میں ماخذ ومراجع کی فہرست دے دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش'' کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شعبہ تراجم کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

فہرست

تعارف مؤلف

(امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

نام ونسب :

امام، علامہ، حافظ، محدث، مفسر جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن حمادی بن احمد بن محمد بن جعفر الجوزی القرشی التیمی البکری البغدادی الحنبلی بن عبداللہ بن قاسم بن نضر بن قاسم بن محمد بن عبداللہ بن الفقیہ عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ولادت :

آپ ۵۱۱ھ میں پیدا ہوئے۔

تعلیم :

آپ نے ۵۱۶ھ میں سماع حدیث شروع کر دیا تھا۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً پانچ سال تھی۔ آپ تین سال کے تھے کہ آپ کے والد محترم کا انتقال ہو گیا پھر آپ کی پرورش آپ کی پھوپھی نے کی تھی۔ انہوں نے آپ کو حضرت ابوالفضل بن ناصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بھیجا جن سے امام ابن جوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے کثیر علم حاصل کیا۔

علوم حدیث حضرت ابوالفضل بن ناصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کئے اور علوم قرآن اور علوم ادب حضرت سبط الخیاط اور ابن الجوالیقی سے حاصل کئے۔ آپ کے دیگر اساتذہ یہ ہیں: علی بن عبدالواحد الدینوری، ابوالوقت سجزی، قاضی ابویعلی الفراء، ابوالحسن بن الزاغونی، ابن السبطی، احمد بن احمد المتوکلی۔

آپ کے شاگرد :

آپ کے صاحبزادے محی الدین یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، آپ کے نواسے ابوالمظفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حافظ عبدالغنی المقدسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، موفق الدین ابن قدامہ مقدسی حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ضیاء الدین مقدسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ۔

امام ابن جوزی علیہ الرحمۃ ائمہ اسلام کی نظر میں :

امام ابن قدامہ حنبلی علیہ رحمۃ اللہ العلی فرماتے ہیں:

امام ابن جوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنے زمانے میں وعظ وخطابت کے امام تھے، مختلف علوم وفنون میں انہوں نے بہترین کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، تدریس بھی کرتے تھے اور آپ حافظ الحدیث تھے۔ (ایک لاکھ احادیث مبارکہ سند کے ساتھ یاد کرنے والا حافظ الحدیث ہوتا ہے)

حافظ ابن کثیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر فرماتے ہیں:

محدث ابن جوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا شمار ان علماء میں ہوتا ہے جنہوں نے کثیر علوم حاصل کئے اور دوسروں سے ممتاز ہوگئے اور فن خطابت میں ایسا ممتاز مقام پایا کہ نہ ان سے پہلے کوئی اس درجہ تک پہنچا اور نہ ہی کوئی بعد میں پہنچے گا۔

مؤرخ ابن خلکان علیہ رحمۃ اللہ المنان فرماتے ہیں:

امام ابن جوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم، حدیث میں وقت کے امام اور زبردست واعظ تھے۔

حافظ الحدیث **اِمام ذہبی** علیہ رحمۃ اللہ الولی کے کلام کا خلاصہ:

امام، علامہ، حافظ، مفسر، شیخ الاسلام، فخر عراق، جمال الدین، واعظ، صاحب

تصانیف اور وعظ ونصیحت کے تاجدار تھے، فی البدیہ بہترین شاعری اوراعلیٰ درجہ کی نثر کے کہنے کا ملکہ رکھتے تھے، فصیح وبلیغ کلام کرکے حیران کردیتے تھے، طویل گفتگو کرسکتے تھے، ایک ماہر فقیہ اوراجماع واختلاف کے جاننے والے تھے، فہم وفراست اور حفظ واستحضار سے متصف تھے (امام ذہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں) میں کسی کو نہیں جانتا جس نے ان سے زیادہ کتابیں تصنیف کی ہوں۔

وعظ کی ابتداء:

بیس سال کی عمر سے وعظ کہنے شروع کئے۔ ان کی مجلس وعظ ہزاروں سے کم نہ ہوتی تھی، دور دور تک ان کی خطابت ووعظ کا شہرہ تھا، آپ کی مجلس میں بادشاہان وقت، وزراء، بعض خلفاء اور بڑے بڑے ائمہ شریک ہوتے تھے، ان کے ہاتھ پر لاکھوں افراد نے توبہ کی، ہزارہا افراد نے اسلام قبول کیا۔

تعداد کتب:

امام ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی الجوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے علم قرآن، علم حدیث، علم فقہ، جغرافیہ، علم طب، تاریخ، تفسیر، علم نجوم، حساب، لغت، نحو اور دیگر کئی علوم وفنون میں قابل قدر کتابیں لکھیں، آپ کی تصانیف کئی کئی جلدوں میں بھی ہیں اور ایک ایک جلد میں بھی اور مختصر رسالوں کی شکل میں بھی جن کی تعداد تین سو 300 سے زیادہ بتائی جاتی ہے، ایک تحقیق کے مطابق امام ابن جوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا روزانہ چالیس اوراق تصنیف کرنے کا معمول تھا۔

وفات :

آپ آخرِ عمر میں پانچ یوم بیمار رہے ، اور شب جمعہ ۱۳ رمضان المبارک ۵۹۷ھ میں وفات پائی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازہ میں بہت زیادہ لوگ شریک ہوئے ،آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نمازِ جنازہ آپ کے بیٹے ابو قاسم علی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے پڑھائی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقبرہ میں ان کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔لوگوں نے کئی راتیں مسلسل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبرِ اَطہر پر قرآن کی تلاوت کی۔

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم }

تعارفِ مؤلف ماخوذ از

بستان الواعظین ،ذم الھوٰی ،عیون الحکایات ،سیر اعلام النبلاء

✡ ===✡ ===✡ ===✡

انتساب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانئِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ

مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی

کے پیر و مرشد

میزبانِ مہمانانِ مدینہ، قطبِ مدینہ حضرت علامہ

مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

کے نام

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ابتدائے سخن

تمام تعریفیں اللہ عزوجل ہی کے لئے ہیں جس نے اشیا کو اپنی قدرتِ لطیف کے لطائف اور صنعتِ بدیع سے انتہائی خوبی کے ساتھ پیدا فرمایا،......اس نے موجودات کو بغیر کسی سابقہ مثال کے پیدا کیا اور اِس تخلیق میں اُس کا کوئی شریک نہیں،......اس نے مختلف اقسام کے لطیف و کثیف جواہر کو جمع فرمایا تاکہ اس کی وحدانیت کا اقرار کیا جائے اور بنی ہوئی اشیاء سے بنانے والے کے وجود پر دلیل قائم کی جاسکے،......اس کی معرفت رکھنے والی ہستیاں، توبہ اور تقویٰ کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہیں،......اگر وہ اپنے مطلوب تک پہنچنے کی کوشش کریں تو قہر و ہیبت انہیں خوف و گھبراہٹ میں مبتلاء کر دیتی ہے،......اگر وہ وہاں سے نکلنے کا ارادہ کرتے ہیں تو غیبی طاقتیں ان کا راستہ روک لیتی ہیں جس کی وجہ سے انہیں واپس لوٹنا پڑتا ہے۔

چند اشعار

فَمِنْهُمْ كَاتِمٌ مَحَبَّتَهُ　قَدْ كَفَّ شَكْوٰى لِسَانِهِ وَقَطَعْ
وَمِنْهُمْ بَائِحٌ يَقُوْلُ اِذَا　لَامَ عَذُوْلٌ: ذَرِ الْمَلَامَ وَدَعْ
اَلَيْسَ قَلْبِىْ مَحَلَّ مِحْنَتِهِ　وَكَيْفَ يَخْفٰى مَافِيْهِ وَهُوَ قَطَعْ
اَيْنَ الْمُحِبُّوْنَ وَالْمُحِبُّ لَهُمْ　وَاَيْنَ مَنْ شَتَّتَ الْهَوٰى وَجَمَعْ
لَهُمْ عُيُوْنٌ تَبْكِىْ فَوَاعَجَبًا　لِجَفْنٍ صَبَّ اِذَا هَمَا وَ دَمَعْ !
قَدْ حَرَّمُوا النَّوْمَ وَالْمُتَيَّمُ لَا　يَهْوِىْ هُجُوْعًا اِذَا الْخَلِىُّ هَجَعْ

بِـالْبُـابِ يَبْكُوْنَ وَالْبُكَـاءُ اِذَا ... كَـانَ خَـلِيًّـامِنَ الـنِّـفَـاقِ نَـفَـعُ

تَشْـفَـعُ فِيْهِـمْ دُمُـوْعُهُـمْ وَاِذَا ... شَـفَـعَ دَمْـعُ الْـمُـتَيَّـمِيْـنَ شَـفَـعُ

ترجمہ:(۱)ان میں سے کوئی تو وہ ہے جس نے اپنی محبت کو چھپائے رکھا اور اپنی زبان کو شکوہ وشکایت سے روک کر خاموش رہا۔

(۲)اوران میں سے کوئی بے مروت ہے جو عار وملامت کرنے والے کی عار کے وقت کہہ دیتا ہے کہ ملامت نہ کر۔

(۳) کیا میرا دل اس کے لئے آزمائش کی جگہ نہیں ، جو کچھ اس میں چھپا ہے وہ اس سے کیسے اوجھل ہوسکتا ہے کیونکہ وہ چھپی بات تو میرے دل ہی کا حصہ ہے۔

(۴) محبت والے اوران سے محبت کرنے والا کہاں !اور جو اپنی خواہشات کو بکھیرتا اور جمع کرتا ہے وہ کہاں!

(۵)ان کی آنکھیں تو ہیں ہی رونے والی، تعجب تو اس آنکھ پر ہے کہ جب تکلیف وغم میں ہو تو روتی اور آنسو بہاتی ہے۔

(۶)انہوں نے (خود پر) نیند کو حرام کرلیا اس لئے کہ سونے والا اونگھنے والے کو جگا نہیں سکتا کیونکہ وہ خود قیدِ غم سے آزاد ہے۔

(۷)وہ دروازے سے لگ کر روتے ہیں اور رونا جب نِفاق سے خالی ہو تو فائدہ دیتا ہے۔

(۸)ان کے آنسوؤں کے حق میں سفارش کرتے ہیں اور جب کسی ولی اللہ کے آنسو سفارش کرتے ہیں تو سفارش قبول ہوتی ہے۔

وہ خوفِ عتاب اور امیدِ رحمت کے عالم میں کھوئے رہتے ہیں اور نا امیدی وحرص کی شراب کے نشے میں مخمور رہتے ہیں ،......ان کے قلوب کے آسمانِ اِرادت وسعادت سے چاند ظاہر ہوتا اور روشنی پھیلاتا ہے اوران پر اُنس کی خلعتوں کی برسات ہوتی ہے ،......ہر خلعت میں ایمان کی دو علامتیں ہوتی ہیں، ان دونوں سے مزیّن

ہونے والا بلند مرتبہ پالیتا ہے دائیں علامت کی تحریر یہ ہے:

سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰىۙ ترجمہ کنزالایمان: جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا۔ (پ ۱۷، الانبیآء: ۱۰۱)

جبکہ بائیں علامت کی تحریر یہ ہے

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ ترجمہ کنزالایمان: انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ۔ (پ ۱۷، الانبیآء: ۱۰۳)

پاک ہے وہ خدا عزوجل جو گنہگار کی توبہ قبول فرماتا ہے اور جب کوئی اس کی بارگاہ میں توبہ کرے تو وہ اسے معاف فرما دیتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ میری یہ گواہی اس شخص کی گواہی کی طرح ہے جو اس کی وحدانیت کا اقرار اور اس کی رَبُوبیت اور اُلوہیت کا اعتراف کرتے ہوئے اس کے جلال و جمال کی عظمت کی وجہ سے اس کے سامنے جھک گیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جنہوں نے سنتیں جاری کیں اور فرائض بیان فرمائے اور عید و جمعہ کو نافذ فرمایا۔ اللہ عزوجل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل واصحاب علیہم الرضوان پر اس وقت تک رحمتیں نازل فرمائے جب تک پانی کے بہنے اور رُکنے کا سلسلہ رہے، اور سطحِ آسمان پر چمکتے ستارے ظاہر و طلوع ہوتے رہیں اور خوب سلام بھیجے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ترجمہ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔ (پ ۲۷، الذاریات: ۵۵)

ذکر اللّٰہ عزوجل کی فضیلت

پیارے اسلامی بھائیو!

حضورِ پاک ، صاحبِ لولاک ، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ''میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ پس اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرے تو میں اسے اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے دل میں یاد کرے میں بھی اس کو اکیلا یاد کرتا ہوں ، اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میری رحمت ایک ہاتھ اس کے قریب آجاتی ہے، اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میری رحمت دونوں بازوؤں کے پھیلاؤ کے بقدر اس کے قریب ہوجاتی ہے۔ اور اگر وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میری رحمت دوڑتی ہوئی اس کی طرف آتی ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الحث علی ذکر اللہ تعالیٰ، رقم ۲۶۷۵ ص ۱۴۳۹)

حضرتِ سیّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خاتَمُ المرسلین، رَحمۃٌ للعالمین، اَنیسُ الغرِیبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ''تم میں سے جو شخص رات میں عبادت کرنے سے عاجز ہو اور دشمن سے جہاد کرنے میں کمزور ہو اور مال خرچ کرنے میں کنجوس ہو تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرے۔''

(شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ عزوجل، فصل فی ادامۃ ذکر اللہ عزوجل، رقم ۵۰۸، ج۱، ص۳۹۱)

حضرتِ سیّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم مسجد نبوی

شریف میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَرْ، سلطانِ بَحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین پر گھوم پھر کر ذکر کی مجلسوں میں ٹھہرتے ہیں لہذا جب تم جنت کی کیاریاں دیکھو تو ان میں سے کچھ پھول چن لیا کرو۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟'' فرمایا: ''ذکر کی مجالس، صبح وشام اللہ عزوجل کے ذکر میں مشغول رہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنا مرتبہ جاننا چاہے تو وہ دیکھے کہ اسکے نزدیک اللہ عزوجل کا مرتبہ کیا ہے کیونکہ اللہ عزوجل بندے کو اسی مرتبہ میں رکھتا ہے جتنی بندے نے اللہ تعالیٰ کی یاد کو اپنے دل میں جگہ دی۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی مجالس الذکر، رقم ۱۶۷۶۸، ج ۱۰، ص ۷۶ بتصرّف)

حضرتِ سیّدُنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی مُکرَّم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اسلام کے احکام مجھ پر کثیر ہوگئے ہیں لہذا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے ایسی چیز کا حکم دیجئے جسے میں خود پر لازم کرلوں۔'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہاری زبان ہر وقت اللہ عزوجل کے ذکر سے تر رہے۔''

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الذکر، رقم ۳۳۸۶، ج ۵، ص ۲۴۵ بتصرّف)

ذکر و درود ہر گھڑی وردِ زباں رہے

میری فضول گوئی کی عادت نکال دو

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: ''زمین کے حصے روزانہ ایک دوسرے کو مخاطب کر کے کہتے ہیں ''اے میرے پڑوسی! کیا آج تجھ پر کسی اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والے کا گزر ہوا؟''

(المعجم الاوسط، من اسمہ احمد، رقم ۵۶۲، ج۱، ص۱۷۱ بتصرّف، دون صلّی علیک وفان قالت ...الخ)

میرے اسلامی بھائیو! جب فرشتے مجالس ذکر سے اُٹھتے ہیں تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اے میرے فرشتو! تم کہاں گئے تھے؟'' حالانکہ وہ خوب جانتا ہے تو فرشتے عرض کرتے ہیں: ''اے ہمارے رب عزوجل! تو خوب جانتا ہے، ہم تیرے ان بندوں کے پاس تھے جو تیری پاکی بیان کر رہے تھے، تیری تقدیس بیان کرتے تھے، تیری عظمت و بزرگی بیان کر رہے تھے، تجھ سے مانگ رہے تھے، تیری بارگاہ میں استغفار کر رہے تھے اور تیری پناہ چاہتے تھے۔'' تو اللہ عزوجل دریافت فرماتا ہے: ''اے میرے فرشتو! وہ کیا چیز طلب کر رہے تھے اور کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟'' تو فرشتے عرض کرتے ہیں: ''اے ہمارے رب عزوجل! تو خوب جاننے والا ہے، وہ جنت طلب کر رہے تھے اور جہنم سے پناہ چاہتے تھے۔'' تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان کی طلب انہیں عطا فرما دی اور جس چیز سے وہ خوفزدہ تھے اس سے انہیں امان عطا فرما دی اور اپنی رحمت سے انہیں جنت میں داخل فرماؤں گا۔''

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ، الحدیث ۶۴۰۸، ج۴، ص۲۲۰ بتصرّف)

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ''اے میرے بندے! تو ایک گھڑی صبح اور ایک گھڑی شام میرا ذکر کر، میں ان دونوں کے درمیان تجھے کفایت کروں گا۔''

(اتحاف السادۃ المتقین، کتاب الاذکار والدعوات، الباب الاول فی فضیلۃ الذکر وفائدتہ...الخ، ج۵، ص۱۹۳)

بعض آسمانی کتابوں میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! تُو کتنا مجبور ہے! مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں منع کر دیتا ہوں کیونکہ جو تیرے حق میں بہتر ہے میں اسے جانتا ہوں، پھر تو میری بارگاہ میں گڑگڑا کر سوال کرتا ہے تو میں تجھ پر اپنی رحمت اور کرم سے عنایت فرماتا ہوں اور تجھے تیرا سوال عطا فرماتا ہوں، پھر تو میری عطا کردہ شے سے میری نافرمانی پر مدد مانگتا ہے تو میں تجھے ذلیل و رسوا کر دیتا ہوں میں تیری کس قدر بہتری چاہتا ہوں اور تو میری کتنی نافرمانیاں کرتا ہے، قریب ہے کہ میں تجھ سے ایسا ناراض ہو جاؤں کہ اس کے بعد کبھی راضی نہ ہوں۔''

اور بعض آسمانی کتابوں میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''اے میرے بندے! تُو کب تک میری نافرمانی کرتا رہے گا حالانکہ میں نے تجھے اپنا رزق کھلایا اور تجھ پر احسان کیا، کیا میں نے تجھے اپنے دستِ قدرت سے پیدا نہیں فرمایا؟ کیا میں نے تجھ میں روح نہیں پھونکی؟ کیا تو نہیں جانتا کہ میں اپنی اطاعت کرنے والوں کیساتھ کیسا معاملہ فرماتا ہوں اور اپنی نافرمانی کرنے والوں کی کیسی گرفت فرماتا ہوں؟ کیا تجھے حیاء نہیں آتی کہ مصائب میں مجھے یاد کرتا ہے مگر خوش حالی میں بھول جاتا ہے، نفسانی خواہشات نے تیری چشمِ بصیرت کو اندھا کر دیا ہے، تو کب تک سستی کرے گا؟ اگر تو اپنے گناہ سے توبہ کرے گا تو میں تجھے اپنی امان عطا فرماؤں گا، ایسے گھر کو چھوڑ دے جس کی صفائی (حقیقت میں) میلی ہے اور اس کی امیدیں جھوٹی ہیں۔ تو نے میرے قُرب کو گھٹیا لوگوں کے ہاتھوں بیچ دیا حالانکہ میرا کوئی شریک نہیں، تیرے پاس اس وقت کیا جواب ہوگا جب تیرے اعضاء تیرے خلاف گواہی دیں گے جسے تو سنے گا اور دیکھے گا۔''

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ج (پ۳، آل عمران:۳۰)

ترجمہ کنز الایمان: جس دن ہر جان نے جو بھلا کام کیا حاضر پائے گی۔

چند اشعار

تَعْصِى الْاِلٰهَ وَاَنْتَ تَزْعَمُ حُبَّهُ　　هٰذَا مَحَالٌ فِى الْقِيَاسِ بَدِيْعُ

لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَاَطَعْتَهُ　　اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُّحِبُّ مُطِيْعُ

ترجمہ: (۱) تُو اللہ کی نافرمانی کرنے کے باوجود اس کی محبت کا دعوی کرتا ہے، یہ عجیب وانوکھی بات عقل میں آنے والی نہیں۔

(۲) اگر تیری محبت میں صداقت ہوتی تو تُو ضرور اس کی اطاعت کرتا کیونکہ محبّ تو اپنے محبوب کی بات مانا کرتا ہے۔

قریب المرگ شخص کی توبہ:

حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار فرماتے ہیں کہ میں اپنے ایک پڑوسی کے پاس گیا۔ وہ موت کی سختیوں میں مبتلا تھا، کبھی اس پر غشی طاری ہوتی اور کبھی اِفاقہ ہوجاتا۔ اس کے سینے سے گرم سانسیں نکل رہی تھیں۔ وہ اپنی دنیا میں منہمک رہا کرتا اور اپنے رب عزوجل کی اطاعت میں غفلت کیا کرتا تھا۔ میں نے اسے مشورہ دیا: ''اے میرے بھائی! اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کر اور غفلت سے اپنا دامن چھڑا لے، شاید اللہ عزوجل تیرے درد میں کمی فرمادے اور تجھے شفا دے دے اور اپنے کرم سے تیرے گناہ معاف فرمادے۔'' تو وہ کہنے لگا: ''ہائے افسوس! موت سر پر کھڑی ہے اور عنقریب میں مرنے والا ہوں، افسوس ہے اس زندگی پر جسے میں نے فضول کاموں میں گنوا دیا، میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔'' حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار فرماتے

ہیں: ''اسی وقت میں نے اس کے گھر کے ایک کونے سے غیبی آواز سنی، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا کہ ہم نے تجھے کئی بار اَمان دی مگر تجھے بہت بڑا دھوکے باز پایا۔''

ہم برے خاتمہ سے اللہ عزوجل کی پناہ چاہتے ہیں اور اس کی بارگاہ میں اپنے پچھلے گناہوں کی بخشش کا سوال کرتے ہیں۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

میرے اسلامی بھائی!

اپنے مولا عزوجل (کی رضا کے حصول) کو اپنی توجہ کا مرکز بنا لے،......غفلت اور نفسانی خواہشات سے باز آجا،......اپنی بقیہ عمر پیہم اِطاعت میں گزار اور دنیاوی خواہشات سے بچنے پر صبر کر،......اے احکام شریعت کے پابند انسان! نافرمانیوں اور گناہوں سے دُور بھاگ کیونکہ دنیا میں اطاعت پر صبر کرنا جہنم کی آگ پر صبر کرنے سے زیادہ آسان ہے۔

چند اشعار

أَمَوْلَایَ اِنِّیْ عَبْدٌ ضَعِیْفٌ ۔۔۔ اَتَیْتُکَ اَرْغَبُ فِیْمَا لَدَیْکَ

اَتَیْتُکَ اَشْکُوْ مُصَابَ الذُّنُوْبِ ۔۔۔ وَھَلْ یُشْتَکٰی الضُّرُّ اِلَّا اِلَیْکَ

فَمُنَّ بِعَفْوِکَ یَاسَیِّدِیْ ۔۔۔ فَلَیْسَ اِعْتِمَادِیْ اِلَّا عَلَیْکَ

ترجمہ: (۱) اے میرے رب عزوجل! میں کمزور وناتواں بندہ ہوں، تیری بارگاہ میں تیرے انعامات واکرامات کی امید لئے حاضر ہوں۔

(۲) تیری بارگاہ میں گناہوں کے مرض کی فریاد لے کر آیا ہوں، اور مرض کی فریاد تیری ہی بارگاہ میں کی جاتی ہے۔

(۳) اے میرے مولا عزوجل! عفو ودرگزر فرما کر مجھ پر احسان کردے کہ میرا بھروسہ تجھی پر ہے۔

گنہ رضا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سوا ۔۔۔ مگر اے عفو تیرے عفو کا نہ حساب ہے نہ شمار ہے

قابلِ رشک موت:

اولیائے کاملین رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے جب ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: ''اے میرے بیٹے! میری وصیت غور سے سنو اور اس پر ضرور عمل کرنا۔'' اس نے عرض کی: ''بہت بہتر ابّا جان!'' فرمایا: ''بیٹے! میری گردن میں ایک رسی ڈال کر مجھے محراب کی طرف گھسیٹو اور میرے چہرے کو خاک آلود کردو، اور یہ کہتے جاؤ: ''یہ اس شخص کا انجام ہے جس نے اپنے مولا عزوجل کی نافرمانی کی، اپنی نفسانی خواہشات کو ترجیح دی اور اپنے مالک کی اطاعت سے غافل رہا۔''

جب ان کی اس خواہش کو پورا کر دیا گیا تو انہوں نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور عرض کی:

''اے میرے معبود، اے میرے آقا و مولا عزوجل! تیری بارگاہ میں حاضری کا وقت آپہنچا، ...... میرے پاس ایسا کوئی عذر نہیں جسے تیری بارگاہ میں پیش کرسکوں، ...... مگر اے مولا عزوجل! میں گنہگار ہوں اور تُو بخشنے والا ہے، میں مجرم ہوں اور تُو رحم فرمانے والا ہے، میں تیرا بندہ ہوں اور تُو میرا آقا ہے، ...... میری عاجزی اور ذلت پر رحم فرما کیونکہ گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت تُو ہی عطا فرماتا ہے۔''

یہ کہنے کے بعد اس بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ اسی لمحے گھر کے ایک کونے سے ایک آواز سنائی دی جسے گھر میں موجود تمام لوگوں نے سنا، مُنادِی کہہ رہا تھا: ''اس بندے نے اپنے مولا عزوجل کے سامنے خود کو ذلیل ورُسوا کیا اور اسکی بارگاہ میں اپنے گناہوں کا اعتراف کیا تو رب عزوجل نے اسے

اپنا قُرب عطا فرما کر اپنا مقرب بنالیا اور جنت کو اس کا ٹھکانا بنادیا۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم }

چند اشعار

اِلٰهِیْ اِنْ كُنْتُ الْغَرِیْقَ وَعَاصِیًا فَعَفْوُكَ یَاذَا الْجُوْدِ وَالسَّعَةِ الرَّحَبُ

اِلَیْكَ اِلٰهِیْ حِیْنَ یَشْتَدُّ بِیَ الْكُرَبُ بِشِدَّةِ فَقْرِیْ، بِاِضْطِرَارِیْ، بِحَاجَتِیْ

بِمَا بِیْ مِنْ ضُعْفٍ وَعِجْزٍ وَفَاقَةٍ بِمَا ضَمَّنَتْ مِنْ وُسْعِ رَحْمَتِكَ الْكُتُبُ

صَلَاةٌ وَتَسْلِیْمٌ وَرَوْحٌ وَرَاحَةٌ عَلَی الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ مَا انْفَلَقَ الْحَبُّ

اَبِی الْقَاسِمِ الْمَاحِیِ الْاَبَاطِیْلِ كُلِّهَا وَاَصْحَابِهِ الْاَخْیَارِ سَادَاتِنَا النُّجُبُ

ترجمہ: (۱) اے میرے معبود عزوجل! اگرچہ میں گناہوں (کے سمندر) میں غرق اور گنہگار ہوں، مگر اے جود وکرم اور وسیع رحمت والے! تیری بخشش اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔

(۲) الٰہی عزوجل! جب میری تکالیف شدید ہوجاتی ہیں تو میں اپنی بے قراری محتاجی اور حاجات کی شدت میں تیری ہی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہوں۔

(۳) اپنے کمزور، عاجز اور فقر و فاقہ میں مبتلا ہونے کے سبب، کیونکہ تیری وسیع رحمت کے بیان میں کتابیں بھری پڑی ہیں۔

(۴) درود وسلام اور راحت وسکون ہو جناب صادق ومصدوق (یعنی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر جب تک دانے اُگتے رہیں۔

(۵) (درود وسلام ہو) ابوالقاسم (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر) جو کہ تمام باطل و برے کاموں کو مٹانے والے ہیں اور آپ کے اخیار صحابہ پر جو کہ ہمارے سردار اور قول وعمل میں برگزیدہ ہیں۔

میرے اسلامی بھائیو!

توبہ کی یہ قبولیت' نفسانی خواہشات کے پیروی کرنے والوں کو پکار پکار کر کہہ رہی

ہے کہ توبہ کرنے والا نوجوان اللہ عزوجل کا محبوب ہے اور ادھیڑ عمری میں گناہ کرنے والوں کو جھنجھوڑ رہی ہے کہ اللہ عزوجل ان کی توبہ قبول فرمالے گا اور اظہارِ ندامت کرنے والے بوڑھوں کو آواز دے رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی محبت میں ٹوٹنے والے دلوں کے قریب ہے۔

نور کا چراغ:

مروی ہے کہ ''جب بندہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کامل توبہ کرتا ہے اور رات میں اپنے رب عزوجل سے مُناجات کرتا ہے تو فرشتے نور کا ایک چراغ روشن کرکے زمین وآسمان کے درمیان لٹکا دیتے ہیں۔ دیگر فرشتے پوچھتے ہیں: ''یہ کیا ہے؟'' تو ان سے کہا جاتا ہے کہ فلاں بن فلاں نے آج کی رات اپنے رب عزوجل کے ساتھ راضی ہوکر گزاری ہے۔

جسمانی اعضاء کی گفتگو:

سَرکارِ مدینہ، رَاحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے کہ ''جب بندہ رات میں عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اسکے اعضاء خوش ہوکر ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ ہمارا رفیق اللہ عزوجل کی بندگی کے لئے کھڑا ہوا ہے۔''

رحمتوں کی برسات:

حضرت سیدنا احمد بن ابوالحواری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس گیا تو انہیں روتے ہوئے پایا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ ''کس چیز نے آپ کو رُلایا؟'' کہنے لگے: جب رات کی تاریکی اپنی چادر بچھا دیتی ہے تو اہلِ محبت قیام (یعنی نماز) میں کھڑے ہوجاتے ہیں۔ ان کے آنسو رکوع اور سجدہ کی حالت میں ان کے رخساروں پر بہہ رہے ہوتے ہیں۔ پھر جب اللہ جل جلالہ ان پر نگاہِ کرم کرتا ہے تو ارشاد فرماتا ہے، ''اے جبرئیل (علیہ السلام)! میرے

سامنے وہ کھڑا ہے جس نے میرے کلام سے لذت حاصل کی اور مجھ سے مناجات کی راحت پائی، بے شک میں اس سے باخبر ہوں اور اس کے کلام کو سن رہا ہوں اور اس کے رونے اور آہ وزاری کو دیکھ رہا ہوں، اے جبرئیل اس سے کہو: ''میں جو یہ تمہارا غم دیکھ رہا ہوں یہ کیا ہے؟ کیا تمہیں کسی نے خبر دی ہے کہ کوئی دوست اپنے دوستوں کو آگ کا عذاب دیتا ہے یا کیا میں گوارا کروں گا کہ میں کسی قوم کو رات گزارنے کے لئے ٹھکانا فراہم کروں پھر انہیں نیند کی حالت میں جہنم میں ڈالنے کا حکم دوں۔ یہ کام تو کسی بدکار بندے کے بھی مناسب نہیں تو کریم بادشاہ عزوجل کے لائق کیسے ہوسکتا ہے۔ مجھے اپنی عزت کی قسم! کہ میں انہیں ضرور ایک تحفہ عطا فرماؤں گا، وہ اس طرح کہ میں ان پر نظرِ رحمت فرماؤں گا اور وہ میرا دیدار کریں گے۔''

حضرتِ سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض آسمانی کتابوں میں پڑھا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے، جو لوگ میری خاطر تکالیف برداشت کرتے اور میری رضا کی طلب میں غمگین رہتے ہیں وہ میری حفاظت میں ہیں۔ وہ میرے قرب اور میری جنت کے باغات میں مزے لے رہے ہیں۔ اپنے اعمال میں ہمہ تن گوش رہنے والے مقرب محبوب کے دیدار کی خوشخبری سن لیں کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں ان کے اعمال کو ضائع کردوں گا؟ میں یہ کیسے کرسکتا ہوں حالانکہ میں دوستوں پر جُود وکرم کرتا اور گنہگاروں کی توبہ قبول فرماتا ہوں اور میں ان پر سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہوں۔''

(حلیۃ الاولیاء، ابو سلیمان الدارانی، رقم ۱۳۸۴۱، ج۹ص ۲۶۸)

توبہ کے فضائل اور اس کی برکتیں

اے دنیا کی **محبت** میں گرفتار ہونے والے ! اے خواہشاتِ نفسانی کے غلام ، اے خطاؤں میں منہمک رہنے والے ، یاد کر تُو نے آگے کیا بھیجا ہے اور اپنے آقا و مولا عزوجل سے اس بات پر ڈر کہ وہ تیری باطنی لغزشوں اور زیادتیوں سے باخبر ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تجھے بابِ رحمت میں داخلے سے روک دے اور تجھے اپنی بارگاہ سے دُھتکار دے اور اپنے محبوب بندوں کی رفاقت سے محروم کر دے پھر تُو رُسوائی کے جنگل میں جا گرے اور خسارے کی رسی میں بندھ جائے ، پھر جب تُو اپنی گمراہی اور سرکشی سے چھٹکارا چاہے تو تجھے غیب سے یوں ندا دی جائے:

اِلَیۡکَ عَنَّا فَمَا تَحۡظٰی بِنَجۡوَانَا ۔۔۔ یَا غَادِرًا قَدۡ لَھَا عَنَّا وَقَدۡ خَانَا

اَعۡرَضۡتَّ عَنَّا وَلَمۡ تَعۡمَلۡ بِطَاعَتِنَا ۔۔۔ وَجِئۡتَ تَبۡغِیۡ الرِّضَا وَالۡوَصۡلُ قَدۡ بَانَا

بِاَیِّ وَجۡهٍ نَرَاکَ الۡیَوۡمَ تَقۡصِدُنَا ۔۔۔ وَطَالَ مَا كُنۡتَ فِی الۡاَیَّامِ تَنۡسَانَا

یَا نَاقِضَ الۡعَهۡدِ مَا فِیۡ وَصۡلِنَا طَمَعٌ ۔۔۔ اِلَّا لِمُجۡتَهِدٍ بِالۡجِدِّ قَدۡ دَانَا

ترجمہ: (۱) ہم سے دُور ہو جا، ہماری دوستی سے تُو نے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا، اے دھوکہ دینے والے! تُو نے ہم سے مذاق کیا اور خیانت کی۔

(۲) تُو نے ہم سے منہ موڑ لیا اور ہماری اطاعت بھی نہیں کی اس کے باوجود بھی تُو ہماری رضا کا متلاشی ہے، اب وصال کا وقت نہیں رہا۔

(۳) ہم کس لئے تیری رعایت کریں کہ آج تُو ہماری طرف بڑھتا ہے حالانکہ طویل زمانے تک تو نے ہم کو بھلائے رکھا۔

(۴) اے عہد توڑنے والے ! ہماری ملاقات کی خواہش نہ رکھ یہ تو عبادت کی کوشش

کرنے والے کے لئے ہے اور وہ کوشش کر کے ہمارا قرب پا چکا ہے۔

اے باقی رہنے والی نعمتوں کو فانی آسائشوں کے بدلے بیچ ڈالنے والے! کیا تجھے اس کا نقصان نہیں معلوم؟...... وصال کے دن کتنے اچھے ہیں اور جدائی کے ایّام کتنے سخت،...... قوم کی زندگی اس وقت تک اچھی نہیں ہوتی جب تک وہ (راہِ خدا عزوجل میں سفر کے لئے) اپنا وطن نہ چھوڑ دے اور راتیں تلاوت قرآن میں بسر نہ کرے،...... اسی لئے نیک لوگ اپنی راتیں اپنے رب عزوجل کے حضور سجدہ او رقیام کرتے ہوئے گزارتے ہیں۔

جنت کی حوروں کا کلام:

حضرتِ سیِّدُنا عبدالعزیز بن سلمان علیہ رحمۃ اللہ المنان فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مطہر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (جو ساٹھ سال تک اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گریہ کناں رہے) نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ مشک کی خوشبودار نہر کے کنارے پر ہوں جس کے کنارے پر موتیوں کے درخت ہیں اور اسکی مٹی عنبر کی ہے اور اس میں سونے کے ٹیلے ہیں۔ یکا یک میری نظر کچھ لڑکیوں پر پڑی جو بیک زبان ہو کر یہ کہہ رہی تھیں:

''پاک ہے وہ ذات، پاک ہے وہ ذات جس کی ہر زبان میں تسبیح کی جاتی ہے، وہ ذات پاک ہے، پاک ہے، موجود ہے، پاک ہے، وہ ذات جو دائمی ہے۔ وہ پاک ہے، ہم اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہیں ہم ہمیشہ رہیں گی کبھی نہ مریں گی ہم (جنتی شوہروں سے) راضی رہنے والیاں ہیں (ان پر کبھی) ناراض نہ ہوں گی، ہم تروتازہ رہنے والیاں ہیں کبھی زوال نہ پائیں گی۔''

حضرتِ سیِّدُنا مطہر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے ان سے کہا تم کون ہو؟ کہنے لگیں ہم اللہ عزوجل کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں۔'' میں نے کہا تم کیا کر رہی ہو؟'' توانہوں نے یک زبان ہوکر خوبصورت انداز میں جواب دیا:

ذَرَانَا اِلٰـهُ النَّـاسِ رَبُّ مُحَمَّدٍ ۔۔۔ لِقَوْمٍ عَلَى الْاَطْرَافِ بِاللَّيْلِ قُوَّمُ
يُنَـاجُوْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اِلٰهَهُمْ ۔۔۔ وَتَسْرِىْ هُمُوْمُ الْقَوْمِ وَالنَّاسُ نُوَّمُ

ترجمہ :(۱) ہمیں لوگوں کے معبود، ربِّ محمد عزوجل نے ایسے بندوں کے لئے پیدا فرمایا ہے جو رات کے حصوں میں اس کے لئے قیام (عبادت) کرتے ہیں۔

(۲) اور وہ جو اپنے معبود، تمام جہانوں کے پالنے والے سے مناجات کرتے ہیں اور ان کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں جبکہ غافل لوگ سوتے رہ جاتے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا مطہر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سن کر کہا: ''خوب بہت خوب! وہ لوگ کون ہیں جن کی آنکھوں کو اللہ عزوجل نے ٹھنڈا کیا ہے؟'' وہ کہنے لگیں: ''کیا آپ انہیں نہیں جانتے؟'' میں نے کہا: ''خدا کی قسم! نہیں جانتا۔'' توان لڑکیوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی رات عبادت اور تلاوتِ قرآن میں گزارتے ہیں۔

توبہ کا انعام:

نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''جب بندہ گناہ کرتا ہے پھر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اور اس پر قائم رہتا ہے تو اللہ عزوجل اس کا ہر نیک عمل قبول فرمالیتا ہے اور اس سے سرزد ہونے والا ہر گناہ بخش دیتا ہے اور (معاف ہوجانے والے) ہر گناہ کے بدلے جنت میں اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے اور اللہ عزوجل اس کی ہر نیکی کے بدلے اسے جنت میں ایک محل عطا فرماتا ہے اور حُوروں میں سے ایک حور

سے اس کا نکاح فرما دیتا ہے۔'' (حلیۃ الاولیاء، احمد بن ابی الحواری، الحدیث ۱۴۳۲۳، ج۱۰، ص۱۴)

محبتِ الٰہی کے حصول کا طریقہ:

شہنشاہِ نبوّت، مخزنِ جودوسخاوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: اللہ عزوجل نے حضرتِ سیِّدُنا داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ''اے داؤد (علیہ السلام)! گنہگاروں کو خوشخبری دے دو اور صدیقین کو ڈر سناؤ۔'' تو حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کو اس بات پر بڑا تعجب ہوا، تو انہوں نے عرض کی: ''یا رب عزوجل میں گنہگاروں کو کیا خوشخبری دوں اور صدیقین کو کیا ڈر سناؤں؟''

اللہ عزوجل نے فرمایا: ''اے داؤد (علیہ السلام)! گنہگاروں کو یہ خوشخبری سنا دو کہ کوئی گناہ میری بخشش سے بڑا نہیں اور صدیقین کو اس بات کا ڈر سناؤ کہ وہ اپنے نیک اعمال پر خوش نہ ہوں کیونکہ میں جس سے بھی اپنی نعمتوں کا حساب لوں گا وہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اے داؤد (علیہ السلام)! اگر تو مجھ سے محبت کرنا چاہتا ہے تو دنیا کی محبت کو اپنے دل سے نکال دے کیونکہ میری اور دنیا کی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اے داؤد (علیہ السلام)! جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ رات کو میرے حضور تہجد ادا کرتا ہے جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں، وہ تنہائی میں مجھے یاد کرتا ہے جبکہ غافل لوگ میرے ذکر سے غفلت میں پڑے ہوتے ہیں، وہ میری نعمت پر شکر ادا کرتا ہے جبکہ بھولنے والے مجھ سے غفلت اختیار کرتے ہیں۔''

(حلیۃ الاولیاء، عبد العزیز بن ابی رواد، رقم ۱۱۹۰۶، ج۸، ص۲۱۱۔ الی قولہ الاھلک)

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

چند اشعار

طُوبٰی لِمَنْ سَهِرَتْ بِاللَّیْلِ عَیْنَاهُ   وَبَاتَ فِیْ قَلَقٍ مِنْ حُبِّ مَوْلَاہ

وَقَامَ یَرْعٰی نُجُوْمَ اللَّیْلِ مُنْفَرِدًا   شَوْقًا اِلَیْهِ وَعَیْنُ اللّٰهِ تَرْعَاہ

ترجمہ: (۱) خوشخبری ہے اس کے لئے جس کی آنکھیں رات کو جاگتی ہوں اور وہ اپنے رب عزوجل کی محبت میں بے قرار رات گزارتا ہو۔

(۲) اور وہ اللہ عزوجل کی ملاقات کا شوق لئے ستاروں کے چھپنے کا انتظار کرتے ہوئے تنہائی میں قیام کرتا ہے، اور اللہ عزوجل کی نگاہِ رحمت اس کی طرف متوجہ رہتی ہے۔

جیسا کروگے ویسا بھروگے:

سَرکارِ والا تبار، دوعالَم کے مالک ومختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''نیکی پُرانی نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا، جزاء دینے والا (یعنی اللہ عزوجل) کبھی فنا نہیں ہوگا، لہذا جو چاہے کر، تو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔''

(المصنف للامام عبدالرزاق، کتاب الجامع باب الاغتیاب والشتم، رقم ۲۰۴۳۰، ج۱۰، ص۱۸۹)

اے اسلامی بھائی! کیا تجھے معلوم ہے تو نے کیا کردیا ہے؟ تو نے قربت کو دُوری کے بدلے، عقل کو خواہشات کے بدلے اور دین کو دنیا کے بدلے بیچ دیا ہے۔

چند اشعار

قُمْ فَارْثِ نَفْسَکَ وَابْکِهَا   مَادُمْتَ وَابْکِ عَلٰی مَهَلْ

فَاِذَا اتَّقَی اللّٰهَ الْفَتٰی   فِیْمَا یُرِیْدُ فَقَدْ کَمَلْ

ترجمہ: (۱) اُٹھ (یعنی تیار ہوجا) اور اپنے نفس پر افسوس کر اور جب تک تو زندہ رہے اس پر روتا رہ اور اپنے راحت وآرام پر آنسو بہا،

(۲) کہ جب کوئی نوجوان اپنی نفسانی خواہشات کے بارے میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے، تو وہ (ایمان میں) کامل ہو جاتا ہے۔

نیکیوں کی توفیق ملنا:

حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَحبوبِ ربُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے کہ ''جب اللہ عزوجل کسی بندے کی مغفرت فرمانا چاہتا ہے تو اسے گناہ سے روک دیتا ہے اور جب اللہ عزوجل کسی بندے کا عمل قبول کرنا چاہتا ہے تو اسے نیک عمل کی طرف مائل کر دیتا ہے۔''

توبہ کے تین انعامات:

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلعٰلَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ''توبہ کرنے والے جب اپنی قبروں سے نکلیں گے تو ان کے سامنے سے مشک کی خوشبو پھیلے گی، وہ جنت کے دسترخوان پر آ کر اس میں سے کھائیں گے اور وہ عرش کے سائے میں ہوں گے جبکہ دیگر لوگ حساب کی سختی میں مبتلا ہوں گے۔''

خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو:

ایک شخص نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں کس چیز کے ذریعے جہنم سے نجات پا سکتا ہوں؟'' فرمایا: ''اپنی آنکھوں کے آنسوؤں سے۔'' عرض کی: ''میں اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کے ذریعے جہنم سے نجات کیسے پاؤں گا؟'' فرمایا:

''ان دونوں کے آنسوؤں کو اللہ عزوجل کے خوف سے بہاؤ کیونکہ جو آنکھ اللہ عزوجل کے خوف سے روئے اسے جہنم کا عذاب نہیں ہوگا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ والزھد، الترغیب فی البکاء، الحدیث ۹، ج ۴، ص ۹۸ بتصرّف)

یارب میں تیرے خوف سے روتا رہوں ہر دم
دیوانہ شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنادے (ارمغانِ مدینہ)

فرشتے کی صدائیں:

حضرتِ سیِّدُنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ المرسلین، رَحمۃٌ للعالمین، اَنیسِ الغریبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے کہ'' اللہ عزوجل کے خوف سے مومن کی آنکھ سے نکلنے والا قطرہ اس کے لئے دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے اور ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور اللہ عزوجل کی عظمت اور قدرت میں ایک گھڑی غوروفکر کرنا ساٹھ دن کے روزوں اور ساٹھ راتوں کی عبادت سے بہتر ہے، سن لو کہ بے شک اللہ عزوجل کا ایک فرشتہ ہر دن اور رات میں ندا کرتا ہے کہ چالیس سال کی عمر والو! فصل کاٹنے کا وقت آگیا، اے پچاس سال والو! حساب کی تیاری کرلو، اے ساٹھ سال والو! تم نے آگے کیا بھیجا اور پیچھے کیا چھوڑا ہے؟ اے ستر سال والو! تمہیں کس چیز کا انتظار ہے؟ کاش کہ مخلوق پیدا نہ ہوتی اور جب پیدا ہوگئی ہے تو کاش اپنا مقصدِ حیات جان لیتی پھر اس کے مطابق عمل کرتی، خبردار! قیامت تمہارے قریب آگئی ہوشیار ہوجاؤ۔'' (حلیۃ الاولیاء، وھیب بن الورد، رقم: ۱۱۷۴۸، ج ۸، ص ۱۶۷، بتغیرٍ)

نَزِّہْ مَشِیْبَکَ عَنْ شَیْئٍ یُدَنِّسُہُ ۔۔۔ اِنَّ الْبَیَاضَ قَلِیْلُ الْحَمْلِ لِلدَّنَسِ

ترجمہ: اپنے بڑھاپے کو ہر اس چیز سے بچاجو اُسے میلا کردے کیونکہ سفیدی میل کچیل کو کم ہی برداشت کرتی ہے

اے بدی کے غلام! تُو کتنے گناہ کرتا ہے اور ہم پردہ پوشی کردیتے ہیں، ممنوعات کے کتنے دروازے تُو توڑ ڈالتا ہے اور ہم اسے درست کردیتے ہیں۔ ہم کب تک تیری آنکھوں سے خوف کے آنسو طلب کریں حالانکہ وہ نہیں گرتے، ہم کب تک چاہیں گے کہ تو طاعت اختیار کرے حالانکہ تو اس سے بھاگتا ہے اور جدائی اختیار کرتا ہے، ہم نے تجھے کتنی نعمتیں عطا فرمائیں مگر تو اس کا شکر ادا نہیں کرتا، تجھے دنیا اور خواہشات کی پیروی نے دھوکے میں ڈال دیا کہ تُو نہ تو سنتا ہے اور نہ ہی دیکھتا ہے، ہم نے تیرے لئے کائنات کو مسخر کردیا پھر بھی تو سرکشی اور ناشکری اختیار کرتا ہے اور دنیا ہی میں رہنا چاہتا ہے حالانکہ یہ تو نصیحت قبول کرنے والے کے لئے پُل کی حیثیت رکھتی ہے۔

چند اشعار

مَنَعُوکَ مِنْ شُرْبِ الْمَوَدَّةِ وَالصَّفَا لَمَّا رَأَوْکَ عَلَی الْخِیَانَةِ وَالْجَفَا

اِنْ اَنْتَ اَرْسَلْتَ الْعِنَانَ اِلَیْھِمْ جَادُوْا عَلَیْکَ تَکَرُّمًا وَتَعَطُّفًا

حَاشَاھُمْ اَنْ یَّظْلِمُوْکَ وَاِنَّمَا جَعَلُوْاالْوَفَا مِنْھُمْ لِاَرْبَابِ الْوَفَا

ترجمہ: (۱) وہ تجھے محبت و پاکیزگی کا جام پینے سے روکتے ہیں، جب وہ تجھے خیانت وزیادتی کا مرتکب دیکھتے ہیں۔

(۲) اگر تم ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ تو وہ تم سے نرمی و شفقت کا برتاؤ کریں گے۔

(۳) وہ تجھ پر ظلم کرنے سے بری ہیں، بلکہ وہ تو وفاداروں کے ساتھ وفا نبھانے والے ہیں۔

مرنے سے پہلے ایمان نصیب ہوگیا:

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ الولی سے منقول ہے کہ میں ایک مجوسی کی موت کے وقت اس کے پاس گیا۔ اس کا گھر میرے گھر کے قریب تھا، وہ اچھا پڑوسی،

اچھی سیرت والا اور خوش اخلاق انسان تھا۔ میری خواہش تھی کہ اللہ تعالیٰ اسے موت کے وقت ہدایت قبول کرنے اور حالتِ اسلام میں مرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ میں نے اس سے پوچھا: ''تو کیسا محسوس کر رہا ہے؟ تیرا کیا حال ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''میرا دل بیمار ہے، میں صحت مند بھی نہیں، بدن کمزور ہے طاقت بالکل نہیں، قبر وحشت ناک ہے اور کوئی ہمدرد بھی نہیں، سفر طویل ہے اور میرے پاس توشہ نہیں، پل صراط بہت باریک ہے اور میرے پاس اجازت نامہ بھی نہیں، آگ شعلہ زن ہے اور میرا بدن کمزور ہے، جنت بلند مرتبہ مقام ہے اور میرا اس میں کوئی حصہ نہیں اور پروردگار (عزوجل) عادل ہے اور میرے پاس کوئی حجت وعذر نہیں۔''

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ الولی فرماتے ہیں کہ میں نے (دل ہی دل میں) اللہ عزوجل سے اس مجوسی کے مسلمان ہوجانے کی دعا کی۔ پھر میں اس مجوسی کے قریب آیا اور اس سے پوچھا کہ تم سلامتی پانے کے لئے مسلمان کیوں نہیں ہوجاتے؟'' اس مجوسی نے کہا: ''چابی توفَتَّـــاح عزوجل کے پاس ہے، پھر اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہاں قفل (تالا) لگا ہوا ہے۔'' یہ کہنے کے بعد اس پر غشی طاری ہوگئی اور وہ بے ہوش ہوگیا۔

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ الولی فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کی: ''اے میرے اللہ! میرے آقا! میرے مولا عزوجل! اگر تیرے پاس اس کا کوئی اچھا عمل باقی ہے تو اس کی روح کے نکلنے اور امید ٹوٹ جانے سے پہلے اس کا بدلہ اسے جلد عطا فرما۔'' تو اسے غشی سے افاقہ ہوا آنکھیں کھولیں اور میری طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا: ''اے شیخ! فَتَّـــاح عزوجل نے چابی بھیج دی ہے، اپنا ہاتھ

بڑھایئے تاکہ میں گواہی دوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں۔'' یہ کہتے ہی اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی اور وہ اللہ عزوجل کی رحمت میں غوطہ زن ہوگیا۔

چند اشعار

یَـــا ثِـقَتِـیْ یَـا اَمَـلِـیْ　　اَنْـتَ الـرَّجَـا اَنْـتَ الْـوَلِـیْ

اِخْتِـمْ بِـخَیْـرٍ عَـمَـلِـیْ　　وَحَـقِّـقِ الـتَّـوْبَـةَ لِـیْ

قَبْـلَ حُـلُـوْلِ اَجَـلِـیْ　　وَکُـنْ لِـیْ یَـارَبِّ وَلِـیْ

ترجمہ: (۱) اے میرے اعتماد! اے میری امید! تُو ہی میری خواہش ہے اور تُو ہی میرا مددگار ہے۔

(۲) میری زندگی کا خاتمہ نیک اعمال پر فرما، اور مجھے توبہ کی توفیق دے۔

(۳) قبل اس کے کہ مجھے موت آلے، یارب عزوجل! تُو ہی میرا مددگار ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ غفلت کیسی؟ حالانکہ تمہیں کئی مرتبہ سمجھایا جاچکا ہے، ...... یہ حیرت کیسی؟ تمہیں تو مہلت دی جاچکی ہے، ...... یہ بے ہوشی کیوں ہے؟ حالانکہ تم چیختے چلاتے ہو، ...... یہ سکون کیوں ہے؟ تم سے تو حساب لیا جائیگا، ...... یہ دل لگی کیوں؟ تم نے تو کُوچ کر جانا ہے، ...... کیا سونے والوں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ وہ بیدار ہوجائیں، ...... کیا بندگانِ غفلت پر ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ نصیحت پکڑیں، ...... یاد رکھو کہ اس دنیا میں ہر شخص مسافر ہے لہٰذا اپنے لئے ایسے عمل کرو جو تمہیں قیامت کے دن جہنم کے عذاب سے نجات دلاسکیں۔

چند اشعار

آنَ الـرَّحِـیْـلُ فَـکُـنْ عَلٰی حَذَرٍ　　مَـاقَـدْ تَـرٰی یُـغْـنِـیْ عَنِ الْحَذَرِ

لَاتَـغْـتَـرِرْ بِـالْـیَـوْمِ اَوْ بِـغَـدٍ　　فَـلِـرُبَّ مَـغْـرُوْرٍ عَـلٰی خَـطَـرٍ

ترجمہ :(۱) کُوچ (یعنی موت) کا وقت آپہنچا، کچھ اس کے لئے فکر کر کہ تو نے بے خوف کر دینے والی چیزوں کو نہیں دیکھا۔

(۲) آج یا کل پر گھمنڈ نہ کر کیونکہ بہت سے گھمنڈ کرنے والے خطرہ سے دوچار ہیں۔

اَورَاد میں مشغولیت:

حضرتِ سیِّدُنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ العلی ہر وقت وظائف واوراد میں مشغول رہتے تھے اور جب ان کا کوئی وِرد رہ جاتا تو اسے دہرانے پر قدرت نہ پاتے۔

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم}

آرام نہ فرماتے:

اسی طرح امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آرام کا وقت نہیں ملتا تھا، لہذا! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بیٹھے بیٹھے غنودگی طاری ہو جاتی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ''اے امیر المومنین! کیا آپ سوتے نہیں ہیں؟'' تو انہوں نے فرمایا: ''میں کیسے سوسکتا ہوں، اگر میں دن میں سوتا ہوں تو لوگوں کے حقوق ضائع کر بیٹھوں گا اور اگر رات میں سوتا ہوں تو اللہ عزوجل کی طرف سے اپنا حصہ ضائع کر بیٹھوں گا۔''

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم}

لیٹے ہوئے نہیں دیکھا:

حضرتِ سیِّدُنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے زیادہ اللہ عزوجل کی عبادت کرنے والا کسی کو نہیں پایا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر 78 سال ایسے گزرے کہ آپ کو کبھی لیٹے ہوئے نہیں دیکھا گیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صرف مرض الموت میں لیٹے تھے۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم}

گھر سے نہ نکلتا:

حضرتِ سیِّدُ نا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُ نا سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر جمعہ اور جماعت واجب نہ ہوتی تو میں کبھی اپنے گھر سے نہ نکلتا اور مرتے دم تک اپنے گھر ہی کو لازم پکڑتا۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم}

خوفِ خدا عزوجل سے رونے کا انعام:

حضرتِ سیِّدُ نا ابوبکر صیدلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا سلیمان بن منصور بن عمار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے خواب میں اپنے والد کو دیکھا تو پوچھا: ''مَافَعَلَ بِکَ رَبُّکَ یعنی آپ کے رب عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟'' انہوں نے جواب دیا کہ رب عزوجل نے مجھے اپنا قرب عطا فرمایا پھر مجھ سے پوچھا: ''اے بدکار بڈھے! کیا تو جانتا ہے کہ میں نے تجھے کیوں بخشا؟'' میں نے عرض کی ''میں نہیں جانتا۔'' فرمایا: ''ایک دن تو نے ایک اجتماع میں لوگوں کو رُلایا تھا ان میں میرا ایک ایسا بندہ بھی رو پڑا تھا جو میرے خوف سے کبھی نہیں رویا تو میں نے اس کی مغفرت فرمادی اور اس کے صدقے تمام اہلِ مجلس کی مغفرت فرمادی تم بھی ان میں شامل تھے جن کی میں نے اس کے صدقے مغفرت فرمائی۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم}

یومِ حساب کی دہشت:

حضرت سیدنا علی بن محمد بن ابراہیم صفار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار سے روایت ہے کہ ایک رات میں حضرتِ سیّدُ نا اسود بن سالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسلسل یہ اشعار پڑھے جارہے تھے اور روتے جارہے تھے۔

اَمَـــامِـــیْ مَـوْقِفٌ قُـدَّامَ رَبِّـــیْ　　　یُسَـائِـلُـنِـیْ وَیَـنْـکَشِفُ الْـغِـطَا

وَحَسْبِـیْ اَنْ اَمُـرَّ عَـلٰـی صِـرَاطٍ　　　کَـحَـدِّ السَّیْفِ اَسْـفَـلُـهٗ لَظٰـی

ترجمہ :(۱) اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں محشر کا میدان میرے سامنے ہے، وہ مجھ سے سوال کرے گا اور پوشیدہ راز کھل جائے گا۔

(۲) اور میرے لئے تو اتنا ہی کافی ہے کہ اُس پل (صراط) سے گزروں جو کہ تلوار کی دھار کی طرح ہے اور اس کے نیچے دوزخ ہے۔

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک چیخ ماری اور صبح تک آپ پر غشی طاری رہی۔

(تاریخ بغداد للخطیب اسود بن سالم، رقم ۳۴۹۸، ج ۷، ص ۴۰ بتصرّف)

ندامت سے گناہوں کا ازالہ کچھ تو ہو جاتا

ہمیں رونا بھی تو آتا نہیں ہائے ندامت سے　(ارمغان مدینہ)

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم }

اسی طرح حضرتِ سیّدُ نا ضحاک بن مزاحم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک رات میں کوفہ کی مسجد کی طرف چلا۔ جب میں مسجد کے قریب پہنچا تو ایک نوجوان کو سجدے میں گرے ہوئے پایا۔ وہ گریہ وزاری میں مشغول تھا میں سمجھ گیا کہ یہ اللہ عزوجل

کے ولیوں میں سے کوئی ولی ہے تو میں اس نوجوان کے قریب گیا تاکہ سن سکوں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو میں نے اسے یہ اشعار پڑھتے ہوئے پایا:

عَلَیْکَ یَا ذَاالْجَلَالِ مُعْتَمَدِیْ ۔۔۔ طُوْبٰی لِمَنْ کُنْتَ اَنْتَ مَوْلَاہُ

طُوْبٰی لِمَنْ بَاتَ خَائِفاً وَجِلاً ۔۔۔ یَشْکُوْاِلٰی ذِیْ الْجَلَالِ بَلْوَاہُ

وَمَابِہٖ عِلَّۃٌ وَلَا سَقَمٌ ۔۔۔ اَکْثَرُ مِنْ حُبِّہٖ لِمَوْلَاہُ

اِذَا خَلَا فِيْ ظَلَامِ اللَّیْلِ مُبْتَھِلًا ۔۔۔ اَجَابَہُ اللّٰہُ ثُمَّ لَبَّاہُ

وَمَنْ یَنَلْ ذَا مِنَ الْاِلٰہِ فَقَدْ ۔۔۔ فَازَبِقُرْبٍ تَقِرُّ عَیْنَاہُ

ترجمہ: (۱) اے اللہ عزوجل! میرا بھروسہ واعتماد تجھ ہی پر ہے، خوشخبری ہے اس کے لئے جس کا تو مددگار رہے۔

(۲) خوشخبری ہے اس کے لئے جو خوفِ (خداعزوجل) میں رات گزارتا ہے، اپنی مصیبتوں کی فریاد اسی ربِ ذوالجلال کی بارگاہ میں کرتا ہے۔

(۳) اُسے کوئی بیماری یا تکلیف اپنے مولیٰ عزوجل کی محبت سے بڑھ کر نہیں ہے۔

(۴) جب رات کے اندھیرے میں تنہا عاجزی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی (دعا) سنتا اور قبول کرتا ہے۔

(۵) اور جسے اللہ عزوجل کی طرف سے یہ سعادت ملی وہ ایسا قُرب پالینے میں کامیاب ہو گیا جس سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔

حضرتِ سیِّدُنا ضحاک بن مزاحم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ مسلسل ان اشعار کی تکرار کررہا تھا اور روئے جارہا تھا۔ اس کی گریہ وزاری پر ترس کھا کر میں بھی رونے لگا۔ اسی اثناء میں میرے سامنے نظریں اچک لینے والی کڑک دار بجلی جیسی روشنی

چمکی تو میں نے فوراً اپنے ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لئے پھر میں نے اپنے سر پر ایک منادی کو ندا دیتے ہوئے سنا جو انسانوں کے کلام کے مشابہ نہ تھی، وہ ندا یہ تھی:

لَبَّیْکَ عَبْدِیْ وَاَنْتَ فِیْ کَنَفِیْ وَکُلُّ مَاقُلْتَ قَدْ قَبِلْنَاہُ

صَوْتُکَ تَشْتَاقُہُ مَلَائِکَتِیْ وَحَسْبُکَ الصَّوْتُ قَدْ سَمِعْنَاہُ

اِنْ ھَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ جَوَانِبِہٖ خَرَّ صَرِیْعًا لِّمَا تَغَشَّاہُ

ذَاکَ عَبْدِیْ یَجُوْلُ فِیْ حُجُبِیْ وَذَنْبُکَ الْیَوْمَ قَدْ غَفَرْنَاہُ

ترجمہ: (۱) اے میرے بندے! میں موجود ہوں اور تو میرے حفظ وامان میں ہے اور تو نے جو بھی دعا کی ہم نے اسے قبول فرمالیا ہے۔

(۲) میرے ملائکہ تیری آواز سننے کا اشتیاق رکھتے ہیں، اور تجھے یہ صدا کافی ہے جسے ہم نے سن لیا۔

(۳) اگر اس (صدا) کے گرداگرد ہوا چل پڑے تو اس میں پچھاڑنے والے کی طرح آواز پیدا ہو جائے کیونکہ تو نے (اس صدا میں) ایسی ہی کیفیت کو پوشیدہ کر رکھا ہے۔

(۴) میرا یہ بندہ میرے قرب کے پردوں میں رہتا ہے، اور آج ہم نے تیرا گناہ معاف فرمادیا۔

حضرتِ سیِّدُنا ضحاک بن مزاحم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں یہ سن کر میں نے کہا: ''ربِّ کعبہ کی قسم! یہ تو حبیب کی اپنے حبیب سے مناجات ہے۔'' پھر میں اس کی ہیبت سے غش کھا کر منہ کے بل گر پڑا۔ جب مجھے اِفاقہ ہوا تو میں فضاء میں فرشتوں کی آواز سن رہا تھا اور زمین وآسمان کے درمیان ان کے پروں کی پھڑ پھڑاہٹ سنائی دے رہی تھی۔ میں سمجھا کہ شاید آسمان زمین کے قریب ہو گیا ہے اور میں نے ایسا نور دیکھا جو

جو چاند کی روشنی پر غالب آ چکا تھا حالانکہ وہ تیز روشنی والی ایک چاندنی رات تھی۔ پھر میں اس نوجوان کے قریب ہوا اور اسے سلام کیا۔ اس نے میرے سلام کا جواب دیا تو میں نے اس سے پوچھا: ''اللہ عزوجل تمہیں برکت دے اور تم پر رحم فرمائے تم کون ہو؟'' اس نے جواب دیا: ''میں راشد بن سلیمان (علیہ رحمۃ اللہ المنان) ہوں۔'' تو میں نے انہیں پہچان لیا کیونکہ میں ان کے بارے میں سن چکا تھا۔ پھر میں نے ان سے کہا: ''اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے کیا آپ مجھے اپنی صحبت میں رہنے کی اجازت دیں گے تاکہ میں آپ سے اُنس حاصل کر سکوں۔'' تو انہوں نے کہا: ''ہائے افسوس! ہائے افسوس! جو اپنے رب عزوجل کی مناجات کی لذت پا چکا ہے کیا وہ مخلوق سے اُنس حاصل کر سکے گا؟ پھر وہ مجھے تنہا چھوڑ کر چلے گئے۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

=== === ===

{......علم سیکھنے سے آتا ھے......}

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم:

''علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غور و فکر سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔''

(المعجم الکبیر، ج۱۹، ص۵۱۱، الحدیث:۱۲ ۷۳)

گناھوں کا انجام

پیارے اسلامی بھائیو!

کب تک (نیک) اعمال میں سستی کرو گے؟ اور کب تک جھوٹی خواہشات کی تکمیل کی حرص رکھو گے؟ تم مہلت سے دھوکا کھاتے ہو اور موت کے حملے کو یاد نہیں کرتے ہو، جسے تم نے جنا ہے (یعنی اولاد) وہ مٹی کے لئے ہے اور جو کچھ تعمیر کیا ہے (یعنی مکان وغیرہ) وہ ویران ہونے کے لئے ہے اور جو کچھ تم نے جمع کیا ہے (یعنی مال ودولت) وہ ختم ہونے کے لئے ہے اور تمہارے عمل قیامت کے دن کے لئے ایک اعمال نامے میں محفوظ ہیں۔

چند اشعار

وَلَوْاَنَّا اِذَا مُتْنَا تُرِكْنَا ۔۔۔ لَكَانَ الْمَوْتُ رَاحَةَ كُلِّ حَیٍّ

وَلٰكِنَّا اِذَا مُتْنَا بُعِثْنَا ۔۔۔ وَنُسْأَلُ بَعْدَهَا عَنْ كُلِّ شَیْئٍ

ترجمہ: (۱) اگر ہم مرنے کے بعد (یونہی) چھوڑ دیئے جائیں تو پھر موت ہر زندہ کے لئے راحت بن جائے۔

(۲) مگر جب ہم مریں گے تو دوبارہ اٹھائے جائیں گے اور اس کے بعد ہر شے کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا۔

گناہ کے دس نقصانات:

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم اللہ عزوجل کے اس فرمان سے ہرگز دھوکے میں نہ پڑنا:

مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا ۚ وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجۡزٰٓى اِلَّا مِثۡلَهَا (پ۸،الانعام:۱۶۰)

ترجمۂ کنز الایمان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں اور جو برائی لائے تو اسے بدلا نہ ملے گا مگر اس کے برابر۔

کیونکہ گناہ اگر چہ ایک ہی ہو اپنے ساتھ دس بری خصلتیں لے کر آتا ہے۔

(۱) جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل کو غضب دلاتا ہے اور وہ اسے پورا کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔

(۲) وہ (یعنی گناہ کرنے والا) ابلیس ملعون کو خوش کرتا ہے۔

(۳) جنت سے دور ہو جاتا ہے۔

(۴) جہنم کے قریب آجاتا ہے۔

(۵) وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے۔

(۶) وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے۔

(۷) اعمال لکھنے والے فرشتوں یعنی کراماً کاتبین کو ایذاء دیتا ہے۔

(۸) وہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو روضہ مبارکہ میں رنجیدہ کر دیتا ہے۔

(۹) زمین وآسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنالیتا ہے۔

(۱۰) وہ تمام انسانوں سے خیانت اور ربُّ العالمین عزوجل کی نافرمانی کرتا ہے۔

ویرانے میں ملاقات:

حضرتِ سیِّدُنا ذوالنون مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ میں حجاز مقدس کے ارادے سے سفر پر نکلا تو میں نے کسی کو اپنا ہمسفر نہ بنایا۔ سفر کے دوران جب میں

ایک بیابان میں پہنچا تو میرا زادِ راہ ختم ہو گیا۔ جب میں ہلاکت کے قریب پہنچ گیا تو اچانک مجھے صحراء میں ایک گھنا درخت نظر آیا جس کی شاخیں زمین پر لٹک رہی تھیں۔ میں نے سوچا کہ مجھے اس درخت کے سائے میں بیٹھ جانا چاہیے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کا حکم پورا ہو جائے (یعنی مجھے موت آجائے)۔ جب میں اس درخت کے قریب پہنچا اور اس کے سائے میں بیٹھنے کا ارادہ کیا تو اس کی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی نے میرے چمڑے کا تھیلا پکڑ لیا جس کی وجہ سے اس میں بچا کھچا پانی بہہ گیا جس سے مجھے بچنے کی کچھ امید تھی۔ اب تو مجھے اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا، لہذا! میں اس درخت کے سائے میں گر کر ملک الموت علیہ السلام کا انتظار کرنے لگا تاکہ وہ آکر میری روح قبض فرمالیں۔

اچانک میں نے ایک غمگین آواز سنی جو کسی غمزدہ کے دل سے نکل رہی تھی وہ شخص کہہ رہا تھا کہ ''اے میرے اللہ، اے میرے آقا و مولا عزوجل! اگر تیری رضا اسی میں ہے تو اس میں اضافہ فرما، تاکہ اے ارحم الراحمین! تو مجھ سے راضی ہو جائے۔'' یہ سن کر میں اٹھا اور اس آواز کی سمت چل دیا تو میں نے ایک حسین وجمیل شخص کو دیکھا جو ریت پر پڑا ہوا تھا اور بہت سے گدھ اسے گھیرے ہوئے تھے اور اس کا گوشت نوچنا چاہتے تھے۔ میں نے اسے سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دے کر کہا کہ ''اے ذوالنون! جب زادِ راہ ختم ہو گیا اور پانی بہہ گیا تو تُو نے ہلاکت اور فنا کا یقین کر لیا۔''

میں اس کے سرہانے بیٹھ گیا اور اس کی حالت دیکھ کر میرا دل بھر آیا اور میں رونے لگا۔ اچانک کھانے کا ایک پیالہ میرے سامنے رکھ دیا گیا پھر اس شخص نے اپنی ایڑھی زمین پر رگڑی تو ایک چشمہ پھوٹ پڑا اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد

سے زیادہ میٹھا تھا۔اس نے مجھ سے کہا:''اے ذوالنون! کھا پی لو کیونکہ تمہارا بیت الحرام پہنچنا نہایت ضروری ہے، مگر اے ذوالنون! میرا ایک کام ضرور کرنا اگر تم میرا کام کردو گے تو تمہیں اس کا اجروثواب ملے گا۔''میں نے پوچھا:''وہ کام کیا ہے؟''فرمایا: ''جب میں مرجاؤں تو مجھے غسل دے کر دفنا دینا اوران وحشی پرندوں سے چھپا کر یہاں سے چلے جانا پھر جب تم حج ادا کرلو تو بغداد شہر چلے جانا، جب تم باب زعفران میں داخل ہوگے تو تمہیں وہاں کچھ بچے کھیلتے ہوئے نظر آئیں گے انہوں نے مختلف رنگوں کے لباس پہن رکھے ہوں گے تم وہاں ایک کمسن جوان کو پاؤ گے جسے اللہ عزوجل کے ذکر سے کوئی چیز غافل نہ کرتی ہوگی، اس نے ایک کپڑا کمر پر باندھ رکھا ہوگا اور دوسرا کندھے پر رکھا ہوگا،اس کے چہرے پر آنسوؤں کی وجہ سے لکیریں پڑ گئی ہوں گی، تم اس سے ملنا وہ میرا بیٹا اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے میرا اسلام کہنا۔''

حضرتِ سیّدُنا ذوالنون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ''جب وہ بات کر کے فارغ ہوئے تو میں نے انہیں یہ کلمہ اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے ہوئے سنا پھر انہوں نے ایک آہ بھری اوراس فانی دنیا سے رخصت ہوگئے۔''

میں نے اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔میرے سامان میں ایک قمیص تھی جسے میں نے بہت سنبھال کر رکھا تھا۔پھر میں نے انہیں اس پانی سے غسل دیا اور کفن پہنا کر ریت میں دفنا دیا اور بیت الحرام کی طرف چل دیا۔مناسکِ حج ادا کرنے کے بعد حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ انور کی زیارت کے لئے روانہ ہوا۔

زیارت سے فارغ ہونے کے بعد میں نے بغداد شہر کا رُخ کیا اور عید کے دن بغداد پہنچا۔ میں نے وہاں کچھ بچوں کو کھیلتے ہوئے پایا، انہوں نے مختلف رنگوں کے لباس پہن رکھے تھے۔ جب میں نے نظر دوڑائی تو اس نوجوان کو ایک جگہ بیٹھے ہوئے پایا جسے کوئی قیمتی چیز بھی علاّم الغیوب عزوجل کے ذکر سے غافل نہ کرسکتی تھی۔ اس کے چہرہ پر غم کے آثار واضح تھے اور اس کے رخساروں پر آنسوؤں کی وجہ سے دو لکیریں پڑ گئیں تھیں وہ یہ اشعار پڑھ رہا تھا:

اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ لِلْعِيْدِ قَدْ فَرِحُوْا　　وَقَدْ فَرِحْتُ اَنَا بِالْوَاحِدِ الصَّمَدِ

اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ لِلْعِيْدِ قَدْ صَبَغُوْا　　وَقَدْ صَبَغْتُ ثِيَابَ الذُّلِّ وَالْكَمَدِ

اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ لِلْعِيْدِ قَدْ غَسَلُوْا　　وَقَدْ غَسَلْتُ اَنَا بِالدَّمْعِ لِلْكَبِدِ

ترجمہ :(۱) تمام لوگ عید کی خوشیوں میں مگن ہوگئے اور میں واحد و بے نیاز اللہ عزوجل سے خوش ہوں۔

(۲) سب لوگوں نے عید کے لئے کپڑے رنگے اور میں نے ذلت اور بدلی رنگت والے کپڑے رنگے ہیں۔

(۳) تمام لوگوں نے عید کے لئے غسل کیا ہے اور میں نے جگر کو آنسوؤں کے ساتھ غسل دیا ہے۔

حضرت سیدنا ذوالنون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اسے سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دیا اور کہا: ''والد گرامی کے قاصد کو خوش آمدید۔'' میں نے پوچھا: ''تمہیں کس نے بتایا کہ میں تمہارے والد صاحب کا قاصد ہوں؟'' اس نے جواب دیا: ''اسی نے جس نے مجھے یہ بتایا ہے کہ آپ نے انہیں صحراء میں دفن کیا

ہے۔'' پھر وہ کہنے لگا: ''اے ذوالنون! کیا آپ یہ گمان کررہے ہیں کہ آپ نے انہیں صحراء میں دفن کردیا ہے، خدا عزوجل کی قسم! میرے والد صاحب کو سدرۃ المنتہٰی پر اٹھالیا گیا ہے، اب آپ میرے ساتھ میری دادی کے پاس چلئے۔''

پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے گھر لے گیا جب وہ مکان کے دروازے پر پہنچا تو آہستہ سے دستک دی۔ ایک بوڑھی عورت باہر نکلی، جب اس نے مجھے دیکھا تو بولی: ''میرے حبیب اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی زیارت سے مشرف ہونے والے کو خوش آمدید۔'' میں نے پوچھا: ''آپ کو کس نے بتایا کہ میں نے انہیں دیکھا ہے؟'' وہ کہنے لگی: ''اسی نے جس نے یہ بتایا ہے کہ تم نے اسے دفن کیا ہے اور تمہارا کفن تمہیں واپس لوٹا دیا جائے گا۔ اے ذوالنون! مجھے اپنے رب عزوجل کی عزت وجلال کی قسم! اللہ عزوجل میرے بیٹے کے بوسیدہ لباس پر فرشتوں کے سامنے فخر فرما رہا ہے۔'' پھر اس نے پوچھا: ''اے ذوالنون! یہ تو بتاؤ کہ تم نے میرے بیٹے، میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کے ٹکڑے کو کیسے رخصت کیا تھا؟'' میں نے کہا کہ ''میں نے اسے بے آب وگیاہ جنگل میں ریت اور پتھروں کے درمیان تنہا چھوڑ دیا تھا، اس نے اپنے پروردگار، ربِّ غفار عزوجل سے جو امید باندھ رکھی تھی وہ پوری ہوگئی۔''

جب اس بڑھیا نے یہ بات سنی تو اس نوجوان کو اپنے سینے سے چمٹالیا اور وہ میری نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ میں نہیں جانتا کہ انہیں آسمان نے اٹھالیا، یا زمین شق ہوئی اور دونوں اس میں سما گئے۔ میں انہیں گھر کے مختلف گوشوں میں تلاش کرتا رہا مگر وہ نہ ملے۔ پھر میں نے ہاتف غیب سے آواز سنی، ایک کہنے والا کہہ رہا تھا: ''اے

ذوالنون! خود کو مت تھکاؤ۔'' میں نے پوچھا: ''وہ کہاں چلے گئے؟'' جواب ملا: ''شہداء مشرکین کی تلواروں سے مرتے ہیں جب کہ یہ محبین ربُّ العالمین عزوجل کے شوق میں مرتے ہیں تو انہیں نور کی سواریوں پر بٹھا کر عزت والے بادشاہ کی بارگاہ میں لے جایا جاتا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا ذوالنون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''پھر مجھے میرا چمڑے کا گمشدہ تھیلا بھی مل گیا اور جو کفن میں نے اس بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پہنایا تھا وہ بھی اسی طرح لپٹا ہوا مل گیا جیسے پہلے تھا۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم }

✡ === ✡ === ✡ === ✡

{......گناهوں سے نفرت کرنے کا ذهن......}

''**دعوتِ اسلامی**'' کے سنتوں کی تربیت کے ''**مدنی قافلوں**'' میں سفر اور روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذریعے ''**مدنی انعامات**'' کا رسالہ پر کر کے ہر مدنی (اسلامی) ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے (دعوت اسلامی کے) ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ''**پابندِ سنت**'' بننے، ''**گناہوں سے نفرت**'' کرنے اور ''**ایمان کی حفاظت**'' کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

گناہوں سے توبہ

اے گناہوں پر قائم رہنے اور احکامِ خداوندی کو چھوڑ دینے والے! فتنے اور گمراہی کی پیروی کرنے والے! تو اپنے جرم پر کب تک اصرار کرتا رہے گا؟ اور تو رب عزوجل کے قرب کا ذریعہ بننے والے اعمال سے کب تک بھاگتا رہے گا؟ تو دنیا سے ایسی چیز طلب کرتا ہے جو تجھے ملنے والی نہیں، کیا تجھے اللہ عزوجل کے تقسیم کردہ رزق پر بھروسا نہیں ہے کہ تُو اس کے حکم پر عمل نہیں کرتا۔

میرے اسلامی بھائی! خدا کی قسم! اگر تیرا یہی حال رہا تو نصیحت تجھ پر اثر نہ کرے گی اور حوادِثات تجھے روک نہ سکیں گے اور نہ ہی زمانہ تجھے آواز دے گا اور نہ ہی موت کا قاصد تجھے خبردار کرے گا، اے مسکین! گویا تو یہ سمجھتا ہے کہ تو ہمیشہ زندہ رہے گا اور کبھی نہ بھلایا جائے گا۔ خدا کی قسم! گناہوں سے ڈرنے والے کامیاب ہوگئے اور پرہیزگار جہنم کے عذاب سے محفوظ ہوگئے جبکہ تو جرم اور گناہ کمانے میں لگا ہوا ہے۔

چند اشعار

عِیلَ صَبۡرِیۡ وَحَقَّ لِیۡ اَنۡ اَنُوۡحَ ۔۔۔ لَمۡ تَدَعۡ لِیَ الذُّنُوۡبُ قَلۡبًا صَحِیۡحًا

اَخۡلَقَتۡ مُهۡجَتِیۡ اَکُفُّ الۡمَعَاصِیۡ ۔۔۔ وَنَعَانِیۡ الۡمَشِیۡبُ نَعۡیًا صَرِیۡحًا

کُلَّمَا قُلۡتُ قَدۡ بَرِیَٔ جُرۡحُ قَلۡبِیۡ ۔۔۔ عَادَقَلۡبِیۡ مِنَ الذُّنُوۡبِ جَرِیۡحًا

اِنَّمَا الۡفَوۡزُوَالنَّعِیۡمُ لِعَبۡدٍ ۔۔۔ جَاءَ الۡحَشۡرَ آمِنًا مُّسۡتَرِیۡحًا

ترجمہ: (۱) میرا صبر کمزور پڑ گیا اور اب مجھے افسوس کرنا لازم ہو گیا، گناہوں نے میرے دل کو درست حالت پر نہیں رہنے دیا۔

(۲) میری روحانیت ختم ہوگئی کیونکہ میں گناہوں میں پڑ گیا، حالانکہ بڑھاپے نے مجھے

موت کی واضح خبر دے دی ہے۔

(۳) جب بھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے دل کا زخم ٹھیک ہوگیا ہے، مگر گناہوں کے سبب میرا دل پھر زخمی ہو جاتا ہے۔

(۴) نجات اور نعمتیں اسی بندے کے لئے ہیں جو بروزِ محشر اس حالت میں آئے کہ (عذاب سے) مامون اور راحت میں ہو۔

میرے اسلامی بھائیو! دنیا سے اسی طرح بے رغبتی اختیار کرلو جس طرح صالحین نے اس سے بے رغبتی اختیار کی اور سفرِ آخرت کے لئے توشہ تیار کرو جو تمہیں پیش آنے والا ہے اور تم گزرنے والے ماہ و سال سے عبرت حاصل کرو۔

چند اشعار

یَامَنْ غَدَافِیْ الْغَیِّ وَالتِّیْہِ وَغَرَّہٗ طُوْلُ تَمَادِیْہِ

اَمْلٰی لَکَ اللّٰہُ فَبَارَزْتَہٗ وَلَمْ تَخَفْ غِبَّ مَعَاصِیْہِ

ترجمہ: (۱) اے وہ شخص جو گمراہی اور غرور میں صبح کرتا ہے اور جسے اس کی مہلت کی طوالت نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔

(۲) اللہ عزوجل نے تجھے مہلت دی تو تُو نے اس کو مقابلے کی دعوت دے دی اور تُو اس کی نافرمانیوں کے انجام سے نہیں ڈرتا۔

شکایت کیسے کروں؟

حضرتِ سیِّدُنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں کہ ''جب حضرتِ سیِّدُنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی بیمار ہوئے اور میں ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوا تو میں نے عرض کی آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

كَيفَ اَشكُوْاِلٰى طَبِيبِىْ مَابِىْ   وَالَّذِىْ قَدْ اَصَابَنِىْ مِنْ طَبِيبِىْ

ترجمہ : میں اپنی تکلیف کی شکایت اپنے طبیب سے کیسے کروں کیونکہ مجھے جو تکلیف آئی وہ میرے طبیب ہی کی طرف سے ہے۔

پھر میں نے پنکھا اٹھایا تاکہ انہیں ہوا دے سکوں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''جس کا پیٹ اندر سے جل رہا ہو وہ بھلا پنکھے کی ہوا (سے سکون) کیسے پا سکتا ہے۔''

(حلیۃ الاولیاء، رقم ۱۵۲۷۰، جنید بن محمد الجنید، ج۱۰، ص۲۹۱، معناً)

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ اشعار پڑھے:

اَلْقَلْبُ مُحْتَرِقٌ وَالدَّمْعُ مُسْتَبِقٌ   وَالْكَرْبُ مُجْتَمِعٌ وَالصَّبْرُ مُفْتَرِقٌ

كَيفَ الْقَرَارُ عَلٰى مَنْ لَاقَرَارَ لَهُ   مِمَّا جَنَاهُ الْهَوٰى وَالشَّوْقُ وَالْقَلَقُ

يَارَبِّ اِنْ كَانَ شَيْئٌ فِيهِ لِىْ فَرَجٌ   فَامْنُنْ عَلَىَّ بِهِ مَادَامَ بِىْ رَمَقٌ

ترجمہ :(۱) دل جل رہا ہے، آنسو بہنے میں مقابلہ کر رہے ہیں، غم توانا ہو چکا ہے اور صبر مجھ سے جدا ہو گیا ہے۔

(۲) وہ شخص جسے نفسانی خواہش، شوق اور اضطراب نے گناہ میں ڈال کر بے قرار کر دیا اب اُس کو کس طرح قرار آئے۔

(۳) یارب عزوجل! اگر کسی شے میں میرے لئے کچھ راحت ہے تو جب تک میری زندگی تھوڑی سی بھی باقی ہے مجھ پر اس کے ذریعے احسان فرماتا رہ۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم}

فقر و تنگ دستی سے ڈرنے والے کو تنبیہ:

حضرتِ سیِّدُنا علی بن موفق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''ایک دن میں اذان دینے کے لئے نکلا تو میں نے ایک کاغذ دیکھا اور اسے اٹھا کر اپنی آستین میں رکھ

لیا پھر میں نے نماز کی اقامت کہی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب کاغذ پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ'' بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اے علی بن موفق! کیا تو فقر و تنگدستی سے ڈرتا ہے حالانکہ تیرا پروردگار (عزوجل) میں ہوں۔''

سیدنا امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کی فکرِ آخرت:

امام مزنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت سیدنا امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے پاس ان کے مرض الموت میں حاضر ہوا تو پوچھا: ''آپ کا حال کیسا ہے؟'' فرمایا: ''دنیا سے رخصت ہونے والا ہوں، دوستوں سے جدا ہونے والا ہوں، موت کا پیالہ پینے والا ہوں، اپنے برے اعمال سے ملنے والا ہوں، اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ میری روح جنت میں داخل ہوگی کہ میں اسے مبارکباد دوں یا جہنم میں ڈالی جائے گی کہ اس سے تعزیت کروں۔'' پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رو دیئے اور یہ اشعار پڑھنے لگے:

وَلَمَّا قَسَا قَلْبِیْ وَضَاقَتْ مَذَاهِبِیْ ۔۔۔ جَعَلْتُ الرَّجَا مِنِّیْ لِعَفْوِکَ سُلَّمَا

تُعَاظِمُنِیْ ذَنْبِیْ فَلَمَّا قَرَنْتُهُ ۔۔۔ بِعَفْوِکَ رَبِّیْ کَانَ عَفْوُکَ اَعْظَمَا

فَمَازِلْتَ ذَا عَفْوٍ عَنِ الذَّنْبِ لَمْ تَزَلْ ۔۔۔ تَجُوْدُوْتَعْفُوْمِنَّةً وَّتَکَرُّمَا

فَلَوْلَاکَ لَمْ یَنْجُ مِنْ اِبْلِیْسَ عَابِدٌ ۔۔۔ وَکَیْفَ وَقَدْ اَغْوٰی صَفِیَّکَ آدَمَا

ترجمہ: (۱) جب میرا دل سخت ہوگیا اور میرے راستے تنگ ہوگئے تو میں نے تجھ سے معافی کی امید کو واسطہ بنالیا ہے۔

(۲) مجھے اپنے گناہ بہت بڑے لگتے تھے، مگر اے رب عزوجل! جب میں نے ان کو تیرے عفو و درگزر سے ملایا تو تیرے عفو و درگزر کو بہت بڑا پایا۔

(۳) تُو ہمیشہ میرے گناہوں کو معاف کرتا رہا، تُو نے ہمیشہ جود وکرم کے ساتھ مجھے معافی عطا فرمائی۔

(۴) اگر تیرا یہ کرم نہ ہوتا تو ابلیس سے کوئی عبادت گزار نہ بچ پاتا، کیونکہ اس لعین نے تو تیرے صفی حضرت آدم (علیہ السلام) کو بھی بہکانے کی کوشش کی تھی۔

میرے اسلامی بھائیو! جلد از جلد گناہوں سے توبہ کرلو اوران کے نقشِ قدم پر چلو جنہوں نے توبہ کی اور بخشش پاگئے اور جنہوں نے اپنے آپ کو رضائے الٰہی عزوجل کے حصول میں تھکا دیا، کاش کہ تم انہیں راتوں کی تاریکیوں میں دیکھو کہ وہ عبادت میں مشغول ہوں گے اور اپنے رب عزوجل کی کتاب کی تلاوت کرتے ہوں گے اور جنہوں نے اپنی پیشانیاں اپنے رب عزوجل کے حضور جھکا دیں اور اپنی حاجات اس رب عزوجل کی بارگاہ میں پیش کر دیں جو دیکھتا ہے مگر خود نظر نہیں آتا۔

چند اشعار

اَلَاقِفْ بِبَابِیْ عِنْدَ قَرْعِ النَّوَائِبِ   وَثِقْ بِیْ تَجِدْنِیْ خَیْرَ خِلٍّ وَّصَاحِبِ

وَلَاتَلْتَفِتْ غَیْرِیْ فَتُصْبِحَ نَادِمًا   وَمَنْ یَّلْتَفِتْ غَیْرِیْ یَعِشْ عَیْشَ خَائِبِ

ترجمہ: (۱) سُن! مصیبتوں اور پریشانیوں میں میری بارگاہ میں رجوع کر، اور مجھ پر بھروسا کر، تُو مجھے بہترین دوست اور بہترین ساتھی پائے گا۔

(۲) میرے علاوہ کسی اور سے لو نہ لگا ورنہ تُو نادم وشرمندہ ہوگا اور جو بھی میرے علاوہ کسی اور سے لو لگاتا ہے وہ نقصان وخسارے کی زندگی بسر کرتا ہے۔

سارے گھر والے مسلمان ہوگئے:

حضرتِ سیِّدُنا ابو محفوظ معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الولی کو اللہ عزوجل نے ان کے

بچپن ہی میں اپنی ولایت سے سرفراز فرمادیا تھا۔ چنانچہ ان کے بھائی حضرت عیسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ ''میں اور میرے بھائی معروف ایک مکتب میں پڑھتے تھے۔ ہم اس وقت عیسائی تھے، ہمارا عیسائی اُستاد بچوں کو باپ اور بیٹے کا درس دیتا (یعنی یہ کہتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اللہ عزوجل کے بیٹے ہیں، معاذ اللہ عزوجل) تو میرے بھائی معروف چیخ چیخ کر اَحَد، اَحَد (یعنی وہ ایک ہے، وہ ایک ہے) کہتے تو عیسائی اُستاد انہیں خوب مارتا یہاں تک کہ ایک دن اس نے انہیں اتنا مارا کہ وہ مکتب سے بھاگ گئے۔

میری ماں روتی اور کہتی کہ ''اگر اللہ عزوجل مجھے معروف واپس کردے تو وہ جس دین پر ہوگا میں بھی اسی دین کی پیروی کروں گی۔'' تو کئی سال کے بعد حضرتِ سیِّدُنا معروف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی والدہ کے پاس آئے تو والدہ نے پوچھا کہ ''بیٹا! تم کس دین پر ہو؟'' انہوں نے بتایا کہ ''دینِ اسلام پر۔'' میری ماں نے اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا۔ اس طرح میری ماں مسلمان ہوئیں اور ہم سب بھی مسلمان ہوگئے۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم }

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن فتح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے سیدنا بشر بن حارث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ ایک باغیچہ میں بیٹھے ہیں۔ ان کے سامنے ایک دسترخوان ہے اور وہ اس میں سے کھارہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا: ''اے ابونصر! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' جواب دیا: ''اس نے مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے بخش دیا اور ساری جنت کو میرے لئے مباح فرمادیا اور مجھ

سے فرمایا کہ ''جنت کے ہر پھل سے کھاؤ اور اس کی نہروں سے پیئو اور اس کی تمام نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ کہ تم دنیا میں اپنے نفس کو خواہشات سے بچایا کرتے تھے۔''

میں نے پوچھا: ''آپ کے بھائی حضرت سیدنا احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں ہیں؟'' فرمایا کہ'' وہ جنت کے دروازے پر کھڑے ہیں اور ان سُنّیوں کی شفاعت کررہے ہیں جو یہ کہتے تھے کہ'' قرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے۔''

میں نے پوچھا کہ'' اللہ عزوجل نے حضرتِ سیّدُ نا معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' تو انہوں نے کہا کہ'' افسوس! ہائے افسوس! ہمارے اور ان کے درمیان بہت سے پردے حائل ہیں۔ حضرتِ سیّدُ نا معروف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنت کے شوق اور جہنم کے خوف سے اللہ عزوجل کی عبادت نہیں کرتے تھے بلکہ قُربِ الٰہی عزوجل کے شوق میں عبادت کرتے تھے لہٰذا! اللہ عزوجل نے انہیں رفیق اعلیٰ کی طرف اٹھالیا اور اپنے اور ان کے درمیان کے حجابات اٹھالئے۔''

یہی وہ مجرب اِکسیر ہے لہٰذا جس نے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں کوئی حاجت پیش کرنی ہو تو اسے چاہیے کہ حضرتِ سیّدُ نا معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو ان شآء اللہ عزوجل اس کی دُعاء ضرور قبول ہوگی۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم }

غفلت سے بیداری

اے غافلو! بیدار ہو جاؤ، اے گناہوں پر قائم رہنے والو! باز آ جاؤ اور نصیحت حاصل کرو،......خدا کے واسطے ذرا مجھے یہ تو بتاؤ کہ اس سے برا حال کس کا ہوگا جسے اس کی خواہشات نے (فکرِ آخرت سے) دور کر دیا ہو،......اس سے زیادہ خسارہ پانے والا کون ہوگا جس نے اپنی آخرت دنیا کے بدلے بیچ ڈالی۔ یہ کیسی غفلت ہے جو تمہارے دلوں پر چھا گئی ہے،...... یہ کیسی جہالت ہے جس نے تمہارے عیبوں کو تمہاری نگاہوں سے اوجھل کر دیا ہے؟...... کیا تم اپنے ارد گرد موت کی تلواروں کو چمکتے ہوئے نہیں دیکھتے حالانکہ موت کی آہٹیں تمہارے درمیان واقع ہوتی رہتی ہیں اور اس کی نگاہیں تم پر جمی ہوئی ہیں اور اس کی آزمائشیں تمہارے عذر کو مٹانے والی ہیں اور اس کے تیر تم میں سے بہت ساروں کو لگ چکے ہیں اور یہ تمہیں بھی گھیرے میں لے چکی ہے،......تو کب تک اور کس لئے تم پیچھے رہ گئے؟......کیا تم ہمیشہ بقاء کی طمع رکھتے ہو؟...... ہرگز نہیں واحد وصمد عزوجل کی قسم! موت تاک میں ہے یہ نہ کسی باپ کو چھوڑتی ہے اور نہ بیٹے کو۔ اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے اپنے مولا عزوجل کی عبادت میں خوب کوشش کرو اور گناہوں سے دور ہو جاؤ تا کہ وہ تم سے محبت فرمائے۔

آخرت کا خوف:

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن قدامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیِّدُنا بشر بن حارث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک مدہوش شخص سے ملاقات ہوئی تو وہ انہیں چومنے لگا

اور کہنے لگا: ''اے ابونصر! میرے سردار۔'' حضرتِ سیِّدُنا بشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے خود سے الگ نہ فرمایا۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لوٹنے لگے تو آپ کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''یہ وہ شخص ہے جو اپنے گمان کے مطابق ایک آدمی سے اس کی نیکی کی وجہ سے محبت کرتا ہے شاید یہ محبت کرنے والا تو نجات پا جائے جبکہ محبوب (یعنی میں) نہیں جانتا کہ اس کا کیا حال ہوگا۔'' پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پھل فروشوں کے پاس رُک کر پھل دیکھنے لگے میں نے پوچھا: ''شاید آپ کو پھلوں کی خواہش ہے؟'' فرمایا: ''نہیں بلکہ میں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ جب اللہ عزوجل اپنے نافرمان کو یہ نعمتیں کھلا رہا ہے تو اپنے فرمانبردار کو کیا کچھ نہیں کھلائے گا اور جنت میں اسے کیا کچھ کھلائے پلائے گا۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم}

میرے اسلامی بھائی! ہائے افسوس! اے غافل! کب تک سوتا رہے گا؟ کیا گزرنے والے دن اور راتیں تجھے نہیں جگاتیں؟ محلات اور خیموں کے مکین کہاں گئے؟ خدا کی قسم! موت کا پیالہ ان پر گھوم گیا اور موت نے انہیں اس طرح اٹھا لیا جس طرح کبوتر گندم کا دانہ اٹھاتا ہے۔ مخلوق کو دنیا میں دوام نہیں، صحیفے لپیٹ دیئے گئے اور قلم خشک ہو گئے۔

چند اشعار

دَعُوْنِیْ عَلٰی نَفْسِیْ اَنُوْحُ وَاَنْدُبُ ۔۔۔ بِدَمْعٍ غَزِيْرٍ وَّاكِفٍ يَّتَصَبَّبُ

دَعُوْنِیْ عَلٰی نَفْسِیْ اَنُوْحُ لِاَنَّنِیْ ۔۔۔ اَخَافُ عَلٰی نَفْسِیَ الضَّعِيْفَةِ تُعْطَبُ

فَمَنْ لِیْ اِذَا نَادَی الْمُنَادِیْ بِمَنْ عَصٰی ۔۔۔ اِلٰی اَيْنَ اَلْجَا اَمْ اِلٰی اَيْنَ اَذْهَبُ

فَیَا طُوْلَ حُزْنِیْ ثُمَّ یَاطُوْلَ حَسْرَتِیْ اِذَا کُنْتُ فِیْ نَارِ الْجَحِیْمِ اُعَذَّبُ

وَقَدْظَهَرَتْ تِلْکَ الْقَبَائِحُ کُلُّهَا وَقَدْ قُرِّبَ الْمِیْزَانُ وَالنَّارُ تَلْهَبُ

وَلٰکِنَّنِیْ اَرْجُوْ الْاِلٰهَ لَعَلَّهُ بِحُسْنِ رَجَائِیْ فِیْهِ لِیْ یَتَوَهَّبُ

وَیُدْخِلُنِیْ دَارَالْجِنَانِ بِفَضْلِهٖ فَلَا عَمَلٌ اَرْجُوْ بِهٖ اَتَقَرَّبُ

سِوٰی حُبِّ طٰهَ الْهَاشَمِیِّ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهٖ وَالْآلِ مَنْ قَدْ تَرَهَّبُوْا

ترجمہ :(۱) مجھے اپنی جان پر افسوس کرنے دو اور تھوڑا تھوڑا کر کے بہت زیادہ آنسو بہانے والے کی طرح نادِم ہونے دو۔

(۲) مجھے اپنے نفس پر افسوس کرنے دو کیونکہ میں اپنی کمزور جان کے ہلاکت میں ڈالے جانے سے ڈرتا ہوں۔

(۳) جب منادِی گنہگاروں کو پکارے گا اس وقت میرا کون ہوگا؟ میں کہاں پناہ لوں گا، یا میں کس طرف بھاگوں گا؟

(۴) ہائے ! میرا طویل غم اور پھر لمبی حسرت، جبکہ میں نارِ دوزخ میں عذاب دیا جاؤں گا۔(والعیاذ باللہ عزوجل)

(۵) تمام برائیاں ظاہر ہو چکی ہیں، میزان عمل بھی قریب کر دیا گیا اور آگ بھڑک رہی ہے۔

(۶) مگر میں اللہ عزوجل سے امید کرتا ہوں، شاید وہ میرے حسن ظن کے سبب مجھ پر کرم فرمائے۔

(۷) اور اپنے فضل سے مجھے جنت میں داخل فرمادے، میرے پاس تو کوئی حسنِ عمل ایسا نہیں جس کے سبب قرب کی امید رکھوں۔

(۸) بس طٰہٰ وہاشمی حضرت سیدنا محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل واصحاب کی محبت ہے جو حقیقی عبادت گزار تھے۔

دِلا غافل نہ ہو یکدم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
باغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے

ترا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر
یہ ہوگا ایک دن بے جاں اسے کیڑوں نے کھانا ہے

تو اپنی موت کو مت بھول کر سامان چلنے کا
زمیں کی خاک پر سونا ہے اینٹوں کا سرہانا ہے

نہ بیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی
تو کیوں پھرتا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے

کہاں ہے زورِ نمرودی کہاں ہے تختِ فرعونی
گئے سب چھوڑ یہ فانی اگر نادان دانا ہے

عزیزا یاد کر جس دن کہ عزرائیل آئیں گے
نہ جاوے کوئی تیرے سنگ اکیلا تو نے جانا ہے

جہاں کے شغل میں شاغل خدا کے ذکر سے غافل
کرے دعوی کہ یہ دنیا میرا دائم ٹھکانا ہے

غلام اک دم نہ کر غفلت حیاتی پر نہ ہو غرّہ
خدا کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آنا ہے

حسابِ دنیا:

حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ ''قیامت کے دن مال حلال جمع کرنے والے اور اسے حلال جگہ خرچ کرنے والے ایک شخص کو لایا جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا کہ ''حساب کے لئے کھڑے رہو۔'' پھر اس سے ہر دانے، ذرے اور ہر ہر دانق (درہم کے چھٹے حصے) کا حساب لیا جائے گا کہ اس نے اسے کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا۔''

پھر سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابنِ آدم! تو ایسی دنیا کا کیا کرے گا جس کے حلال کا حساب دینا پڑے گا اور حرام کی سزا بھگتنا پڑے گی۔'' (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، رقم ۶۳۲۵، ج ۳، ص ۹۷)

چند اشعار

فَلَا تَأْمَنْ لِذِیْ الدُّنْیَا صَلَاحًا
فَاِنَّ صَلَاحَہَا عَیْنُ الْفَسَادِ

وَلَا تَفْرَحْ لِمَالٍ تَقْتَنِیْہِ
فَاِنَّکَ فِیْہِ مَعْکُوْسُ الْمُرَادِ

ترجمہ:(۱) دنیادار کی خوش حالی پر مطمئن نہ ہونا، کیونکہ اس کی خوش حالی تو محض فساد ہے۔

(۲) اور اپنے کمائے ہوئے مال پر خوشی مت کر کیونکہ اس سے تو اپنی مراد حاصل نہیں کرسکتا۔

نزع کے عالم میں مسکراہٹ:

حضرتِ سیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے انتقال کے وقت رونے لگے پھر ہنس دیئے پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ دنیا چھوڑ کر رخصت ہوگئے تو ان کے انتقال کے بعد کسی نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا: ''آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انتقال سے قبل کیوں روئے اور پھر کیوں ہنسے؟'' تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''جب میں نزع کے عالم میں تھا تو شیطان ملعون میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا: ''اے بایزید! تم میرے جال سے آزاد ہوگئے۔'' تو میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرنے لگا پس آسمان سے ایک فرشتہ میرے پاس اُترا اور مجھ سے کہنے لگا: ''اے بایزید! رب العالمین عزوجل تجھ سے فرماتا ہے: ''ڈرو مت اور غم نہ کرو اور جنت کی خوشخبری سن لو۔'' تو میں ہنسنے لگا اور دنیا سے رخصت ہوگیا۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

چند اشعار

وَقَفۡتُ وَاَجۡفَانِیۡ تَفِیۡضُ دُمُوۡعُهَا ۔۔۔ وَقَلۡبِیۡ مِنۡ خَوۡفِ الۡقَطِیۡعَةِ هَائِمُ

وَكُلُّ مُسِیۡءٍ اَوۡبَقَتۡهُ ذُنُوۡبُهٗ ۔۔۔ ذَلِیۡلٌ حَزِیۡنٌ مُّطۡرِقُ الطَّرۡفِ نَادِمُ

فَیَارَبِّ ذَنۡبِیۡ قَدۡ تَعَاظَمَ قَدۡرُهٗ ۔۔۔ وَاَنۡتَ بِمَا اَشۡكُوۡهُ یَارَبِّ عَالِمُ

وَاَنۡتَ رَؤُوۡفٌ بِالۡعِبَادِ مُهَیۡمِنٌ ۔۔۔ حَلِیۡمٌ كَرِیۡمٌ وَاسِعُ الۡعَفۡوِ رَاحِمُ

ترجمہ:(۱) میں رک گیا اور میری آنکھیں اپنے آنسو بہا رہی ہیں اور دل جدائی کے غم سے حیران و پریشان ہے۔

(۲) ہر رُسوا شخص کو اس کے گناہوں نے ہلاک و برباد کردیا، وہ ذلیل، غمگین، اور ندامت

سے آنکھیں جھکائے ہوئے ہے۔

(۳) اے میرے رب عزوجل! میرا گناہ بہت زیادہ توانا ہوگیا ہے، اور اے رب عزوجل! تو میری فریاد کو خوب جانتا ہے۔

(۴) تو اپنے بندوں پر مہربان ہے، (ان کی) حفاظت فرمانے والا، حلیم، کریم اور بہت زیادہ عفو و درگزر کرنے والا مہربان ہے۔

میرے اسلامی بھائی!

تو نے کتنے دن امید میں گزار دیئے اور تو نے شریعت کے کتنے احکام ضائع کر دیئے اور بہت سے سننے والے کان ایسے ہیں جن پر خوف دلانے سے کوئی اثر نہیں ہوتا۔

آخری خواہش:

جب حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا وقت ہوا تو ان سے پوچھا گیا: ''کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی چیز کی خواہش ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔''

(حلیۃ الاولیاء، جابر بن عبد زید، رقم ۳۳۴۴، ج ۳، ص ۱۰۵، بدون فبلغ ذالک...الخ)

جب یہ بات حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: ''کیسا محسوس کر رہے ہیں۔'' جواب دیا: ''میں سمجھتا ہوں کہ اللہ عزوجل کا حکم پورا ہونے والا ہے، اے ابوسعید! مجھے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی حدیث مبارکہ سنایئے تو حضرتِ سیِّدُنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے جابر! سیِّدُ الْمُبَلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے: ''مومن اللہ عزوجل کی طرف سے کسی بھلائی پر ہوتا ہے، اگر وہ

توبہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل اسے قبول فرماتا ہے اور اگر عذر پیش کرتا ہے تو اس کا عذر قبول فرماتا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ وہ مومن روح نکلنے سے پہلے اپنے دل میں ٹھنڈک محسوس کرتا ہے۔''

یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ''اللہ اکبر! بے شک میں اپنے دل میں ٹھنڈک محسوس کر رہا ہوں۔'' پھر دعا کی: ''اے اللہ عزوجل! بے شک میں تیرے ثواب کی طمع رکھتا ہوں، لہٰذا! تو میرے گمان کو سچ کر دے اور میرے خوف اور گھبراہٹ کو دور فرما دے۔'' پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور انتقال فرما گئے۔''

توبہ کا سبب:

حضرتِ سیِّدُنا داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی توبہ کا سبب یہ تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک قبرستان میں داخل ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک قبر کے قریب کسی عورت[1] کو روتے ہوئے پایا اور یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا:

تَـزِيْـدُ بِلًـى فِىْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ   وَتَسْــأَلُ لِـمَ تَبْـلٰـى وَاَنْـتَ حَبِيْـبُ

مُـقِيْـمٌ اِلٰـى اَنْ يَّبْعَـثَ الـلّٰهُ خَلْقَهُ   لِقَـاؤُكَ لَايُـرْجٰى وَاَنْـتَ قَـرِيْـبُ

ترجمہ :(۱) ہر دن رات میرے غم میں اضافہ ہو رہا ہے اور تُو پوچھتا ہے کیوں غمزدہ ہے، حالانکہ تُو ہی میرا محبوب ہے۔

(۲) تم اللہ عزوجل کے (بروز قیامت) اپنی مخلوق کو کھڑا کرنے تک یہیں رہو گے، باوجود قریب ہونے کے تمہاری ملاقات کی کوئی امید نہیں۔

---

[1] حضرت صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فتاویٰ رضویہ شریف کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں: ''اور اسلم یہ ہے کہ عورتیں مطلقاً منع کی جائیں کہ اپنوں کی قبور کی زیارت میں تو وہی جزع وفزع ہے اور صالحین کی قبور پر یا تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کریں گی کہ عورتوں میں یہ دونوں باتیں بکثرت پائی جاتی ہیں۔'' (بہارِ شریعت، جلد۱، حصہ۴، ص۸۹)

فتنۂ دنیا

پیارے اسلامی بھائیو!

ان نُفُوس کو لگام دو اور دلوں کو گناہوں سے روک لو اور سمجھداری سے عبرت کے صحیفوں کو پڑھو،......اے خواہشات میں مبتلا رہنے والو! تمہارے پیچھے موت لگی ہوئی ہے،......اے گناہوں میں منہمک رہنے والو! اے سونے والو! بیدار ہو جاؤ،......تم نے کتنے سال برباد کر دیئے،......ساری دنیا خوابِ غفلت میں ہے کیونکہ اس کے جھوٹے خواب بہت سہانے ہیں اور بوڑھے کی عقل بچوں کی سی ہے لیکن جس نے اپنے نفس پر قابو پالیا حقیقت میں وہی عقلمند ہے،......غفلت انتہاء کو پہنچ چکی ہے اور سزائیں قریب آگئیں......پس ہم اللہ عزوجل کے لئے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، اللہ عزوجل سلامتی عطا فرمائے۔

دنیا سے محبت کا انجام:

حضرت سیدنا عیسیٰ رُوح اللہ علیہ السلام ایک بستی پر سے گزرے تو اس کے تمام باشندوں کو گلیوں میں منہ کے بل گرے ہوئے مردہ حالت میں پایا۔ آپ علیہ السلام کو بہت تعجب ہوا اور فرمایا: ''اے حواریو! یہ لوگ اللہ عزوجل کے عذاب اور غضب میں مبتلا ہو گئے ہیں۔'' تو حواریوں نے عرض کی: ''اے روح اللہ! علیہ السلام ہم ان کا واقعہ جاننا چاہتے ہیں۔'' حضرت سیِّدُنا عیسیٰ علیہ السلام نے ان کے بارے میں جاننے کے لئے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کی تو اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی فرمائی: ''جب رات کا وقت ہو تو بستی والوں کو آواز دینا یہ تمہیں جواب دیں گے۔'' پھر جب رات ہوئی تو

حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ علیہ السلام ایک ٹیلے پر تشریف لائے اور بستی والوں کو پکارا تو ان میں سے ایک شخص نے جواب دیا: ''لَبَّیْکَ یَارُوْحَ اللّٰہِ۔'' تو حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے پوچھا: ''تمہارا واقعہ کیا ہے؟'' اس نے عرض کی: ''اے روح اللہ علیہ السلام! رات کو ہم چین سے سوئے تھے اور صبح کو ہلاکت میں مبتلاء ہوگئے۔'' پوچھا: ''ایسا کیونکر ہوا؟'' عرض کی: ''دنیا کی محبت اور بدکاروں کی پیروی کی وجہ سے۔'' حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: ''دنیا سے تمہاری محبت کیسی تھی؟'' عرض کی: ''جیسی ایک بچے کو اپنی ماں سے ہوتی ہے جب وہ ہمارے پاس آتی تو ہم خوش ہوتے اور جب ہم سے جدا ہوتی تو ہم غمگین ہوتے اور رونے لگتے۔''

پھر حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: ''اے فلاں! تمہارے ساتھیوں کو کیا ہوا وہ کیوں نہیں جواب دیتے؟'' عرض کی: ''ان کے جبڑوں میں بہت طاقتور فرشتوں نے آگ کی لگامیں ڈال رکھی ہیں۔'' فرمایا: ''تُو ان میں سے کیسے جواب دے رہا ہے؟'' عرض کی: ''میں ان کے ساتھ تو ہوں مگر حقیقت میں ان میں سے نہیں، جب ان پر عذاب آیا تو ان کے ساتھ ساتھ میں بھی عذاب میں مبتلا ہوگیا میں اس وقت جہنم کے کنارے پر لٹکا ہوا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ مجھے اس سے نجات ملے گی یا میں جہنم میں دھکیل دیا جاؤں گا۔'' والعیاذ باللہ

(حلیۃ الاولیاء، وھب بن منبہ، رقم ۴۷۶۲، ج۴، ص۶۴۔ بتصرفٍ)

اے زندگی کے مسافر! تُو حد سے گزر چکا ہے،......اپنی آزمائش پر آنسو بہا کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے دھتکار دیا جائے، اے وہ شخص! جس کی اکثر عمر گزر گئی اور گزرا ہوا وقت لوٹ نہیں سکتا،......نصیحتوں نے تیری رہنمائی کی اور بڑھاپے نے تجھے خبردار

کر دیا کہ موت قریب ہے اور زبانِ حال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا (پ۳۰،الانشقاق:۶) ترجمہ کنز الایمان: اے آدمی بے شک تجھے اپنے رب کی طرف ضرور دوڑنا ہے۔

چند اشعار

لَمَّا انْقَضٰى زَمَنُ التَّوَاصُلِ وَالرِّضَا قَدْ صِرْتَ تَطْلُبُ رَدَّ اَمْرٍ قَدْ مَضٰى

هَلَّا اَتَيْتَ وَوَقْتُ وَصْلِكَ مُمْكِنٌ وَبَيَاضُ شَيْبِكَ فِيْ الْعَوَارِضِ مَا اَضَا

ترجمہ: (۱) جب ملنے اور راضی ہونے کا زمانہ گزر گیا تو تُو گزرے ہوئے معاملے کو لوٹانے کا مطالبہ کرنے لگا۔

(۲) تُو کیوں نہ آیا حالانکہ تجھ سے ملاقات کا وقت موجود تھا اور تیرے بڑھاپے کی سفیدی دانتوں (کی سفیدی) سے زیادہ چمکدار تھی۔

پیارے اسلامی بھائی!

یہ توبہ و استغفار کرنے اور گناہوں سے باز آجانے کا وقت ہے، ایک روایت میں ہے کہ ''جس کی زندگی کے چالیس سال گزر گئے اور اسکی بھلائی اس کی برائی پر غالب نہیں آئی تو اسے چاہیے وہ جہنم کے لئے تیار ہو جائے۔''

(تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ، کتاب المبتداء، الفصل الثانی، ج۱ص۲۰۵، رقم ۶۸، بتصرفٍ)

چند اشعار

اَتَيْتُكَ رَاجِيًا يَا ذَا الْجَلَالِ فَفَرِّجْ مَا تَرٰى مِنْ سُوْءِ حَالِيْ

عَصَيْتُكَ سَيِّدِيْ وَيْلِيْ بِجَهْلِيْ وَعَيْبُ الذَّنْبِ لَمْ يَخْطُرْ بِبَالِيْ

اِلٰى مَنْ يَّشْتَكِيْ الْمَمْلُوْكُ اِلَّا اِلٰى مَوْلَاهُ يَا مَوْلَى الْمَوَالِيْ

فَوَيْلِيْ، لَيْتَ اُمِّيْ لَمْ تَلِدْنِيْ وَلَا اَعْصِيْكَ فِيْ ظُلَمِ اللَّيَالِيْ

وَهَا اَنَا ذَا عُبَيْدُكَ عَبْدُ سُوْءٍ   بِبَابِكَ وَاقِفٌ يَا ذَا الْجَلَالِ

فَاِنْ عَاقَبْتَ يَا رَبِّيْ فَاِنِّيْ   مُحِقٌّ بِالْعَذَابِ وَبِالنَّكَالِ

وَاِنْ تَعْفُ فَعَفْوُكَ اَرْتَجِيْهِ   وَيَحْسُنُ اِنْ عَفَوْتَ قَبِيْحُ حَالِيْ

ترجمہ: (۱) اے ذوالجلال! میں تجھ سے امید لگائے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، میری بدحالی تجھ پر عیاں ہے، اس کو دور فرمادے۔

(۲) (اے) میرے آقا! میں نے تیری نافرمانی کی، مجھے اپنی جہالت پر افسوس ہے کیونکہ میرے دل پر گناہ کے عیب کا کھٹکا تک نہ گزرا۔

(۳) اے آقاؤں کے آقا! غلام اپنے آقا کے سوا کس سے فریاد کرے۔

(۴) اے کاش! مجھے میری ماں نہ جنتی اور میں رات کی تاریکی میں تیری نافرمانی نہ کرتا۔

(۵) میں تیرا وہی ادنیٰ سا گناہ گار بندہ ہوں، اے ذوالجلال! تیری بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں۔

(۶) اے میرے پروردگار! اگر تو میری پکڑ فرمائے تو بے شک میں عذاب اور سزا کے لائق ہوں۔

(۷) اور اگر تو معاف کردے تو میں تو تیرے عفو ہی کا امیدوار ہوں اور اگر تو میری بداعمالی سے درگزر فرمائے (تو میرے حق میں) بہت اچھا ہوگا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اے میرے بندو! کیا تم نہیں جانتے کہ میں نے دنیا کو تکلیف اور امتحان کا گھر بنایا ہے اور میں فضل واحسان کے مراتب اسی کو بخشتا ہوں جو دنیا میں لغزش اور گناہ کی جگہوں سے دور رہتا ہے،...... پھر تمہیں کیا ہوا کہ تم میرے دروازے پر نہیں آئے اور تم نے میرے فضل وثواب میں رغبت نہیں کی اور نہ ہی میری پکڑ اور عذاب سے خوفزدہ ہوئے۔''

اے وہ شخص جس کی غفلت ظاہر اور مدہوشی طویل ہوگئی! خود پر مولا عزوجل کے احسان وکرم کو یاد کر،......خدا عزوجل کی قسم! تم پر لازم ہے کہ تم توبہ کے ذریعے اپنی پیٹھ سے گناہوں کو جھاڑ دو اور دل سے علَّام الغیوب عزوجل کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اپنے چہروں کو آنسوؤں سے دھوڈالو اور عاجزی وانکساری کی چادریں اوڑھ لو۔

چند اشعار

رَکِبْتُ مَآثِمِیْ فَلَقِیْتُ ذُلًّا	وَسَالَتْ عَبْرَتِیْ طَلًّا وَّوَبْلًا
وَصِرْتُ اُعَاتِبُ الْقَلْبَ الْمُبَلَّا	اِلٰی مَنْ یَّشْتَکِیْ الْمَمْلُوْکُ اِلَّا
اِلٰی مَوْلَاہُ یَامَوْلَی الْمَوَالِیْ	فَلُطْفُکَ بِیْ اِلٰہَ الْعَرْشِ اَوْلٰی

ترجمہ: (۱) میں گناہوں پر گناہ کرتا رہا حتی کہ رسوائی کو جا پہنچا اور میرے آنسو ہلکی اور تیز بارش کی مانند بہہ پڑے۔

(۲) میں پراگندہ دل کو ملامت کرنے لگ گیا، یہ بندہ کس کی بارگاہ میں فریاد کرے۔

(۳) ہاں! اپنے مولیٰ عزوجل کی بارگاہ میں، اے آقاؤں کے آقا! اے عرش کے معبود! مجھے تیرے لطف وکرم کی بے حد ضرورت ہے۔

✡ === ✡ === ✡ === ✡

فکرِ آخرت سے غافل ہوجانے والوں کو تنبیہ

میرے اسلامی بھائیو!

خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ کیونکہ غفلت کی نیند بہت مہنگی پڑے گی اور آخرت کی تیاری کے لئے کمر باندھ لو کیونکہ دنیا تو ایک مسافر خانہ ہے اور مسافر خانہ میں پہر کو (محض) آرام کیا جاتا ہے۔

منقول ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے کسی نبی علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ ''اے میرے نبی علیہ السلام! میرے احکام کی نافرمانی اور مخالفت کرنے والوں اور میرے احکام کی پیروی کرنے اور میرا ذکر کرنے والوں، میرے دروازے کو لازم پکڑنے والوں، میرے کام میں ساری زندگی گزار دینے والوں اور اپنے رخسار کو میرے دروازے پر رگڑنے والوں میں فرق کرو۔''

ہائے گنہگاروں کی رسوائی اور ہائے باطل پرستوں کی ندامت......

چند اشعار

اُخْلُ بِنَفْسِکَ اِنْ اَرَدْتَّ تَقَرُّبًا ۔۔۔ وَدَعِ الْاَنَامَ بِمَعْزِلٍ یَاعَانِیْ

وَاعْمَلْ عَلٰی قَطْعِ الْعَلَائِقِ جُمْلَةً ۔۔۔ فِیْ الْعَیْشِ فِیْ خَرْقِ الْحِجَابِ الْفَانِیْ

ترجمہ: (۱) اے فکرمند! اگر تُو قرب چاہتا ہے تو تنہائی اختیار کرلے اور لوگوں کو ایک طرف چھوڑ دے۔

(۲) اور پردہ فانی کو چاک کرنے کے لئے ساری زندگی تمام تعلقات سے علیحدہ ہوجا۔

مفلس کون؟

سَرکارِ مدینہ، رَاحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ارشاد فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟'' عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے نزدیک مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ تو دینار ہوں نہ ہی درہم ہوں۔'' تو حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''ایسا نہیں ہے بلکہ مفلس تو وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے، زکوٰۃ، اور صدقہ لے کر آئے گا لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی کو تھپڑ مارا ہوگا، کسی کا مال دبالیا ہوگا اور کسی کا خون بہایا ہوگا تو اسے اس کی نیکیاں دی جائیں گی اور پھر ایک شخص آئے گا اسے بھی اسی طرح اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی یہاں تک کہ لوگوں کے حقوق ادا کرنے سے پہلے ہی اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی پھر اسے ان کے گناہ دے دیئے جائیں گے تو اسے ان لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں پھینک دیا جائے گا، یہی شخص مفلس ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الظلم، رقم ۲۵۸۱، ص ۱۳۹۴ بتغیرٍ قلیلٍ)

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْحِرْمَانْ یعنی ہم ایسی محرومی سے اللہ عزوجل کی پناہ چاہتے ہیں۔

خدمت گار اژدھا:

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''میں حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادھم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے پاس ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو انہیں مسجد میں تلاش کیا مگر وہ مجھے نہ ملے تو مجھے بتایا گیا کہ ''وہ ابھی ابھی مسجد سے نکلے ہیں۔'' میں ان کی تلاش میں نکلا

اور دیکھا کہ وہ سخت گرمی کے موسم میں وادی کے بیچ میں سوئے ہوئے ہیں۔ان کے سرہانے ایک بہت بڑا اژدھا بیٹھا ہوا تھا۔اس کے منہ میں یاسمین کی ایک ٹہنی تھی جس کے ذریعے وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مکھیاں اڑا رہا تھا مجھے اس پر تعجب ہوا اسی وقت اللہ عزوجل (جس نے ہر چیز کو بولنا سکھایا) نے اژدھے کو قوتِ گویائی عطا فرمائی تو اس اژدھے نے مجھ سے کہا: ''اے شخص! تم کیوں حیران ہو؟'' میں نے کہا: ''تمہارے اس فعل پر حیران ہوں اور اس سے زیادہ تمہارے بولنے پر حیران ہوں کہ تُو تو آدمی کا دشمن ہے۔'' تو اژدھے نے جواب دیا: ''خدائے عظیم کی قسم! ہمیں اللہ عزوجل نے فقط گناہگاروں کا دشمن بنایا ہے جبکہ نیکوکاروں کے تو ہم تابعدار ہیں۔''

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

چند اشعار

فِعَالِیْ قَبِیْحٌ وَّظَنِّیْ حَسَنْ ۔۔۔ وَرَبِّیْ غَفُوْرٌ کَثِیْرُ الْمِنَنْ

تُبَارِزُ مَوْلَاکَ یَامَنْ عَصٰی ۔۔۔ وَتَخْشٰی مِنَ الْجَارِ لَمَّا فَطِنْ

رَکِبْتُ الْمَعَاصِیَ وَشَیْبِیْ مَعِیَ ۔۔۔ فَوَاللّٰہِ یَانَفْسُ مَاذَا حَسَنْ

فَقُوْمِیْ الدَّیَاجِیْ لَہٗ وَارْغَبِیْ ۔۔۔ وَقُوْلِیْ لَہٗ یَاعَظِیْمَ الْمِنَنْ

وَقُوْلِیْ لَہٗ یَاعَظِیْمَ الرَّجَا ۔۔۔ اِذَااَنْتَ لَمْ تَعْفُ عَنِّیْ فَمَنْ

بِحَقِّ النَّبِیِّ ھُوَالْمُصْطَفٰی ۔۔۔ بِحَقِّ الْحُسَیْنِ بِحَقِّ الْحَسَنْ

أَیُدْفَعُ مِثْلِیْ اِلٰی مَالِکٍ ۔۔۔ وَ تَعْلَمُ اَنِّیْ ضَعِیْفُ الْبَدَنْ

ترجمہ :(۱) میرے اعمال برے ہیں اور (اللہ عزوجل سے) گمان اچھا ہے،اور میرا رب بخشنے والا ، بہت زیادہ احسان فرمانے والا ہے۔

(۲) اے گناہ کے مرتکب! تو اپنے مولا عزوجل کو (مقابلے کا) چیلنج کرتا ہے اور پڑوسی کوئی

ہوشیاری دکھائے تو تُو اس سے ڈرتا ہے۔

(۳) بوڑھا ہونے کے باوجود میں گناہوں پر گناہ کرتا رہا، اے میرے نفس! اللہ عزوجل کی قسم! یہ اچھی بات نہیں ہے۔

(۴) تو (اے میرے نفس!) تُو اس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کر: ''اے بڑے احسان کے مالک!''

(۵) اور اس سے دعا کر: ''اے بڑی سے بڑی امید کو پورا کرنے والے! جب تو عفوو درگزر نہیں فرمائے گا تو کون فرمائے گا؟''

(۶) حضور نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور حضرت حسن وحسین (رضی اللہ عنہما) کے طفیل مغفرت فرما دے۔

(۷) کیا میرے جیسا ناتواں، سیدنا مالک علیہ السلام (داروغۂ جہنم) کے سپرد کرنے کے قابل ہے؟ تُو تو جانتا ہے کہ میرا بدن کمزور ہے۔

ماں بیٹے کی موت:

ایک دن حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنے بیٹھے تو لوگ ان کے قریب آنے کے لئے ایک دوسرے کو دھکیلنے لگے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اے میرے بھائیو! آج تم میرا قرب پانے کے لئے ایک دوسرے کو دھکیل رہے ہو، کل قیامت میں تمہارا کیا حال ہوگا جب پرہیز گاروں کی مجالس قریب ہوں گی جبکہ گنہگاروں کی مجالس کو دور کر دیا جائے گا، جب کم بوجھ والوں (یعنی نیکوکاروں) سے کہا جائے گا کہ ''پل صراط عبور کرلو'' اور زیادہ بوجھ والوں (یعنی گناہگاروں) سے کہا جائے گا کہ ''جہنم میں گر جاؤ'' آہ! میں نہیں جانتا کہ میں زیادہ بوجھ والوں کے ساتھ جہنم میں گر پڑوں گا یا تھوڑے بوجھ والوں کے

ساتھ پل صراط عبور کر جاؤں گا۔''

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رونے لگے یہاں تک کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قریب بیٹھے ہوئے لوگ بھی رونے لگے۔پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور پکار کر فرمایا:''اے بھائیو! کیا تم جہنم کے خوف سے نہیں رو رہے؟ سن لو کہ جو شخص جہنم کے خوف سے روتا ہے اللہ عزوجل اسے اس دن جہنم سے آزاد فرمائے گا جس دن مخلوق کو زنجیروں اور بیڑیوں سے کھینچا جارہا ہوگا،اے بھائیو! کیا تم اللہ عزوجل کے شوق میں نہیں رو رہے؟ سن لو کہ جو اللہ عزوجل کے شوق میں روئے گا قیامت کے دن جب اللہ عزوجل رحمت اور مغفرت کے ساتھ تجلی فرمائے گا اور جب گنہگاروں پر اس کا غضب سخت ہوگا تو وہ اس دن اللہ عزوجل کی نظر رحمت سے محروم نہ رہے گا۔اے بھائیو! کہیں تم قیامت کی پیاس کی وجہ سے تو نہیں رو رہے؟ جس دن مخلوق کا حشر ہوگا تو ان کے ہونٹ خشک ہوں گے تو وہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے حوض کوثر کے علاوہ کہیں پانی نہ پاسکیں گے تو ایک قوم اس حوض سے پانی پیئے گی جبکہ دوسروں کو اس سے روک دیا جائے گا۔سن لو کہ جو اس دن کی پیاس کے خوف سے روئے گا اللہ عزوجل اسے فردوس کے چشموں سے پانی پلائے گا۔''

پھر حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے پکار کر کہا:''ہائے! اگر قیامت کے دن میری پیاس مصطفیٰ کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے نہ بجھائی گئی تو میرے خسارے کا کیا عالم ہوگا۔'' پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روتے ہوئے فرمانے لگے کہ''خدا کی قسم! ایک دن میرا گزر ایک عبادت گزار عورت کے پاس سے ہوا، وہ کہہ رہی تھی:''یا الٰہی عزوجل! میں نے تیرے شوق اور امید میں اپنے آپ کو تھکا

دیا۔'' تو میں نے اس سے کہا: '' اے خاتون ! کیا تو اپنے عمل پر یقین رکھتی ہے؟'' تو عورت نے جواب دیا: ''جس کی محبت اور شوق نے مجھے خوشحال کر رکھا ہے تیرا کیا خیال ہے کہ وہ مجھے عذاب میں مبتلا کرے گا حالانکہ میں اس سے محبت کرتی ہوں۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ '' اسی دوران میرے اہل خانہ میں سے ایک بچہ میرے پاس سے گزرا تو میں نے اسے اپنے بازوؤں میں بھر لیا اور اپنے سینے سے چمٹا کر چومنے لگا۔'' اس خاتون نے مجھ سے پوچھا: '' کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟'' میں نے کہا: '' ہاں۔'' تو وہ عورت رونے لگی اور کہا: '' اگر مخلوق جان لے کہ کل قیامت میں انہیں کن حالات کا سامنے کرنا پڑے گا تو دنیا کی کسی چیز سے نہ تو کبھی ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور نہ ہی ان کے دل کبھی لذت پاسکیں۔''

پھر کچھ دیر بعد اس عورت کا بیٹا جس کا نام ضَیغم تھا، اس کے پاس آیا تو اس نے کہا: '' اے ضَیغم ! تیرا کیا خیال ہے کہ کیا میں کل قیامت کے دن تجھے محشر میں دیکھ سکوں گی یا ہمارے درمیان کوئی رکاوٹ ہوگی؟'' حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ '' یہ بات سن کر بچے نے ایسی زوردار چیخ ماری کہ مجھے گمان ہوا کہ شاید اس کا دل پھٹ گیا ہے۔'' پھر وہ بچہ غش کھا کر گر گیا تو وہ خاتون رونے لگیں اور ان کو روتے دیکھ کر میں بھی رونے لگا پھر جب بچے کو کچھ افاقہ ہوا تو اس نے بچے کو پکارا: '' اے ضَیغم ! '' بچے نے جواب دیا: ''میں حاضر ہوں، امی جان۔'' پوچھا: '' کیا تم موت کو پسند کرتے ہو؟'' اس نے کہا: '' ہاں۔'' ماں نے پوچھا: '' بیٹا! موت کو کیوں پسند کرتے ہو؟'' بیٹے نے جواب دیا: '' تاکہ میں آپ سے بہتر یعنی اللہ ربُّ العزت عزوجل کے پاس چلا جاؤں کیونکہ وہ سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے، اس نے مجھے

آپ کے پیٹ کے اندھیرے میں غذادی اور تنگ ترین راستوں سے مجھے باہر نکالا، اگر وہ چاہتا تو مجھے ان تنگ راستوں سے نکالتے وقت موت دے دیتا یہاں تک کہ آپ بھی درد کی شدت سے مرجاتیں مگر اس نے اپنی رحمت اور لطف سے ہم دونوں پر اس مرحلے کو آسان کردیا، کیا آپ نے سنا نہیں ہے کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ وَاَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ۝ (پ۱۴، الحجر: ۴۹-۵۰)

ترجمۂ کنز الایمان: خبر دو میرے بندوں کو کہ بے شک میں ہی ہوں بخشنے والا مہربان اور میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے۔

پھر اس بچے نے رونا شروع کردیا اور پکارتا رہا: ''اگر قیامت کے دن میں اللہ عزوجل کے عذاب سے نجات نہ پاسکا تو ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔'' وہ مسلسل روتا رہا حتی کہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ اس کی ماں نے قریب آکر اسے ہاتھ سے ٹٹولا تو وہ فوت ہوچکا تھا (اللہ عزوجل اس پر رحم فرمائے)۔ وہ عورت رونے لگ گئی اور کہنے لگی: ''اے ضیغم! اے اپنے مولا عزوجل کی محبت کے شہید'' وہ یہی کہتی رہی یہاں تک کہ اس نے ایک چیخ ماری اور زمین پر گر گئی۔

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''میں نے اس عورت کو ہلایا تو وہ بھی اللہ عزوجل کو پیاری ہوچکی تھی۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

نگاہ کی حفاظت

پیارے اسلامی بھائیو!

یہ دنیا زہرِ قاتل ہے مگر لوگ اس کی ہلاکتوں سے بے خبر ہیں،......کتنی نگاہیں ایسی ہوتی ہیں جو ابتدا میں بڑی پیاری لگتی ہیں مگر بعد میں ان کا تیکھا پن سہا نہیں جاتا،......اے ابن آدم! تیرا دل بہت کمزور ہے اور تیری رائے حقیقت میں ناقص ہے، تیری آنکھ آزاد ہے اور تیری زبان گناہوں سے آلودہ ہے،......تیرا جسم گناہ کر کر کے تھک جاتا ہے،......کتنی نگاہیں ایسی ہیں جنہیں معمولی سمجھا جاتا ہے مگر ان سے قدم پھسل جاتا ہے۔

چند اشعار

عَـــاتَبْــتُ قَـلْبِــیْ لَـمَّــا رَاَیْــتُ جِسْــمِــیْ نَـحِیْلًا

فَلَامَ قَــلْبِـــیْ طَــرْفِــیْ وَقَـــالَ كُـنْــتَ الــرَّسُــوْلَا

فَــقَـــالَ طَــرْفِــیْ لِقَـلْبِــیْ بَــلْ كُـنْــتَ اَنْــتَ الــدَّلِيْلَا

فَـقُـلْــتُ كُـفَّــا جَـمِيْـعًــا تَــرَكْتُــمَـــانِـــیْ قَتِيْلًا

ترجمہ:(۱) جب میں نے اپنے جسم کے دبلا پتلا ہونے پر غور کیا تو اپنے دل کو ملامت کرنے لگا۔

(۲) تو میرے دل نے میری آنکھ کو ملامت کی اور کہا کہ ''تو ہی پیغام دیتی ہے۔''

(۳) تو میری آنکھ نے میرے دل کو جواب دیا ''رہنمائی تو تُو ہی کرتا ہے۔''

(۴) تو میں نے (ان دونوں سے) کہا: ''تم دونوں ہی (اپنی برائیوں سے) رُک جاؤ، تم دونوں نے مجھے ہلاک کر ڈالا ہے۔''

بدنگاہی کا وبال:

حضرتِ سیِّدُ نا عیسٰی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ''بدنگاہی دل میں شہوت کا بیج بو دیتی ہے۔''

حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ ''جس نے اپنی آنکھ کو آزاد کر دیا اس کے رنج بڑھ گئے۔''

اور حضرت سیدنا ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

وَمَنْ كَانَ يُؤْتٰى مِنْ عَدُوٍّ وَّحَاسِدٍ فَاِنِّىْ مِنْ عَيْنَىَّ اُوْتٰى وَمِنْ قَلْبِىْ

یعنی: اور جو نقصان کسی دشمن اور حاسد سے پہنچتا ہے مجھے وہی نقصان اپنی آنکھ اور دل سے ہوتا ہے۔

بدنگاہی کی سزا:

حضرتِ سیِّدُ نا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ''ایک شخص نبی مُکَرَّم، نورِ مُجَسَّم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کا خون بہہ رہا تھا تو سرورِ کونین، دکھی دلوں کے چین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے استفسار فرمایا: ''تجھے کیا ہوا؟'' اس نے عرض کی: ''میرے پاس سے ایک عورت گزری تو میں نے اس کی طرف دیکھا اور میری نگاہیں مسلسل اس کا پیچھا کرتی رہیں کہ اچانک میرے سامنے ایک دیوار آگئی جس نے مجھے زخمی کر دیا اور میرا یہ حال کر دیا جسے آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔'' تو نبی مُکَرَّم، نورِ مُجَسَّم، شفیع معظم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے دنیا ہی

میں اس کی سزا دے دیتا ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب التوبۃ، باب فیمن عوقب بذنبہ فی الدنیا، رقم ۱۷۴۷۱، ج۱۰، ص۳۱۳)

غیبی تھپڑ:

حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب جوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے طواف کے دوران ایک آنکھ سے معذور شخص کو دیکھا جو طواف کے دوران یہی دعا مانگ رہا تھا: ''اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' میں نے اس سے پوچھا: ''یہ کیسی دعا ہے؟'' تو اس نے جواب دیا: ''میں پچاس سال سے بیت اللہ شریف کا خدمت گزار ہوں، ایک دن میں نے ایک شخص کو دیکھا تو میں نے اس کی تعریف کردی اچانک مجھے ایک تھپڑ آلگا جس سے میری آنکھ میرے رخسار پر بہہ گئی، تکلیف کی شدت سے میرے منہ سے آہ نکل گئی تو دوسرا تھپڑ آلگا اور کسی کہنے والے نے کہا: ''اگر تو نے پھر آہ کی تو ہم اور ماریں گے۔''

چند اشعار

دَعُوْنِیْ اُنَاجِیْ مَوْلًی جَلِیْلًا اِذَا اللَّیْلُ اَرْخٰی عَلَیَّ السُّدُوْلَا

نَظَرْتُ اِلَیْکَ بِقَلْبٍ ذَلِیْلٍ لَاَرْجُوْبِهٖ یَا اِلٰھِیْ الْقَبُوْلَا

لَکَ الْحَمْدُ وَالْمَجْدُ وَالْکِبْرِیَاءُ وَاَنْتَ الْاِلٰهُ الَّذِیْ لَنْ یَّزُوْلَا

وَاَنْتَ الْاِلٰهُ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ حَمِیْدًا کَرِیْمًا عَظِیْمًا جَلِیْلًا

تُمِیْتُ الْاَنَامَ وَتُحْیِیْ الْعِظَامَ وَتُنْشِئُ الْخَلَائِقَ جِیْلًا فَجِیْلًا

عَظِیْمُ الْجَلَالِ کَرِیْمُ الْفِعَالِ جَزِیْلُ النَّوَالِ تُنِیْلُ السُّؤُوْلَا

حَبِیْبُ الْقُلُوْبِ غَفُوْرُالذُّنُوْبِ تُوَارِیْ الْعُیُوْبَ تُقِیْلُ الْجَهُوْلَا

وَتُعْطِیْ الْجَزِیْلَ وَتُوْلِیْ الْجَمِیْلَ وَتَاْخُذُ مِنْ ذَا وَذَاکَ الْقَلِیْلَا

خَـزَائِـنُ جُـوْدِکَ لَا تَـنْـقَـضِـیْ　　　　تَـعُـمُّ الْـجَـوَادَ بِهَـا وَالْـبَـخِـیْلا

ترجمہ: (۱) مجھے اپنے رب جلیل عزوجل سے مناجات کرنے دو جبکہ رات نے مجھ پر پردے (اندھیرے) ڈال دیئے ہیں۔

(۲) یاالٰہی عزوجل! میں تواضع کرنے والے دل سے تیری طرف دیکھ رہا ہوں تاکہ اس کے ذریعے قبولیت کی اُمّید کروں۔

(۳) سب خوبیاں، بزرگی اور کبریائی تیرے ہی لئے ہیں اور تُو ایسا معبود ہے جو کبھی فنا نہیں ہوگا۔

(۴) تُو ہی وہ معبود ہے جو ہمیشہ (ہر وقت) حمید، کریم، عظیم اور جلیل ہے۔

(۵) تُو ہی لوگوں کو مارتا ہے اور (بروزِ قیامت) ہڈیوں کو زندہ فرمائے گا اور ساری مخلوق کو گروہ در گروہ اٹھائے گا۔

(۶) تُو عظیم جلال والا، کریم افعال والا، بڑی عطا والا اور ہر سوال کو پورا کرنے والا ہے۔

(۷) تُو ہی دلوں کا محبوب ہے، گناہوں کو مٹاتا، عیبوں کو چھپاتا، اور جہالتوں کو دور فرماتا ہے۔

(۸) اور تُو بڑا انعام عطا فرمانے والا، خوبی کا مالک بنانے والا اور ان (انعام یافتہ بندوں) سے چھوٹی سی نیکی بھی قبول فرمالیتا ہے۔

(۹) تیری عنایت کے خزانے ختم نہیں ہوتے، تو سخی و بخیل سب کو ان (خزانوں) سے نوازتا ہے۔

سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال:

ایک عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم عراق سے مکہ مکرمہ اور مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے شہر مدینہ منورہ (زَادَهُمَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيْمًا) کے ارادے سے نکلے۔ ہمارے قافلے میں بہت سے لوگ تھے۔ جیسے ہی ہم عراق سے نکلے تو ایک عراقی شخص

بھی ہمارے ساتھ چل پڑا۔اس کا گندمی رنگ کثرتِ عبادت کی وجہ سے پیلا پڑ چکا تھا۔ اس نے پیوند دار پرانا لباس پہن رکھا تھا۔اسکے ہاتھ میں عصا تھا اور ایک تھیلی تھی جس میں تھوڑا سا توشہ تھا۔دراصل وہ عابد وزاہد،امام العاشقین حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جب قافلے والوں نے انہیں اس حالت میں دیکھا تو پہچان نہ پائے اور ان سے کہا:''ہمارا گمان ہے کہ تم ایک غلام ہو۔'' حضرتِ سیِّدُنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:''ہاں میں ایک غلام ہوں۔''لوگوں نے کہا:''ہمارا گمان ہے کہ تم ایک بُرے غلام ہو اور اپنے آقا سے بھاگ کر آئے ہو۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:''ہاں ایسا ہی ہے۔''لوگوں نے کہا:''جب تم اپنے آقا کو چھوڑ کر بھاگے تو اپنے آپ کو کیسا پایا اور تمہاری یہ کیا حالت ہے اگر تم اپنے آقا کے پاس رہتے تمہاری یہ حالت ہرگز نہ ہوتی اور بے شک تم بہت برے اور قصوروار غلام ہو۔'' تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا:''بے شک اللہ عزوجل کی قسم! میں ایک گنہگار غلام ہوں،میرا آقا بہت ہی اچھا ہے اور قصور میرا ہی ہے اگر میں اسکی اطاعت کرتا اور اسکی رضا چاہتا تو میری یہ حالت ہرگز نہ ہوتی۔''

یہ کہہ کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے اور اتنا روئے کہ قریب تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پرواز کر جاتی۔لوگوں کو ان پر بہت ترس آیا اور انہوں نے آقا سے مراد دنیوی آقا لیا جبکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آقا سے مراد اللہ عزوجل کو لیا تھا۔قافلے والوں میں سے ایک شخص نے کہا:''ڈرو مت!میں تمہارے لئے تمہارے آقا سے اَمان لے لوں گا،تم اس کی طرف لوٹ جاؤ اور توبہ کرلو۔'' تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:''میں اس کی طرف لوٹتا ہوں اور اس کے انعامات میں رغبت رکھتا ہوں۔''

دراصل حضرتِ سیِّدُ نا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکارابدِ قرار، شفیعِ روزِشمار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روضہ انور کی زیارت کیلئے قافلے میں شامل ہوئے تھے۔ بہرحال، اسی دن قافلہ چل پڑااور تیزی سے سفر کرنے لگا۔ رات کو جب اس قافلے نے ایک پتھریلی جگہ پر پڑاؤ کیا، وہ رات انتہائی سرداور بارش والی تھی۔ وہ بزرگ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ'' قافلے والوں میں سے ہر شخص نے اپنے کجاوے اور خیمے میں پناہ لی، جبکہ سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نہ تو کجاوہ تھا، نہ خیمہ اور نہ ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی سے کچھ مانگا۔'' کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بات ناپسند تھی کہ آپ دنیوی امور میں سے کوئی چیز مخلوق سے طلب کریں بلکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اپنی حاجتیں اللہ ربُّ العزت عزوجل سے مانگا کرتے تھے۔اس رات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سخت سردی لگی یہاں تک کہ سردی کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اعضائے مبارکہ کانپنے لگے۔ جب سردی زیادہ غالب آ گئی تو اس عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زیادہ سردی لگنے کی وجہ سے انتقال ہوگیا۔''

جب قافلے والے بیدار ہوئے اور کُوچ کا ارادہ کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارا: ''اے شخص اٹھو، لوگ کوچ کررہے ہیں۔'' مگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی جواب نہ دیا تو ایک شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب آیا۔ جب اس نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جھنجوڑا تو دیکھا کہ آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کرچکی ہے۔اس شخص نے قافلے والوں کو پکار کر کہا: ''اے قافلے والو! اپنے آقا سے بھاگا ہوا غلام انتقال کر گیا ہے اور اسے دفن کئے بغیر سفر کرنا مناسب نہیں۔'' قافلے والوں نے کہا: ''اس کے معاملے (یعنی آقا سے بھاگنے) کا کیا ہوگا؟'' قافلے میں موجود ایک نیک شخص نے کہا: ''یہ غلام تو بہ

کر کے اپنے آقا کی طرف لوٹنے کا ارادہ رکھتا تھا اور اپنے عمل پر نادم تھا اور ہمیں امید ہے کہ اللہ عزوجل اس کے ذریعے ہمیں نفع پہنچائے گا کیونکہ اسکی توبہ قبول ہو چکی ہے اور اگر ہم اسے دفن کئے بغیر چل پڑے تو کہیں ہم سے اس کے بارے میں سوال نہ کیا جائے، تمہارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اس کے لئے قبر کھودنے اور اسے اس قبر میں دفن کرنے تک صبر کرو۔'' تو لوگوں نے کہا: ''یہ ایسی جگہ ہے جہاں پانی موجود نہیں ہے۔''

ایک شخص نے کہا: ''کسی جاننے والے سے پوچھ لو۔'' چنانچہ لوگوں نے ایک شخص سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ ''پانی یہاں سے ایک گھنٹے کی مسافت پر ملے گا تم میرے ساتھ کسی آدمی کو بھیج دو میں تمہیں پانی لا دوں گا۔'' اس شخص نے ڈول لیا اور پانی کی طرف چل دیا جب وہ قافلے سے نکلا تو اچانک سامنے پانی کی ایک نہر نظر آئی اس نے کہا: ''بڑا عجیب معاملہ ہے میں نے پہلے کبھی اس نہر کو نہیں دیکھا یہ تو وہ جگہ ہے جہاں پانی ملتا ہی نہیں اور نہ ہی کسی قریبی جگہ میں ہوتا ہے۔'' بہر حال وہ شخص قافلے کی طرف لوٹ آیا اور قافلے والوں سے کہنے لگا: ''تمہاری مشقت ٹل گئی لکڑیاں جمع کرو۔'' تو انہوں نے پانی گرم کرنے کے لئے لکڑیاں جمع کر دیں۔ پھر جب پانی لینے کے لئے نہر پر آئے تو پانی کو کھولتا ہوا پایا، تو اس کے تعجب میں مزید اضافہ ہوا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر شرکائے قافلہ اس شخص یعنی حضرتِ سیِّدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گھبرا گئے اور کہنے لگے: ''بے شک یہ شخص بڑی عظمت والا ہے۔''

پھر ان لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے قبر کھودنا شروع کی تو مٹی کو مکھن سے زیادہ نرم پایا اور زمین سے خوشبو کی لپٹیں آرہی تھیں۔ قافلے والوں نے

دنیا میں اس سے زیادہ پاکیزہ خوشبو نہ سونگھی تھی۔اس صورت حال میں ان کے خوف میں مزید اضافہ ہوگیا اور وہ رعب وگھبراہٹ میں مبتلا ہو گئے۔جب وہ قبر سے نکلنے والی مٹی کو دیکھتے تو اسے مٹی کی طرح پاتے اور جب اسے سونگھتے تو مشک کی خوشبو پاتے۔پھران لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ایک خیمہ نصب کیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسد اقدس کو اس میں منتقل کر دیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کفن کے معاملے میں بحث کرنے لگے ایک شخص نے کہا کہ ''انہیں کفن میں دوں گا۔'' دوسرے نے کہا: ''میں دوں گا۔'' پھر جب ان سب کی رائے اس بات پر متفق ہوئی ہر شخص کفن کے لئے ایک ایک کپڑا دے پھران لوگوں نے کاغذ اور قلم پکڑا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حلیہ مبارک اور صفات مبارکہ لکھنے لگے اور کہنے لگے: ''ان شاء اللہ عزوجل جب ہم مدینے پہنچیں گے تو شاید وہاں ہمیں ان کا کوئی جاننے والا مل جائے۔''

پھران لوگوں نے اس پرچے کو اپنے سامان میں رکھ لیا۔جب انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غسل دے دیا اور کفن پہنانے کے لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لباس کو اُتارنا چاہا تو آپ کو جنّتی کفن میں لپٹا ہوا پایا۔دیکھنے والوں نے کبھی ایسا کفن نہ دیکھا تھا۔اس کفن پر مشک وعنبر لگا ہوا تھا جس کی خوشبو نے فضا کو معطر کر دیا تھا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جبین اطہر اور مبارک قدموں پر مشک کی مہر لگی ہوئی تھی۔یہ دیکھ کر لوگ کہنے لگے: ''گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوّت رب عزوجل ہی دیتا ہے کہ رب عزوجل نے انہیں کفن پہنا دیا اور بندوں کے کفن سے بے نیاز کر دیا، ہم اللہ عزوجل سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اپنے اس برگزیدہ اور مقبول شخص کے وسیلہ سے ہمیں جنت عطا فرمائے گا اور ہم پر رحم فرمائے گا۔''

پھر ان قافلے والوں کو حضرتِ سیِّدُنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سخت سردی کی رات میں تنہا چھوڑنے پر سخت ندامت وشرمندگی ہوئی۔ پھر ان لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دفن کرنے کے لئے اٹھایا اور نماز جنازہ ادا کرنے کے لئے ایک ہموار جگہ پر رکھا۔ جب ان لوگوں نے تکبیر کہی تو آسمان سے زمین تک مشرق سے مغرب تک تکبیر کہنے کی آوازیں سنیں تو ان کے کلیجے دہل گئے اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ وہ اپنے سروں سے سنی جانے والی آوازوں سے مرعوب ہونے اور گھبراہٹ کی شدت کی وجہ سے یہ نہ سمجھ پائے کہ نماز جنازہ کس طرح ادا کی جائے۔ پھر جب انہیں قبر کی طرف لے جانے کا ارادہ کیا تو اٹھاتے وقت انہیں یوں محسوس ہوا کہ حضرتِ سیِّدُنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسد اقدس کسی اور مخلوق نے تھام رکھا ہے اور انہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وزن تک محسوس نہ ہوا۔ بہر حال آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دفن کرنے کے لئے قبر کی طرف لائے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم اقدس کو قبر میں دفن کر دیا۔

اس کے بعد قافلے والے حضرتِ سیِّدُنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حیران وپریشان ہوتے ہوئے سفر پر روانہ ہوگئے۔ جب وہ اپنا سفر پورا کر کے لوٹے تو کوفہ کی مسجد میں آئے اور لوگوں کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ سنایا اور وہاں حلیہ بیان کیا تو حلیہ بیان کرنے پر لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچان لیا۔ مسجد میں رونے کی آوازیں بلند ہوئیں اور اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد آپ کی کرامات ظاہر نہ ہوتیں تو حضرتِ سیِّدُنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کی خبر کسی کو نہ ہوتی اور نہ ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پُر انوار کا پتا چلتا کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے پوشیدگی اور کنارہ کشی اختیار کر رکھی تھی۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم }

دنیا سے رخصتی کی تیاری

پیارے اسلامی بھائیو!

کب تک غفلت میں رہو گے؟...... تمہیں مہلت دیئے بغیر طلب کرلیا جائے گا،...... تمہیں اپنے رب عزوجل کی قسم! اپنے ایام کو تیاریٔ آخرت میں استعمال کرلو اور اپنے برے اعمال کی اصلاح کرلو اور اپنی موت کے انتظار میں رہو،...... دنیا نے تمہارے کوچ کا اعلان کردیا جبکہ تم نے دنیوی زندگی کو کھیل کود بنا رکھا ہے،...... حساب کا دن تمہارے سامنے ہے، گناہوں کے بوجھ اور برے ساتھی پر حسرت ہے اور توشے کی قلت اور منزل کی دوری پر افسوس ہے،...... اے دنیا کی طرف متوجہ ہو کر دھوکے میں پڑنے والے! اور اسکی جھوٹی خواہشات کے فتنے میں پڑنے والے! تُو تو راستہ بھٹک گیا ہے اور اپنے عمل میں جھوٹا ہے،...... اے بدکار! کب تک توبہ کو ٹالتا رہے گا حالانکہ توبہ میں تاخیر کرنے کا تیرے پاس آخرت میں کوئی عذر نہیں،...... کب تک تیرے بارے میں یہ کہا جاتا رہے گا کہ یہ فریب خوردہ اور فتنے میں مبتلا ہے،...... اے مسکین! بھلائی کے ایام گزر گئے اور تو مہینے ہی شمار کرتا جا رہا ہے، تو خود کو مقبول سمجھتا ہے یا مردود؟...... وصال پانے والا سمجھتا ہے یا دھتکارا ہوا؟...... کیا تو کل قیامت کے دن بہترین سواریوں پر سوار ہوگا یا منہ کے بل گھسیٹا جائے گا؟...... تُو خود کو جہنمیوں میں شمار کرتا ہے یا جنت کی نعمتیں اور اس کے محلات پانے والوں میں؟...... خدا عزوجل کی قسم! ہلکے پھلکے (گناہوں سے پاک) لوگ کامیاب ہوں گے اور بدکار لوگ نقصان اٹھائیں گے،...... بالآخر تمام امور اللہ عزوجل ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

چند اشعار

مَالِیْ اَرَاکَ عَلٰی الذُّنُوْبِ مُوَاظِباً ۔۔۔ أَ أَخَذْتَ مِنْ سُوْءِ الْحِسَابِ اَمَاناً

لَا تَغْفُلَنَّ کَاَنَّ یَوْمَکَ قَدْ اَتٰی ۔۔۔ وَلَعَلَّ عُمْرَکَ قَدْدَنَا اَوْحَانَا

وَمَضٰی الْحَبِیْبُ لِحَفْرِ قَبْرِکَ مُسْرِعًا ۔۔۔ وَاَتٰی الصَّدِیْقُ فَاَنْذَرَ الْجِیْرَانَا

وَاَتَوْا بِغَسَّالٍ وَجَاؤُوْا نَحْوَهٗ ۔۔۔ وَبَدَا بِغَسْلِکَ مَیْتًا عُرْیَانًا

فَغُسِلْتَ ثُمَّ کُسِیْتَ ثَوْبًا لِلْبَلٰی ۔۔۔ وَدَعَوْا لِحَمْلِ سَرِیْرِکَ الْاِخْوَانَا

وَاَتَاکَ اَھْلُکَ لِلْوَدَاعِ فَوَدَّعُوْا ۔۔۔ وَجَرَتْ عَلَیْکَ دُمُوْعُھُمْ غُدْرَانًا

فَخَفِ الْاِلٰہَ فَاِنَّہٗ مَنْ خَافَہٗ ۔۔۔ سَکَنَ الْجِنَانَ مُجَاوِرًا رِضْوَانًا

جَنَّاتِ عَدْنٍ لَایَبِیْدُنَعِیْمُھَا ۔۔۔ اَبَدًا یُخَالِطُ رُوْحُہٗ رَیْحَانًا

وَلِمَنْ عَصٰی نَارٌ یُقَالُ لَھَا: لَظٰی ۔۔۔ تَشْوِیْ الْوُجُوْہَ وَتُحْرِقُ الْاَبْدَانَا

نَبْکِیْ وَحَقَّ لَنَا الْبُکَا یَاقَوْمَنَا ۔۔۔ کَیْلَا یُؤَاخِذَنَا بِمَا قَدْکَانَا

ترجمہ :(۱) میں کیوں تجھے گناہوں میں ہی مشغول دیکھتا ہوں کیا تم نے برے حساب سے امان لے رکھی ہے؟

(۲) غفلت میں ہرگز مت رہنا (تصور کر) گویا کہ تیرا دن بھی آچکا ہے اور شاید تیری زندگی ختم ہونے ہی والی ہے۔

(۳) تیرا جگری دوست تیری قبر کھودنے جلدی سے چلا گیا اور (موت کی) تصدیق کرنے والا آیا تو اُس نے (موت کی خبر دے کر) پڑوسیوں کو ڈرادیا۔

(۴) اور وہ (دوست واحباب) غسال کو لے آئے ہیں اور اس کے پیچھے پیچھے آئے ہیں اور غسال نے تیری لاش کا برہنہ حالت میں غسل شروع کر دیا۔

(۵) پس تجھے غسل دے کر بوسیدہ وخراب ہونے کے لئے کفن پہنا دیا گیا، اور تیرا جنازہ اٹھانے کے لئے لوگوں کو بلا یا لیا گیا ہے۔

(۶) اور تیرے گھر والے تجھے الوداع کہنے آئے پھرانہوں نے تجھے رخصت کردیا، اوران کے دھوکے کے آنسو تجھ پر بہہ (کرختم ہو) گئے۔

(۷) اللہ عزوجل سے ڈر کہ جو اس سے ڈرتا ہے وہ جنت میں (نگران فرشتے) حضرت رضوان علیہ السلام کا پڑوسی بن کر رہے گا۔

(۸) جنت عدن جس کی نعمتیں کبھی ختم نہ ہوں گی اُس میں رہے گا، اس کی روح خوشبو میں رہے گی۔

(۹) اور جو نافرمانی کرے گا اس کے لئے ایسی آگ ہے جس کو لَظٰی (بھڑکتی آگ) کہا جاتا ہے جو چہروں کو بھون دے گی اور بدن کو جلا ڈالے گی۔

(۱۰) اے ہماری قوم! ہم رو رہے ہیں اور ہمیں رونا ہی چاہئے تا کہ ہم سے ہمارے کیئے کی پوچھ گچھ نہ ہو۔

فرشتوں کی صدائیں:

نبیوں کے تاجور، حسنِ اخلاق کے پیکر، محبوب ربِّ اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے کہ ''جب آدمی پر نزع کا عالم طاری ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی طرف پانچ فرشتے بھیجتا ہے۔ پہلا فرشتہ اس کے پاس اس وقت آتا ہے جب اس کی روح حلقوم (یعنی حلق) تک پہنچتی ہے۔ وہ فرشتہ اسے پکار کر کہتا ہے: ''اے ابن آدم! تیرا طاقتور بدن کہاں گیا؟ آج یہ کتنا کمزور ہے؟ تیری فصیح زبان کہاں گئی؟ آج یہ کتنی خاموش ہے؟ تیرے گھر والے اور عزیز واقرباء کہاں گئے؟ تجھے کس نے تنہا کردیا۔''

پھر جب اس کی روح قبض کرلی جاتی ہے اور کفن پہنا دیا جاتا ہے تو دوسرا فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور اسے پکار کر کہتا ہے: ''اے ابن آدم! تُو نے تنگدستی کے خوف

سے جو مال واسباب جمع کیا تھا وہ کہاں گیا؟ تُو نے تباہی وبربادی سے بچنے کے لئے جو گھر بنائے تھے وہ کہاں گئے؟ تُو نے تنہائی سے بچنے کے لیے جو اُنس تیار کیا تھا وہ کہاں گیا؟''

پھر جب اس کا جنازہ اٹھایا جاتا ہے تو تیسرا فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور اسے پکار کر کہتا ہے: ''آج تُو ایک ایسے لمبے سفر کی طرف رواں دواں ہے جس سے لمبا سفر تُو نے آج سے پہلے کبھی طے نہیں کیا، آج تُو ایسی قوم سے ملے گا کہ آج سے پہلے کبھی اس سے نہیں ملا، آج تجھے ایسے تنگ مکان میں داخل کیا جائے گا کہ آج سے پہلے کبھی ایسی تنگ جگہ میں داخل نہ ہوا تھا، اگر تُو اللہ عزوجل کی رضا پانے میں کامیاب ہو گیا تو یہ تیری خوش بختی ہے اور اگر اللہ عزوجل تجھ سے ناراض ہوا تو یہ تیری بدبختی ہے۔''

پھر جب اسے لحد میں اتار دیا جاتا ہے تو چوتھا فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور اسے پکار کر کہتا ہے: ''اے ابنِ آدم! کل تک تُو زمین کی پیٹھ پر چلتا تھا اور آج تُو اس کے اندر لیٹا ہوا ہے، کل تک تُو اس کی پیٹھ پر ہنستا تھا اور آج تُو اس کے اندر رو رہا ہے، کل تک تُو اس کی پیٹھ پر گناہ کرتا تھا اور آج تُو اس کے اندر نادم وشرمندہ ہے۔''

پھر جب اس کی قبر پر مٹی ڈال دی جاتی ہے اور اس کے اہل وعیال دوست واحباب اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو پانچواں فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور اسے پکار کر کہتا ہے: ''اے ابنِ آدم! وہ لوگ تجھے دفن کر کے چلے گئے، اگر وہ تیرے پاس ٹھہر بھی جاتے تو تجھے کوئی فائدہ نہ پہنچا سکتے، تُو نے مال جمع کیا اور اسے غیروں کے لئے چھوڑ دیا آج یا تو تجھے جنت کے عالی باغات کی طرف پھیرا جائے گا یا بھڑکنے والی آگ میں داخل کیا جائے گا۔''

ایک رقت انگیز رخصتی:

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے عرض کی: ''یاالٰہی عزوجل! جب میں صحت مند ہوتا ہوں تیری نافرمانی کرتا ہوں اور جب کمزور ہوتا ہوں تو تیری اطاعت کرنے لگتا ہوں، طاقت کے زعم میں تجھے ناراض کر بیٹھتا ہوں کمزوری کے عالم میں تیری فرمانبرداری کرنے لگتا ہوں، ہائے میری عقل کو کیا ہوگیا کاش! میں جان سکوں کہ تو میری ندامت کو قبول کرلے گا یا مجھے میرے جرم کی وجہ سے دُھتکار دے گا۔''

یہ کہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے جس سے آپ کی پیشانی زخمی ہوگئی۔ان کی والدہ ان کے پاس آئیں،ان کے ماتھے پر بوسہ دیا اور روتے ہوئے ان کی پیشانی صاف کی پھر کہنے لگیں: ''اے دنیا میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور آخرت میں میرے دل کے چین، اپنی رونے والی بوڑھی ماں سے کلام کر اور شکستہ دل ماں کی بات کا جواب دے۔'' جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کچھ افاقہ ہوا تو آپ نے اپنے دل کو تھام لیا اور آپ کی روح جسم میں بے چین ہونے لگی اور آنسو رخساروں سے ہوتے ہوئے اِن کی داڑھی کو نم کرگئے۔انہوں نے اپنی ماں سے کہا: ''اے ماں! یہ وہی ہولناک دن ہے جس سے آپ مجھے ڈرایا کرتی تھیں، ہائے! ضائع ہوجانے والے دنوں پر افسوس! اوران لمبے دنوں پر حسرت! جن میں میں کوئی بلندی نہ پاسکا، اے ماں! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں مجھے طویل مدت کے لئے جہنم میں نہ ڈال دیا جائے، ہائے وہ وقت کتنا غمناک ہوگا اگر مجھے سر کے بل جہنم میں پھینک دیا گیا اور وہ

عالَم کتنے افسوس کا ہوگا اگر جہنم میں میرے جسم کو کاٹا گیا، اے ماں! میں جیسا کہوں آپ اسی طرح کیجئے۔'' آپ کی ماں نے کہا: ''بیٹے! میری جان تجھ پر قربان تو کیا چاہتا ہے؟'' بیٹے نے کہا: ''میرا رخسار مٹی پر رکھ دیجئے اور اسے اپنے پاؤں سے روندیئے تاکہ میں دنیا ہی میں ذلت کا مزا چکھ لوں اور اپنے آقا و مولا عزوجل کی بارگاہ سے لذت پاؤں تاکہ وہ مجھ پر رحم فرما کر جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ سے مجھے نجات دیدے۔''

ان کی والدہ کہتی ہیں کہ ''میں اٹھی اور اپنے بیٹے کے رخسار کو مٹی سے لتھڑ دیا۔'' اس وقت اس کی آنکھوں سے پرنالے کی طرح آنسو بہہ رہے تھے پھر میں نے اس کے رخسار کو اپنے قدموں سے روندا تو وہ کمزور آواز سے کہنے لگا: ''گنہگار اور نافرمان کی سزا یہی ہے، خطاکار و بدکار کا بدلا یہی ہے، اپنے مولیٰ کے در پر کھڑا نہ ہونے والے کی یہی جزاء ہے، اللہ ربُّ العزت عزوجل سے نہ ڈرنے والے کی یہی جزاء ہے۔'' پھر وہ قبلہ کی طرف رخ کر کے کہنے لگا: '' لَبَّیْکَ! لَبَّیْکَ! لَااِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ترجمہ: میں حاضر ہوں! میں حاضر ہوں! کوئی معبود نہیں تیرے سوا، پاکی ہے تجھ کو، بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔'' پھر اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی۔

ان کی والدہ مزید فرماتی ہیں کہ میں نے اسے خواب میں دیکھا تو اس کا چہرہ بادلوں میں گھرے ہوئے چاند کی طرح دمک رہا تھا میں نے پوچھا: ''بیٹا! تیرے آقا عزوجل نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟'' تو اس نے جواب دیا: ''اس نے میرے

درجے کو بلند فرما کر مجھے خاتَمُ المُرسلین، رَحمۃٌ للّعالَمین، مَحبوبِ ربُّ العالَمین عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب میں جگہ عطا فرمادی۔'' میں نے پوچھا کہ ''بیٹا! میں نے تیری وفات کے وقت تجھ سے جو کچھ سنا تھا وہ کیا تھا؟'' اس نے کہا کہ ''امی جان! ہاتف غیب سے مجھے آواز آئی تھی کہ ''اے عمران! اللہ عزوجل کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرو تو میں نے اس کی دعوت پر اپنے رب عزوجل کو لبیک کہا تھا۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}
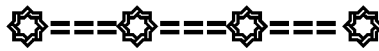
تربیتِ نفس

میرے اسلامی بھائیو!

جب ہمارا سفرِ آخرت طے ہے تو ہمیں زیب نہیں دیتا کہ ایسی جگہ سے دل لگائیں جو ہمارا (مستقل) ٹھکانا نہیں ہے۔ سال (گویا کہ) منزلیں ہیں، مہینے مرحلے ہیں، اور دن مِیل ہیں، ہماری ہر سانس آخرت کی جانب ایک قدم ہے، نافرمانیاں ڈاکو ہیں، جنت نفع ہے اور جہنم نقصان ہے۔

انسان کے چھ سفر:

اپنے مستقل ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے ہمیں چھ مختلف سفر درپیش ہیں، **پہلا سفر:** مٹی سے خمیر بننے تک، **دوسرا سفر:** پیٹھ سے رحم تک، **تیسرا سفر:** رحم سے زمین کی پیٹھ پر آنے تک، **چوتھا سفر:** سطحِ زمین سے قبر تک، **پانچواں سفر:** قبر سے میدانِ محشر تک، **چھٹا سفر:** میدانِ محشر سے جائے رہائش تک، جو جنت ہوگی یا پھر جہنم، ...... آہ! ہم نے نصف راستہ تو طے کرلیا مگر مشکل ترین سفر ابھی باقی ہے۔

اے رنج والم میں چیخنے چلانے والے! حیلہ بازی دوسروں کے لئے رہنے دے، فائدے میں رہے گا، ......تُو راحت وآرام میں اضافہ چاہتا ہے اور گزشتہ عبرت ناک باتوں کو بھول رہا ہے، ......اگر تُو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں رجوع کرتا تو وہ جلد ہی تیرے مصائب وآلام دور فرما دیتا۔

میرے بھائی! دنیا سے بچ کے رہنا کیونکہ دنیا ایک تاریک راہ گزر ہے اور اس میں صرف بقدرِ ضرورت غذا پر قناعت کر اور یاد رکھ کہ ایک دن تجھے یہ دنیا چھوڑ جانا ہے۔

حبشی غلام:

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''جب میں مکہ مکرمہ حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ لوگ خشک سالی میں مبتلاء ہیں اور مسجد حرام میں بارش کے لئے دعا مانگ رہے ہیں۔ میں بابِ بنی شیبہ کی طرف موجود تھا کہ ایک حبشی غلام آیا، اس پر دو موٹی چادریں تھیں، ایک کا تہبند باندھ رکھا تھا جبکہ دوسری کندھوں پر اوڑھ رکھی تھی۔ وہ وہاں ایک جگہ چھپ کر بیٹھ گیا۔ میں نے اسے اس طرح دعا مانگتے ہوئے سنا: ''یاالٰہی عزوجل! گناہوں کی کثرت اور برے عیبوں نے چہروں کو سیاہ کر دیا، تو نے مخلوق کی عبرت کے لئے ہم سے بارانِ رحمت کو روک لیا، تو اے حلیم عزوجل! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے وہ پاک ذات جس سے اس کے بندے بھلائی ہی پاتے ہیں! انہیں ابھی فوراً ہی سیراب کر دے۔''

حضرتِ سیِّدُنا ابن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''ابھی اس حبشی غلام نے اتنا ہی کہا تھا کہ آسمان پر بادل چھا گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے برساتِ رحمت برسنے لگی۔ پھر وہ حبشی غلام اپنی جگہ پر بیٹھ کر تسبیح پڑھنے لگا۔ میں یہ دیکھ کر رونے لگا۔ جب وہ وہاں سے جانے لگا تو میں اس کا گھر دیکھنے کے لئے اس کے پیچھے چل دیا۔ پھر جب میں حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: ''آپ کیوں افسردہ ہیں؟'' میں نے کہا ''کوئی دوسرا ہم سے سبقت لے گیا اور

اللہ عزوجل نے ہمارے بجائے اسے اپنا دوست بنالیا۔'' انہوں نے پوچھا وہ کیسے؟'' تو میں نے پورا قصہ بیان کردیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چیخ ماری اور زمین پر تشریف لے آئے۔ پھر فرمایا: ''اے ابن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! افسوس ہے تم پر، مجھے ان کے پاس لے چلو۔'' میں نے کہا: ''ابھی وقت بہت کم ہے، میں ان کے بارے میں معلومات حاصل کرتا ہوں۔''

پھر جب اگلا دن آیا تو میں نے فجر کی نماز پڑھی اور اس حبشی غلام کے گھر کی طرف چل دیا۔ میں نے گھر کے دروازے پر ایک بوڑھے کو دیکھا جو چادر بچھا کر بیٹھا ہوا تھا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو پہچان کر کہنے لگا: ''مرحبا! اے ابوعبدالرحمٰن! خوش آمدید، فرمایئے کیسے تشریف لائے؟'' میں نے کہا: ''مجھے ایک غلام کی حاجت ہے۔'' اس نے کہا: ''ہاں! میرے پاس بہت سے غلام ہیں، آپ ان میں سے جسے چاہیں پسند فرمالیں۔'' پھر اس نے آواز دی: ''اے غلام!'' جواباً ایک چاک و چوبند غلام باہر نکلا تو اس بوڑھے نے مجھے بتایا کہ ''یہ غلام بہت نیک سیرت ہے، آپ کے لئے بہت اچھا رہے گا۔'' تو میں نے کہا: ''نہیں، مجھے یہ نہیں چاہئے۔'' وہ بوڑھا شخص ایک کے بعد دوسرا غلام بلاتا رہا اور میں انکار کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے میرے مطلوبہ غلام کو بلایا تو اسے دیکھ کر میری آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔ بوڑھے نے پوچھا: ''کیا یہ غلام آپ کو پسند ہے؟'' میں نے کہا: ''ہاں۔'' مگر وہ کہنے لگا: ''میں اس غلام کو نہیں بیچ سکتا۔'' میں نے پوچھا: ''وہ کیوں؟'' جواب دیا: ''اس کا میرے گھر میں رہنا باعثِ برکت ہے کیونکہ جب سے یہ اس گھر میں آیا ہے مجھے کوئی مصیبت نہیں پہنچی۔'' میں نے پوچھا: ''اس کا کھانا کہاں سے آتا ہے؟'' اس نے کہا کہ ''یہ کھجوری رسیاں بُن کر

کچھ رقم کما لیتا ہے، اگر رسیاں بِک جائیں تو ٹھیک ورنہ وہ دن یونہی گزار لیتا ہے اور میرے غلاموں نے مجھے اس کے بارے میں بتایا ہے کہ یہ طویل ترین راتوں میں بھی بالکل نہیں سوتا، ان سے زیادہ میل جول نہیں رکھتا اور اپنے نفس پر کڑی نظر رکھتا ہے، میرے دل میں اس کے لئے بڑی محبت ہے۔''

یہ سن کر میں نے اس بوڑھے سے کہا: ''میں اپنی مراد پوری ہوئے بغیر (حضرتِ سیِّدُنا) فضیل بن عیاض اور (حضرتِ سیِّدُنا) سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے پاس چلتا ہوں۔'' (واپسی پر) میں دوبارہ اس کے پاس گیا اور اس غلام کے لئے منت سماجت کی تو اس نے کہا کہ'' آپ کا میرے پاس چل کر آنا ہی بڑی بات ہے آپ اسے جتنی قیمت میں چاہیں لے جائیں۔''

بہرحال میں نے وہ غلام خرید لیا اور اسے لے کر حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر کی طرف چل پڑا۔ تھوڑی دُور چلنے کے بعد اس نے مجھ سے کہا: ''اے آقا! میں نے کہا: ''لبیک! (یعنی میں حاضر ہوں۔)'' تو اس نے کہا: ''لبیک نہ کہئے کیونکہ غلام ''لبیک'' کہنے کا آقا سے زیادہ مستحق ہے۔'' میں نے کہا: ''میرے دوست! تمہیں کس چیز کی حاجت ہے؟'' اس نے کہا: ''میں کمزور بدن والا ہوں، آپ کی کوئی خدمت نہیں کر پاؤں گا، آپ میری جگہ دوسرا غلام خرید لیتے، میرے مالک نے آپ کو مجھ سے طاقتور غلام بھی دِکھایا تھا۔'' تو میں نے جواب دیا: ''میں تجھ سے خدمت تھوڑی لوں گا؟ میں نے تو تجھے اس لئے خریدا ہے کہ تجھے اپنے بیٹوں کی طرح رکھوں، تیری شادی کراؤں اور خود تیری خدمت کروں۔'' یہ سن کر وہ رونے لگا تو میں نے اس سے پوچھا: ''تجھے کس چیز نے رُلایا؟'' تو اس نے جواب دیا: ''شاید آپ یہ

سب اس لئے کر رہے ہیں کہ آپ نے مجھے اللہ عزوجل کے ساتھ مناجات کرتے ہوئے دیکھ لیا ہوگا، ورنہ آپ ان غلاموں میں سے میرا ہی انتخاب کیوں کرتے؟'' میں نے کہا: ''بس، مجھے تم سے ایک یہی حاجت ہے۔'' اس نے کہا: ''میں آپ کو اللہ عزوجل کی قسم دے کر اس حاجت کے بارے میں پوچھتا ہوں۔'' تو میں نے بتایا کہ ''میں نے تمہیں تمہاری دعا کی مقبولیت کی وجہ سے خریدا ہے۔'' اس نے کہا: ''میرا آپ کے بارے میں حسنِ ظن ہے کہ آپ ایک نیک آدمی ہیں، اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں کچھ بندوں کو چن لیتا ہے جن کے اَحوال اپنے محبوب بندوں ہی پر ظاہر فرماتا ہے اور انہی بندوں پر ظاہر فرماتا ہے جن سے وہ راضی ہوتا ہے۔'' پھر وہ کہنے لگا: ''کیا آپ کچھ دیر میرا انتظار کریں گے، میری رات کی کچھ رکعتیں باقی ہیں، میں وہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔'' میں نے اس سے کہا: ''حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر قریب ہی ہے وہاں ادا کر لینا: '' اس نے کہا کہ ''میں یہیں نماز پڑھنا پسند کرتا ہوں کیونکہ اللہ عزوجل کے احکام بجالانے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔'' چنانچہ وہ مسجد میں داخل ہوا اور دیر تک نماز میں مشغول رہا پھر میرے پاس آکر بولا: ''اے ابو عبدالرحمٰن! کیا آپ کو کوئی حاجت ہے؟'' میں نے پوچھا ''وہ کیوں؟'' اس نے کہا: ''اس لئے کہ میں واپس جانا چاہتا ہوں۔'' میں نے پوچھا: ''کہاں جانا چاہتے ہو؟'' کہا: ''آخرت کی طرف۔'' میں نے کہا: ''ایسا نہ کرو میں تم سے نفع تو اٹھالوں۔'' تو اس نے مجھ سے کہا: ''جب تک معاملہ میرے اور اللہ عزوجل کے درمیان تھا اس وقت تک مجھے زندگی پسند تھی مگر اب جبکہ آپ بھی اس پر مطلع ہو گئے ہیں تو عنقریب اور بھی بہت سے لوگ جان لیں گے لہذا مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔'' پھر وہ منہ کے بل گر کر دعا مانگنے لگا: ''یا الٰہی عزوجل!

ابھی فوراً میری روح قبض فرمالے۔‘‘ میں اس کے قریب ہوا تو دیکھا کہ اس کا انتقال ہو چکا ہے۔

حضرتِ سیِّدُ نا ابن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ’’خدا عزوجل کی قسم! میں جب بھی اسے یاد کرتا ہوں تو میرا غم طویل ہو جاتا ہے، دنیا میری نظروں میں چھوٹی ہو جاتی ہے اور مجھے اپنے عمل حقیر نظر آنے لگتے ہیں۔‘‘

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم }
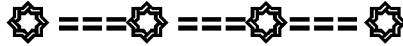
تقویٰ ومجاھدہ باعثِ نجات ھے

اے شخص! کب تک عبادت گزاروں اور زاہدوں کا لبادہ اوڑھے رکھے گا، حالانکہ تو اپنے دل کی غفلت کو خوب جانتا ہے،...... تیرا ظاہر تو صاف ستھرا ہے مگر باطن لمبی امیدوں سے آلودہ ہے،...... جسے مال کی محبت اپنی طرف مائل کرلے وہ خدا عزوجل کی محبت کے قابل نہ رہا،...... اگر مجاہدہ کی مشقت نہ ہوتی تو لوگوں کو ''باکمال مرد'' کا نام نہ دیا جاتا۔ اے مردہ دل! اگر تُو جوانی میں نیکیوں کی طرف مائل نہ ہوسکا تو ادھیڑ پن ہی میں مائل ہوجا، کیونکہ سر سفید ہوجانے کے بعد کھیل کُود بے سُود ہے اور بڑھاپے میں سرکشی زیادہ بری ہے،...... جب تجھ سے کہا جائے گا کہ ''تُو نے جوانی کو غفلت میں ضائع کردیا اور اب بڑھاپے میں (نیک) اعمال کی کمی پر روتا ہے''،...... اگر تُو جان لیتا کہ تیرے لئے کونسا عذاب تیار ہوچکا ہے تو تُو ساری رات رونے میں گزار دیتا۔

بارگاہِ الٰہی عزوجل میں حاضری کا انداز:

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا ذوالنون مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی وعظ فرمارہے تھے کہ ایک شخص نے عرض کیا: ''حضور! جب بھی میں اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہوں تو کوئی نہ کوئی مصیبت یا پریشانی مجھے گھیر لیتی ہے، میں کیا کروں؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ''اپنے مولا عزوجل کے در پر اس طرح حاضر ہوا کرو جیسے چھوٹا بچہ اپنی ماں کے پاس آتا ہے کہ اس کی ماں اسے مارے تو بھی وہ اپنی ماں ہی کی طرف لپکتا ہے اور جب بھی وہ اسے جھڑکتی ہے وہ اسی کے پاس جاتا ہے اور بار بار ایسا کرتا

ہے یہاں تک اس کی ماں پیار سے اسے اپنے آپ سے چمٹا لیتی ہے۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم }

قناعت:

حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ علیہ السلام نے راہِ خدا عزوجل میں سفر کے دوران فرمایا: ''میرے پاؤں میری سواری ہیں ، بال (یعنی اُون) میرا لباس ہیں، خوف خدا عزوجل میری پہچان ہے، زمین کے پودے میرے پھول ہیں، جَو کی روٹی میری غذا ہے، رات کے اندھیرے میرا سائبان ہیں اور جہاں رات ہو جائے وہی میرا ٹھکانا ہے اور جسے ایک دن مرنا ہے یہ نعمتیں اس کے لئے بہت ہیں۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم }

اللہ عزوجل کے ولی کی تلاش:

حضرتِ سیِّدُنا شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ ''میں نے مکۃ المکرّمہ میں ایک اَعرابی (یعنی عرب کے دیہاتی) کو صوفیاء کی خدمت کرتے ہوئے دیکھا۔میں نے اس کا سبب پوچھا تو اس نے مجھے بتایا: ''میں ویرانے سے گزر رہا تھا کہ میں نے ایک غلام کو دیکھا جو ننگے پاؤں، برہنہ سر تھا۔اسکے پاس توشہ، مشکیزہ اور عصا وغیرہ کچھ نہ تھا۔میں نے اپنے دل میں کہا کہ ''میں اس سے ملتا ہوں اگر یہ بھوکا ہوگا تو اسے کھانا کھلاؤں گا اور اگر پیاسا ہوگا تو پانی پلاؤں گا۔'' چنانچہ میں اس کے پیچھے پیچھے چل دیا یہاں تک کہ ہم دونوں کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ گیا۔مگر اچانک وہ مجھ سے دور ہونا شروع ہو گیا حتی کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

میں نے سوچا کہ شاید یہ شیطان تھا۔تو ایک آواز آئی: ''نہیں! بلکہ یہ دیوانہ تھا۔'' میں نے بلند آواز سے التجا کی: ''اے فلاں! میں تجھے اس ذاتِ پاک کا واسطہ دیتا ہوں جس نے حضرت سیّدنا محمد مصطفٰی، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے، ذرا میری بات سنئے۔'' تو انہوں نے کہا: ''اے جوان! تو خود بھی تھکا اور مجھے بھی تھکا دیا۔'' میں نے کہا: ''میں آپ کو اکیلا پا کر آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوا تھا۔'' انہوں نے فرمایا: ''جس کے ساتھ خدا عزوجل ہو وہ اکیلا کیسے ہوسکتا ہے؟'' میں نے پوچھا: ''مجھے آپ کے پاس کوئی توشہ بھی نظر نہیں آیا۔'' تو انہوں نے فرمایا: ''جب مجھے بھوک لگتی ہے تو ذکرِ الٰہی عزوجل میرا توشہ بن جاتا ہے اور جب مجھے پیاس لگتی ہے تو اللہ عزوجل کا دیدار میرا سوال اور مطلوب بن جاتا ہے۔'' میں نے عرض کی: ''مجھے بھوک لگی ہے کھانا کھلا دیجئے۔'' تو انہوں نے پوچھا: ''کیا تم اولیاء کی کرامات کو نہیں مانتے؟'' میں نے کہا: ''کیوں نہیں! مگر میں اطمینانِ قلب کے لئے یہ باتیں پوچھ رہا ہوں۔''

انہوں نے اپنا ہاتھ ریتلی زمین پر مارا اور ایک مٹھی بھر کر میری طرف بڑھائی اور کہنے لگے: ''اے دھوکا کھانے والے! لو کھاؤ۔'' میں نے دیکھا کہ وہ مٹی لذیذ ترین ستو بن چکی تھی، میں نے کہا: ''کتنے لذیذ ہیں۔'' تو وہ بولے: ''بیابان میں اولیاء کو ایسی بہت سی نعمتیں میسر ہیں، اگر تو سمجھے۔'' میں نے عرض کی: ''مجھے پانی بھی پلایئے۔'' تو انہوں نے اپنا پاؤں زمین پر مارا تو شہد اور پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا۔ میں پانی پینے کے لئے چشمے پر بیٹھ گیا پھر جب میں نے سر اٹھایا تو وہ مجھے نظر نہ آئے۔ نہ جانے وہ کہاں غائب ہو گئے۔ لہٰذا اس دن سے میں فقراء کی خدمت میں مصروف ہوں شاید اس جیسے کسی ولی کی زیارت کرسکوں۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

اے شخص! تُو کب تک اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ کے فقط حالات ہی سنتا رہے گا اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے سے کتراتا رہے گا،......توبہ کرنے والوں کی صحبت اختیار کر لے، شاید تُو بھی ان کے راستے پر چل پڑے،......اے دھتکارے ہوئے شخص! خدا عزوجل کی بارگاہ میں رونے والوں سے سبق سیکھ،...... جو لوگ بارگاہ خداوندی عزوجل میں گریہ وزاری کرتے ہیں وہ بھی تو تیرے جیسے ہی انسان ہیں،......اے بارگاہِ الٰہی عزوجل سے دور ہو جانے والے! اللہ عزوجل کی بارگاہ میں معافی مانگ لے شاید تو رسوائی سے بچ جائے۔

میرے بھائی! بڑے تعجب کی بات ہے میں کب تک دُور ہو جانے والے کو ملامت کرتا رہوں گا اور یہ ملامت کب تک فائدہ دے گی، میں کب تک غافل ہو جانے والے کو پکارتا رہوں گا کہ کاش! وہ پکار کو سن لے، میں کب تک تجھے نصیحت کروں گا اور تیرے قبول کرنے کے لالچ میں رہوں گا۔

اے خشک آنکھوں والے! تیری آنکھ کبھی نہ روئی،......یاد رکھ کہ آخرت کی رُسوائی کی ایک علامت دل میں خوف کا نہ ہونا بھی ہے،...... تیرا دل فانی دنیا کی محبت میں لگ گیا اور تو حرام کو جمع کرنے لگا،......اے غافل! یاد رکھ کہ ایسا مال جمع کرنے کا حساب تجھی سے ہوگا حالانکہ تو اسے اپنوں کے لئے چھوڑ جائے گا جو تجھے کچھ نفع نہیں دیں گے،......تو کھیل کود میں ہی مشغول رہتا ہے حالانکہ تجھے بتایا جاتا ہے کہ ''فلاں شخص دنیا سے کوچ کر گیا اور اس کی واپسی کی کوئی امید نہیں۔''

تنہائی میں محاسبۂ نفس:

حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں عبادت

گزاروں اور زاہدوں کی تلاش میں ''لکام'' پہاڑ پر گھوم رہا تھا کہ مجھے ایک جگہ بوسیدہ اور پیوند لگے ہوئے لباس میں ملبوس ایک شخص کسی چٹان پر بیٹھا ہوا نظر آیا۔ اس نے گردن جھکا رکھی تھی میں نے پوچھا: ''آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟'' جواب دیا: ''نگہبانی اور دیکھ بھال کر رہا ہوں۔'' میں نے کہا کہ ''آپ کے سامنے تو پتھر اور کنکریاں ہیں، کس چیز کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔'' فرمایا: ''میں اپنے دل کے خیالات کی نگہبانی کر رہا ہوں اور اپنے رب عزوجل کے احکام کی حفاظت کر رہا ہوں۔'' پھر کہنے لگے ''تجھے اس ذات پاک کی قسم جس نے تجھے میرے سامنے ظاہر کیا ہے! یہاں سے چلا جا کیونکہ تو نے میری توجہ اپنے آقا کی طرف سے ہٹا دی ہے۔'' میں نے عرض کیا: ''مجھے کوئی نصیحت فرمائیں تاکہ میں اس سے نفع اٹھا سکوں۔'' فرمایا: ''جو دروازے پر پڑا رہتا ہے وہ اپنی خدمت ثابت کر دیتا ہے اور جو کثرت سے گناہوں کو یاد کرتا ہے وہ بہت زیادہ ندامت کا اظہار کرتا ہے اور جو اللہ عزوجل کے علاوہ دوسروں سے بے پرواہ ہو جاتا ہے اسے محتاجی کا خوف نہیں ہوتا۔'' پھر وہ وہاں سے چلے گئے۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}
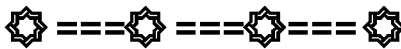
عبادت کی پاکیزگی اور مینارِ تقویٰ

اے وہ شخص! جس کا سفر دنیا کی طلب میں تیزی سے کٹ رہا ہے،...... تو دنیا کی جھوٹی امیدوں سے کب چھٹکارا پائے گا؟...... یاد رکھ! تجھے چھٹکارا اسی وقت ملے گا جب تُو دنیا سے کٹے گا،...... اگر تو آخرت کا طلب گار ہے تو سست رفتار ہوتے ہوئے نفع کس طرح پائے گا؟...... تعجب ہے کہ تُو فنا ہو جانے والی دنیا کی تلاش میں تو سفر کی تیاری خوب کرتا ہے، حالانکہ اس راستے میں تو بہت سے رہزن بھی ہیں،...... تیری زندگی ایک امانت ہے جس کی جوانی تُو نے خیانت میں گزار دی، ادھیڑ عمری بیکار کاموں میں ضائع کر دی اور اب بڑھاپے میں رو رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ ''ہائے! میری عمر ضائع ہو گئی۔''...... خرید و فروخت میں بد دیانتی کرنے والا بھلا کیسے کامیاب ہو سکتا ہے؟...... دنیا کی طلب میں تو تیرا جسم بڑا چاک و چوبند رہا اور اب طلبِ آخرت میں تجھے مختلف تکالیف ہونے لگی ہیں،...... کب تک راہِ تقویٰ پر چلنے میں سستی کرے گا،...... اے غفلت کی تاریکی میں زندگی بسر کرنے والے! بڑھاپے کا سورج طلوع ہو چکا، مرنے سے پہلے توبہ کرنے والوں کی رفاقت اختیار کر لے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝ (پ۲۰، النمل: ۷۵)

ترجمہ کنز الایمان: اور جتنے غیب ہیں آسمانوں اور زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں۔

چند اشعار

اِذَا اَنَا لَمْ اَصْبِرْ عَلٰی مَنْ اُحِبُّهٗ ۔۔۔ وَاِنْ حَالَ عَنْ وَصْلِیْ فَمَا اَنَا صَانِعٌ

اَاَتْرُکُهٗ وَالْقَلْبُ مِنْ فَرْطِ حُبِّهٖ ۔۔۔ اَسِیْرٌ بِمَا تَطْوِیْ عَلَیْهِ الْاَضَالِعُ

اَاَسْمَعُ فِیْهِ الْعَذْلَ وَالْوَجْدُ حَاکِمٌ ۔۔۔ فَمَا یُغْنِیْنِیْ بِالْعَذْلِ مَااَنَاسَامِعُ

اَاَسْلُوْهُ وَالشَّوْقُ یَمْنَعُ سَلْوَتِیْ ۔۔۔ وَاَکْتُمُ مَاقَدْ اَظْهَرَتْهُ الْمَدَامِعُ

وَیَعْتِبُنِیْ قَلْبِیْ اِذَا زَادَ وَجْدُهٗ ۔۔۔ فَاَضْرِبُ صَفْحًا دُوْنَهٗ وَاُمَانِعُ

وَاِنْ زَادَ بِیْ اَشْتَکِیْهِ، فَحَسْبُهٗ ۔۔۔ عَلٰی کُلِّ حَالٍ عِنْدَ شَکْوَایَ شَافِعُ

فَلَاعِیْشَةٌ تَصْفُوْوَلَامَوْعِدٌیَّفِیْ ۔۔۔ وَلَانَظَرٌ یُّسْلِیْ وَلَا الصَّبْرُ نَافِعُ

اَرٰی الدَّهْرَ یَمْضِیْ بُرْهَةً بَعْدَبُرْهَةٍ ۔۔۔ وَلَمْ اُلْفِ مَامَالَتْ اِلَیْهِ الْمَطَامِعُ

فَاِنْ ضِقْتُ ذَرْعًا بِالَّذِیْ قَدْلَقِیْتُهٗ ۔۔۔ فَکُلُّ مَضِیْقٍ فَهُوَ فِیْ الْحُبِّ وَاسِعُ

ترجمہ: (۱) محبوب سے جدا ہونے کے باوجود اگر میں اس کی اذیتوں پر صبر نہ کروں جب تو میں اس سے محبت کرنے والا ہی نہ ہوا۔

(۲) تو کیا میں اس کا خیال چھوڑ دوں جس کے عشق میں دل ایسا گرفتار ہے جس طرح وہ (دل) پسلیوں کی قید میں ہے۔

(۳) کیا میں اس معاملہ (محبت) میں ملامت کو سنتا رہوں حالانکہ محبت حاکم ہے پس ملامت مجھے محبت سے نہیں روک سکتی اور نہ ہی میں اس کو سننے والا ہوں۔

(۴) کیا میں (اپنے) دل کو دِلاسہ دوں؟ حالانکہ شوق میرے دِلاسے کو روکتا ہے کیا میں اسے چھپا دوں جس کو آنسوؤں نے ظاہر کر دیا۔

(۵) جب اس کی محبت بڑھتی ہے تو میرا دل مجھے ملامت کرتا ہے، کیا اس کے مخالف کی طرف رخ کر لوں اور اس کی حمایت کروں؟

(٦) اور اگر میرا درد محبت بڑھ جاتا ہے تو میں اسی محبوب سے التجاء کرتا ہوں تو وہ مجھے

ہر حال میں کافی ہے، مصیبتوں کے وقت وہی سہارا دینے والا ہے۔

(۷) نہ زندگی پاکیزہ گزر رہی ہے، نہ وعدہ پورا ہو پا رہا ہے، نہ اس شے کا انتظار ہے جو غم کو دور کر دے، اور نہ ہی صبر نفع دے رہا ہے۔

(۸) میں دیکھ رہا ہوں کہ زمانہ لمحہ بہ لمحہ گزر رہا ہے اور جس کی طرف (آخرت کے) حریص مائل ہیں میں اس کی تیاری نہ کر سکا۔

(۹) اگر میں اپنے محبوب سے بالشت برابر دوری اختیار کروں تو یہ انتہا درجہ کی دوری ہوگی کہ محبت میں یہ (بالشت برابر دوری) بھی بڑی ہوتی ہے۔

نیک خاتون:

حضرتِ سیِّدُنا ذوالنون مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ ''میں نے ایک عبادت گزار عورت کو دیکھا۔ جب میں اس کے قریب پہنچا تو اس نے مجھے سلام کیا، میں نے سلام کا جواب دیا تو اس نے پوچھا: ''آپ کہاں سے آرہے ہیں؟'' میں نے کہا کہ ''اس حکمت والے کے پاس سے جس کی مثل کوئی نہیں۔'' تو اس نے ایک زوردار چیخ ماری پھر بولی کہ ''تم پر افسوس ہے کہ تم نے اس کی بارگاہ میں اجنبیت کی وحشت کیسے محسوس کی کہ اس سے جدا ہو گئے حالانکہ وہ تو اجنبیوں کو اُنس پہنچانے والا، کمزوروں کا مددگار اور آقاؤں کا آقا ہے، تم نے اپنے آپ کو اس سے جدائی پر کیسے راضی کر لیا؟''

میں اس عورت کا کلام سن کر رونے لگا تو اس نے پوچھا: ''کیوں رو رہے ہو؟'' میں نے کہا: ''زخم پر مرہم رکھ دیا گیا تو وہ جلد ہی بھر گیا۔'' وہ کہنے لگی: ''اگر تم سچے ہوتے تو کیوں روتے؟'' میں نے پوچھا: ''کیا سچا نہیں روتا؟'' اس نے جواب دیا:

''نہیں۔'' میں نے پوچھا: ''وہ کیوں؟'' جواب دیا: ''اس لئے کہ رونا تو دل کی راحت وسکون کے لئے ہوتا ہے جبکہ عقلمندوں کے ہاں یہ ایک معیوب شئے ہے۔'' میں نے اس سے کہا: ''مجھے کوئی ایسی نصیحت کیجئے جس کے ذریعے اللہ عزوجل مجھے نفع عطا فرمائے۔'' کہنے لگی: ''اپنے مولا عزوجل کی ملاقات کے شوق میں عبادت کیجئے کیونکہ اس نے اپنے اولیاء کی ملاقات کے لئے ایک دن (یعنی قیامت کا دن) مقرر کر رکھا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں دنیا میں اپنی محبت کا ایسا جام پلا دیا جس کے بعد انہیں کبھی پیاس نہ لگی۔'' پھر وہ روتے ہوئے کہنے لگی: ''یا الٰہی عزوجل! تو مجھے کب تک اس دنیا میں رکھے گا جہاں میرا کوئی ہمدرد نہیں جو مشکلات میں میرا ساتھ دے سکے۔'' پھر یہ شعر پڑھنے لگی:

اِذَا کَانَ دَاءُ الْعَبْدِ حُبَّ مَلِیْکِهٖ فَمَنْ دُوْنَهٗ یُرْجٰی طَبِیْبًا مُدَاوِیًا

ترجمہ : جب بندے کا مرض اپنے مالک کی محبت ہو تو اس کے علاوہ وہ کس طبیب سے علاج کی توقع رکھے۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم }

میرے پیارے اسلامی بھائی!

اگر تیرے مولا عزوجل نے تجھے اپنی بارگاہ سے دور کر دیا تو تُو کس کے دروازے پر جائے گا؟ اور کون سے راستے پر چلے گا اور کس جانب کا ارادہ کرے گا؟ اپنے مولیٰ کا دروازہ پکڑ تا کہ تیری واپسی تیرے لئے فائدہ مند ہو۔

چند اشعار

حَنِیْنُ قُلُوْبِ الْعَارِفِیْنَ اِلَی الذِّکْرِ وَتَذْکَارُهُمْ عِنْدَ الْمُنَاجَاةِ بِالسِّرِّ

وَاَجسَامُهُمْ فِیْ الْاَرْضِ سَکْرٰی بِحُبِّهٖ ۔۔۔ وَاَرْوَاحُهُمْ فِیْ لَیْلِ حُجْبِ الْعُلٰی تَسْرِیْ

عِبَادٌعَلَیْهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ اُنْزِلَتْ ۔۔۔ فَظَلُّوْاعُکُوْفًا فِیْ الْفَیَافِیْ وَفِیْ الْقَفْرِ

وَرَاعُوْا نُجُوْمَ اللَّیْلِ لَایَرْقُدُوْنَهٗ ۔۔۔ بِاِدْمَانِ تَثْبِیْتِ الْیَقِیْنِ مَعَ الصَّبْرِ

فَهٰذَا نَعِیْمُ الْقَوْمِ اِنْ کُنْتَ فَاهِمًا ۔۔۔ وَتَعْقِلُ عَنْ مَوْلَاکَ آدَابَ مَنْ یَّدْرِیْ

فَمَاعَرَّسُوْا اِلَّابِقُرْبِ حَبِیْبِهِمْ ۔۔۔ وَلَا عَرَّجُوْا عَنْ مَّسِّ بُؤْسٍ وَّلَاضُرٍّ

اُدِیْرَتْ کُؤُوْسٌ لِلْمَنَایَا عَلَیْهِمْ ۔۔۔ فَغَفَوْا عَنِ الدُّنْیَا کَاغْفَاءِ ذِیْ سُکْرٍ

هُمُوْمُهُمْ جَالَتْ لَدٰی حُجُبِ الْعُلٰی ۔۔۔ وَهُمْ اَهْلُ وُدِّ اللّٰهِ کَالْاَنْجُمِ الزُّهْرِ

فَلَا عَیْشَ اِلَّامَعْ اُنَاسٍ قُلُوْبُهُمْ ۔۔۔ تَحِنُّ اِلَی التَّقْوٰی وَتَرْتَاحُ لِلذِّکْرِ

ترجمہ:(۱)عارفین کے دل ذکر کے مشتاق رہتے ہیں اور وہ مناجات کے وقت پست آواز میں اللہ عزوجل کی تسبیح وتقدیس بیان کرتے ہیں۔

(۲)اور زمین میں ان کے اجسام اللہ عزوجل کی محبت کے سبب مدہوش رہتے ہیں اور ان کی روحیں عالی شان حجابات میں رات کو سیر کرتی ہیں۔

(۳)یہ وہ بندے ہیں جن پر اللہ عزوجل کی رحمت برستی ہے اور انہوں نے جنگلات اور چٹیل میدانوں میں ٹھکانے بنالئے ہیں۔

(۴)اور وہ ستاروں کی نگہبانی کرتے ہیں، صبر کے ساتھ پختہ یقین کی وجہ سے راتوں کو نہیں سوتے۔(یعنی عبادت کرتے ہیں)

(۵)انسانوں کے لئے عظیم نعمت یہی ہے اگر تو سمجھ لے اور اپنے مولیٰ عزوجل کی بارگاہ کے آداب سے واقف (لوگوں) کی طرح علم رکھے۔

(۶)وہ اپنی آرام گاہوں سے اپنے محبوب کے قرب ہی کے لئے الگ ہوتے ہیں اور وہ کسی تکلیف ونقصان کے پہنچنے کی پرواہ نہیں کرتے۔

(۷)ان پر دنیاوی خواہشات کے جام پیش کئے جاتے ہیں مگر یہ لوگ دنیا سے یوں

بے پرواہ ہیں جس طرح مدہوش ہلکی نیند میں ہوتا ہے۔

(۸) ان کے خیالات حجاباتِ علٰی کے پاس گھومتے ہیں، یہ اللہ عزوجل کے ساتھ محبت کرنے والے ہیں اور چمکتے ستاروں کی طرح ہیں۔

(۹) زندگی انہی لوگوں کے ساتھ گزارنی چاہیے جن کے دل تقوی وپرہیزگاری سے معمور اور یادِ الٰہی عزوجل سے راحت پاتے ہیں۔

نیک سیرت داماد:

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر کے دوران کسی راستے سے گزر رہا تھا۔ میں روزے سے تھا، میں نے ایک بہتی نہر کو دیکھا تو اس میں غسل کے لئے غوطہ لگا دیا۔ اچانک میں نے پانی کی سطح پر ایک بہی دانہ (ایک پھل) تیرتے ہوئے دیکھا تو اسے افطار کے لئے اٹھالیا۔ جب میں نے اس سے افطاری کر لی تو بہت ندامت ہوئی کہ میں نے غیر کے مال سے افطاری کر لی۔ جب صبح ہوئی تو میں اس باغ کے دروازے پر پہنچ گیا جہاں سے نہر نکل رہی تھی۔ میں نے دروازے پر دستک دی تو ایک عمر رسیدہ بزرگ باہر نکلے میں نے ان سے کہا: ''کل آپ کے اس باغ سے ایک بہی دانہ دریا میں بہتا ہوا گیا تھا میں نے اسے اٹھا کر کھا لیا اور اب میں اس پر بہت نادم ہوں مجھے امید ہے کہ آپ اس کا کوئی حل نکالیں گے۔'' وہ بزرگ بولے: ''میں تو خود اس باغ میں مزدور ہوں، مجھے یہاں کام کرتے ہوئے چالیس سال ہوگئے مگر میں نے اس کا ایک پھل بھی نہیں کھایا اور اس باغ میں میرا کوئی حصہ نہیں۔'' میں نے پوچھا: ''پھر یہ باغ کس کا ہے؟'' انہوں نے کہا کہ ''یہ باغ دو بھائیوں کا ہے جو فلاں جگہ رہتے ہیں۔''

میں اس جگہ پہنچ گیا، وہاں مجھے ایک ہی بھائی مل سکا۔ میں نے اسے سارا ماجرا بتایا تو وہ کہنے لگا: ''نصف باغ تو میرا ہے لہذا میں آدھا حصہ معاف کرتا ہوں۔'' میں نے پوچھا: ''میں تمہارے بھائی کو کہاں ڈھونڈوں؟'' اس نے کہا: ''فلاں فلاں جگہ چلے جاؤ۔'' تو میں اس طرف چل دیا اور اسے جاکر سارا قصہ سنایا تو اس نے کہا کہ ''خدا عزوجل کی قسم! میں ایک شرط پر اپنا حق معاف کروں گا۔'' میں نے پوچھا کہ ''وہ شرط کیا ہے؟'' وہ بولا کہ ''میں تم سے اپنی بیٹی کا نکاح کروں گا اور تمہیں سو دینار دوں گا۔'' میں نے کہا: ''افسوس کہ مجھے اس کی بالکل حاجت نہیں کیا آپ نہیں جانتے کہ اس ایک پھل کی وجہ سے مجھے کتنی پریشانی ہوئی ہے لہذا میرے لئے کوئی اور حل تلاش کریں۔'' انہوں نے کہا کہ ''خدا عزوجل کی قسم! میں اس شرط کے بغیر ایسا نہیں کروں گا۔''

جب میں نے ان کا اصرار دیکھا تو ان کا مطالبہ تسلیم کرلیا اور کہا: ''ٹھیک ہے۔'' انہوں نے مجھے سو دینار دیئے اور کہا: ''اس میں سے جتنے چاہو میری بیٹی کے مہر کے طور پر دے دو۔'' میں نے سارے دینار واپس کردیئے۔ مگر انہوں نے کہا کہ ''سارے نہیں کچھ دینار دے دو۔'' پھر جب انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کردیا تو لوگوں نے اسے اس بات پر ملامت کی کہ ''جب اربابِ اختیار اور بڑے لوگوں نے تمہاری بیٹی کے لئے پیغام بھیجا تھا تو تم نے انہیں اپنی بیٹی نہیں دی، تو اس فقیر کو کیوں دے دی جس کے پاس بالکل مال نہیں ہے؟'' تو انہوں نے لوگوں سے کہا: ''اے لوگو! میں نے پرہیزگاری اور تقویٰ کو ترجیح دی ہے کیونکہ یہ شخص اللہ عزوجل کے نیک بندوں میں سے ہے۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

عبادت گزاروں کا راستہ اور تائبین کا طریقہ

اے راہِ صالحین سے دور رہنے والے! تجھ پر اپنے نورِ بصارت کی اِصلاح لازم ہے،......تاریک دل شکوک کے کانٹوں پر چل رہا ہے اور تُو بے خبر ہے،......توبہ کرنے والا اپنی عمر عبادت میں گزارتا ہے، دن میں روزہ رکھتا ہے اور رات میں عبادت کرتا ہے جبکہ آرام پسند اور کاہل آدمی کا وقت غفلت میں گزرتا ہے، اس کی بصیرت غور و تفکر سے بے بہرہ ہوتی ہے کیونکہ جو شخص دنیا سے بے رغبتی کا مزہ چکھ لیتا ہے اسے شب بیداری اور رات میں نماز پڑھنے میں بہت لذت حاصل ہوتی ہے،......اگر تمہیں رات کے اوائل میں تہجد پڑھنے والے نظر نہیں آتے تو سحری کے وقت انہیں دیکھ لیا کرو اور غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ کہ اب تو اس بڑھاپے کی فجر طلوع ہو چکی ہے اگر تو بارگاہِ خداوندی عزوجل سے پیچھے رہ گیا تو یہ پیچھے رہ جانا تجھے ذلت میں ڈال دے گا۔

عبادت گزار کیسا ہو؟

نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی برے غلام کی طرح نہ بنے کہ اگر خوفزدہ ہو تو عمل کرے اور بے خوف ہو تو عمل نہ کرے اور نہ ہی تم میں سے کوئی برے مزدور کی طرح بنے اگر زیادہ اجرت نہ ملے تو کام نہ کرے۔''

(اتحاف السادۃ المتقین، کتاب المحبۃ والشوق والانس، باب بیان ان المستحق للمحبۃ ھو اللہ وحدہ، ج۱۲، ص۳۴۸)

محبتِ الٰہی عزوجل کا انعام:

اللہ عزوجل نے حضرتِ سیِّدُ نا داوٗد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی کہ ''اے داوٗد! عُشّاق، اللہ عزوجل کے حلم یعنی بُردباری میں زندگی گزارتے ہیں، ذاکرین، اللہ عزوجل کی رحمت میں زندگی گزارتے ہیں، عارفین، اللہ عزوجل کے لطف وکرم میں زندگی بسر کرتے ہیں اور صدیقین، اللہ عزوجل کی بساطِ اُنس میں زندگی گزارتے ہیں اللہ عزوجل ہی انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔''

آخرت کے طلب گاروں کا راستہ

اے شخص! تُو کب تک گناہوں پر اصرار کرے گا؟ تُو گناہوں سے کب توبہ کرے گا؟...... تیرا جسم کھیل کود میں مشغول ہے اور تیرا دل تقویٰ سے محروم ہونے کی وجہ سے برباد ہو گیا ہے،...... تُو نے اپنی جوانی غفلت میں گزار دی اور اب بڑھاپے میں اپنی جوانی برباد ہونے پر رو رہا ہے؟...... وعظ (یعنی بیان) کی مجلس میں تو تُو فوت شدہ عمل پر روتا ہے لیکن جب مجلس سے اٹھتا ہے تو پھر سے گناہوں میں جا پڑتا ہے ،...... میرا وعظ تجھ پر کوئی اثر نہیں کرتا (شاید) تجھ پر عبرت کا دروازہ بند ہو چکا ہے، ...... میں کب تک تیرے دل کو سمجھاؤں، حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تیرا دل حاضر نہیں،......اے غافل دل والے! تو نصیحت کو کیونکر سمجھ سکتا ہے؟...... ہائے افسوس! اگر تجھے بارگاہ ربُّ العزت عزوجل سے دھتکار دیا گیا تو شیطان کتنا خوش ہوگا،...... یہ غمزدوں کے رونے کی جگہ ہے اور یہ مجلس کتنی اچھی ہے کہ توبہ کرنے والوں کا گروہ اپنے احباب کی طرف کوچ کر گیا۔

آہ! بارگاہِ ربِ العزت عزوجل سے دھتکارے ہوئے بندے کی وحشت کا کیا عالم ہوگا کہ وہ قربِ خداوندی عزوجل کا کوئی ذریعہ نہ پاسکے گا ،......اے اپنے احباب سے کٹ جانے والے! عاجزی وانکساری کے ساتھ قافلہ والوں کے قدموں سے وابستہ ہو جا اور گریہ وزاری کرتے ہوئے یوں عرض کر: ''میں وہ ہوں جو محرومی کے جنگل میں بھٹک گیا ہے اور بدبختی کے ویرانے میں تنہا رہ گیا ہے، چھپ چھپ کر آنسو بہا رہا ہے مگر جب اس نے حاضری کا ارادہ کیا اس کو گناہوں کی وجہ سے

دربانوں نے حاضری سے روک دیا، اس کے پاس کوئی زادِ سفر نہیں، کوئی سواری نہیں اور کچھ طاقت نہیں وہ کہاں جائے ؟'' تو شاید غیب کے پردوں کے پیچھے سے کوئی رحمت ظاہر ہو جو تیری مصیبتوں کی مشکلات کو آسان کر دے۔

وہ پاکیزہ نفوس کس قدر خوش نصیب ہیں جنہوں نے بلاحجاب آخرت کا مشاہدہ کیا ہے اور جو کچھ اللہ عزوجل نے اپنے فرمانبرداروں کے لئے اجر وثواب تیار فرمایا اس کا معائنہ کیا ہے، تم غور تو کرو کہ انہوں نے اپنے بدن کیوں کمزور کر ڈالے، اپنے جگر پیاسے رکھے، اپنی گردنیں (اللہ عزوجل کے لئے کیوں) جھکا دیں اور اسی کے ذکر کو اپنی پونجی اور مراد کیوں بنایا؟

چند اشعار

یَا رِجَالَ اللَّیْلِ مَھْلًا عَرِّسُوْا   اِنَّنِیْ بِالنَّوْمِ عَنْکُمْ مُشْتَغِلُ

شَغَلَتْنِیْ عَنْکُمُ النَّفْسُ الَّتِیْ   تَقْطَعُ اللَّیْلَ بِنَوْمٍ وَکَسَلُ

اَنَا بَطَّالٌ وَّاَنْتُمْ رُکَّعٌ   زَادَ تَفْرِیْطِیْ وَزِدْتُّمْ فِی الْعَمَلُ

قُلْتُ مَھْلًا سَادَتِیْ اَھْلَ الْوَفَا   حَمَلَ الْقَوْمُ وَقَالُوْا لَا مَھَلُ

ترجمہ: (۱) اے رات میں عبادت کرنے والو! کچھ دیر تو آرام گاہ میں چلے جاؤ، کہ میں نیند کے سبب تم سے (یعنی تمہاری اس عبادت میں شریک ہونے سے) دور ہوں۔

(۲) مجھے نیند اور سستی میں رات گزارنے والے نفس نے تم سے بے توجہ کر دیا ہے۔

(۳) میں فضولیات میں مشغول ہوں اور تم نماز میں، میری کوتاہی میں اضافہ ہوا اور تم عمل میں آگے بڑھ گئے۔

(۴) میں نے کہا: وفا کے پیکر سردارو! کچھ انتظار کر لو تو وہ بے نیازی سے کہنے لگے: ''انتظار کی مہلت نہیں ہے۔''

قُربِ الٰہی پانے کا طریقہ:

حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''اللہ عزوجل نے اپنے ایک نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ جب تم حظیرہ قدس (یعنی جنت) میں رہنا چاہو تو دنیا سے کنارہ کش ہوجاؤ اور اس طرح غمگین اور تنہا ہوجاؤ جیسے تنہا رہ جانے والا پرندہ چٹیل زمین میں سایہ پانے والی جگہ پر ہوتا ہے، وہ چشموں کے پانی پر آتا اور درختوں سے پھل کھاتا ہے اور جب رات ہوجاتی ہے تو دیگر پرندوں سے ڈرتا ہوا تنہا چھپ جاتا ہے اور اپنے رب عزوجل سے اُنس حاصل کرتا ہے۔''

حصولِ عبرت:

حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں: ''ایک عابد کا گزر کسی راہب کے قریب سے ہوا تو اس نے راہب سے کہا کہ ''اے راہب! تم موت کو کیسے یاد کرتے ہو؟'' راہب نے جواب دیا: ''میں جب بھی کوئی قدم اٹھاتا ہوں تو دوسرا قدم رکھنے سے پہلے ڈرتا ہوں کہ کہیں مر نہ جاؤں۔'' عابد نے پوچھا: ''عبادت کے لئے تمہارا جوش کیسا ہوتا ہے؟'' راہب نے کہا: ''میں نے جنت کے بارے میں جاننے والے کسی شخص کے بارے میں نہیں سنا کہ اسے وقت ملے اور وہ دو رکعتیں ادا نہ کرے۔'' عابد نے پوچھا: ''تم راہبوں کو کیا ہوا ہے کہ تم یہ سیاہ پیوند دار لباس پہنے رہتے ہو؟'' راہب نے کہا: ''مصیبت زدہ لوگوں کا لباس ایسا ہی ہوتا ہے۔'' عابد نے پوچھا: ''اے راہب! کیا ہر راہب مصیبت میں ہے؟'' راہب نے کہا کہ ''اے میرے بھائی! گنہگاروں کے لئے گناہوں سے بڑی مصیبت کونسی ہے۔'' اس عابد کا

کہنا ہے کہ '' مجھے جب بھی یہ گفتگو یاد آتی ہے تو میں رو پڑتا ہوں۔''

حضرتِ سیِّدُ نا عتبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ '' دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والوں میں سے ایک زاہد نے یہ اشعار کہے ہیں:

وَيَوْمَ تَرَى الشَّمْسَ قَدْ كُوِّرَتْ ... وَفِيْهِ تَرَى الْاَرْضَ قَدْ زُلْزِلَتْ

وَفِيْهِ تَرَى كُلَّ نَفْسٍ غَدًا ... اِذَا حُشِرَ النَّاسُ مَاقَدَّمَتْ

أَتَرْقُدُعَيْنَاكَ يَامُذْنِبًا ... وَاَعْمَالُكَ السُّوْءُ قَدْدُوِّنَتْ

فَاَمَّا سَعِيْدٌاِلٰى جَنَّةٍ ... وَكُفَّاهُ بِالنُّوْرِ قَدْخُضِّبَتْ

وَاَمَّا شَقِيٌّ كُسِيَ وَجْهُهُ ... سَوَادًا وَّكُفَّاهُ قَدْ غُلِّلَتْ

ترجمہ: (۱) اس دن تو دیکھے گا کہ سورج ماند پڑ جائے گا، اور زمین زلزلوں میں ہوگی۔

(۲) جس دن لوگوں کا حشر ہوگا تو اس میں دیکھے گا کہ ہر نفس نے کل (قیامت) کے لئے کیا کچھ آگے بھیجا۔

(۳) اے بدکار! تیری آنکھیں سو رہی ہیں جبکہ تیرے اعمالِ بد جمع ہو رہے ہیں۔

(۴) سعادت مند کا ٹھکانا تو جنت ہوگا اور اس کے ہاتھ نور سے معمور ہوں گے۔

(۵) اور بد بخت کے منہ پر سیاہی چھائی ہوگی اور اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے۔

دنیاوی لذّتوں سے کنارہ کشی:

ایک دن حضرتِ سیِّدُ نا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر پر روانہ ہوئے۔ جب انہیں سخت گرمی محسوس ہوئی تو انہوں نے عمامہ منگوایا اور اسے سر پر باندھ لیا پھر فوراً ہی اسے اتار دیا۔ عرض کی گئی: '' اے امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمامہ کیوں اتار دیا یہ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گرمی سے بچا رہا تھا؟'' فرمایا کہ '' مجھے پچھلے زمانہ کے لوگوں کے یہ اشعار یاد آگئے:

مَنْ كَانَ حِيْنَ تَمَسُّ الشَّمْسُ جَبْهَتَهُ　　اَوِالْغُبَارُ يَخَافُ الشَّيْنَ وَالشَّعْثَا

وَيَاْلَفُ الظِّلَّ كَيْ تَبْقٰى بَشَاشَتُهُ　　فَسَوْفَ يَسْكُنُ يَوْمًا رَاغِمًا جَدَثًا

فِيْ قَعْرِ مُظْلِمَةٍ غَبْرَاءَ مُوْحِشَةٍ　　يُطِيْلُ تَحْتَ الثَّرٰى فِيْ جَوْفِهَا اللَّبَثَا

ترجمہ: (۱) ایسا شخص جو اپنے چہرے پر دھوپ اور غبار پڑنے سے ڈرتا ہے کہ کہیں عیب دار یا پراگندہ نہ ہو جائے۔

(۲) اور سایہ کی تلاش کرتا ہے تاکہ اس کی تروتازگی قائم رہے یہ عنقریب ایک دن قبر میں خاک آلود ہو کر رہے گا۔

(۳) وہ تاریک، غبار آلود اور وحشت میں ڈالنے والے گڑھے میں ہوگا اور عرصہ دراز تک مٹی کے نیچے اس کے پیٹ میں رہے گا۔

نیک لوگوں کا صدقہ:

حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ بن مریم (علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ورضی اللہ تعالیٰ عنہا) اپنے حواریوں کے پاس تشریف لائے۔ حواریوں کے چہرے گرد آلود تھے مگر نور سے چمک رہے تھے۔ آپ علیہ السلام نے ان سے ارشاد فرمایا: ''اے آخرت کے بیٹو! ناز و نعمت میں رہنے والوں کو تمہاری بچی نعمتوں ہی سے حصہ ملتا ہے۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

نورانی چہرے:

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے پوچھا گیا: ''تہجد گزار لوگوں کے چہرے دیگر لوگوں سے زیادہ خوبصورت کیوں ہوتے ہیں؟'' تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''وہ اللہ عزوجل کے لئے تنہائی اختیار کرتے ہیں تو اللہ عزوجل انہیں اپنے نور کا لباس پہنا دیتا ہے۔''

رونے والا نوجوان:

حضرتِ سیِّدُ نا ابو ماجد علیہ رحمۃ اللہ الواجد فرماتے ہیں: ''میں صوفیاء سے بہت محبت رکھتا تھا، ایک دن میں ان کے پیچھے پیچھے ایک عالم کی مجلس میں پہنچا تو میں نے اس مجلس میں ایک نوجوان دیکھا جس کی زیارت کے لئے لوگ بے تاب تھے۔ وہ نوجوان جب ''اللہ، اللہ'' کی صدائیں سنتا تو اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ پاتا۔ عین عالم شباب میں اسے اس طرح روتا دیکھ کر مجھے بڑا تعجب ہوا۔ میں نے ایک بزرگ سے اس نوجوان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: ''یہ توبہ کے بعد اس طرح اشک باری کرتا اور نوافل کی ادائیگی میں مصروف نظر آتا ہے، اس کا دل بہت نرم ہے اور یہ محبتِ الٰہی عزوجل میں خود رفتہ ہے۔'' اسی اثناء میں کسی قاری نے یہ آیت کریمہ پڑھی:

فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ ترجمہ کنز الایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔

(پ۲، البقرۃ:۱۵۲)

تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا: ''اے میرے مولا عزوجل! وہ ذلیل ورسوا ہو گیا جس کے دل میں تیری یاد کے علاوہ کچھ اور رہے، اے دلوں کے محبوب! ساری کائنات میں تیرے سوا کون ہے جسے یاد کیا جائے۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

چند اشعار

تَهَتُّكِیْ فِی الْهَوٰی حَلَالِیْ ... وَعَاذِلِیْ مَالَهُ وَمَالِیْ

یَلُوْمُنِیْ فِی الْغَرَامِ جَهْلًا ... وَكُلَّمَا لَامَنِیْ حَلَالِیْ

قَالُوْا تَسَلَّیْتَ قُلْتُ كَلَّا ... یَاقَوْمِ مِثْلِیْ یَكُوْنُ سَالِیْ

قَالُوْا تَعَشَّقْتَ قُلْتُ اَهْلًا ... لَقَدْ تَعَشَّقْتُ لَااُبَالِیْ

ترجمہ: (۱) شدتِ محبت کے سبب میری شہرت درست ہے، اور مجھے ملامت کرنا نہ تو اس کے لئے درست ہے اور نہ مجھ لائق ہے۔

(۲) وہ مجھے لاعلمی کی بنا پر محبت میں ملامت کر رہا ہے اور جب بھی اس نے مجھے ملامت کی مجھے بھلی ہی لگی۔

(۳) لوگوں نے پوچھا: کیا تجھے (محبت میں) افاقہ ہوا؟ میں نے جواب دیا: 'اے لوگو! میرے جیسے کو افاقہ ہرگز نہیں؟

(۴) انہوں نے پوچھا: ''تو عشق میں گرفتار ہو گیا ہے؟ میں نے جواب دیا: ''ہاں! میں نے عشق کیا (اور) اظہارِ عشق میں مجھے کسی کی پرواہ نہیں۔''

لوگوں کی چار اقسام:

حضرتِ سیِّدُنا ابو علی علیہ رحمۃ اللہ الولی فرماتے ہیں کہ ''مقامِ فناء (یعنی وہ مرتبہ جس تک بندہ بذریعہ عبادت درجہ بدرجہ ترقی حاصل کرتا ہے، اس) میں لوگوں کی چار اقسام ہیں:

پہلا: وہ شخص جس کے دل پر اللہ عزوجل کی عظمت اور محبت غالب آ گئی اور وہ اللہ عزوجل کے ذکر میں مشغول ہو کر دوسروں سے غافل ہو گیا۔ یہ وہی شخص ہے جس کا ذکر اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمان میں کیا ہے:

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (پ۱۸، النور: ۳۷)

ترجمہ کنز الایمان:۔ وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد سے

دوسرا: وہ شخص جس نے اللہ عزوجل سے سچی عبادت، اظہارِ بندگی، خالص پرہیزگاری اور وفاداری کا وعدہ کیا ہے، یہ وہ شخص ہے جس کا تذکرہ اللہ عزوجل نے

اپنے اس فرمانِ عظیم میں کیا:

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُ وا اللّٰـهَ عَلَيْهِ (پ۲۱،الاحزاب:۲۳)

ترجمہ کنز الایمان: کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا۔

تیسرا: وہ شخص جس کا کلام اللہ عزوجل کے لئے ہو، وہ نیکی کی دعوت دے، برائی کی تمام اقسام سے خود بھی بچے اور دوسروں کو بھی منع کرے۔ یہ وہ شخص ہے جس کا وصف اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمانِ عظمت نشان میں بیان کیا ہے:

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى ز (پ۲۲،سورۃ یٰس آیت۲۰)

ترجمہ کنز الایمان: اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک مرد دوڑتا آیا۔

چوتھا: وہ شخص جس کا باطن اس کی ذات کے بارے میں اور اس پر مقرر موکل فرشتوں کے بارے میں گفتگو کرے اور اس کے راز کو اس کے مولیٰ عزوجل کے علاوہ کوئی نہ جانتا ہو۔ یہ وہ شخص ہے جس کا تذکرہ اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمانِ ذیشان میں کیا ہے:

اَللّٰـهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ج ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ط (پ۲۳،الزمر:۲۳)

ترجمہ کنز الایمان: اللہ نے اُتاری سب سے اچھی کتاب کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رغبت میں۔

سیدنا مالک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مناجات:

حضرتِ سیِّدُ نا مغیرہ بن حبیب علیہ رحمۃ اللہ الْمُجِیب فرماتے ہیں کہ ''میں محبوبانِ خدا عزوجل کے مجاہدات اور عارفین کی مناجات کے بارے میں سنا کرتا اور ان میں سے کسی کے حال پر مطلع ہونے کی خواہش کرتا تھا۔لہذا میں حضرتِ سیِّدُ نا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار کے ہاں گیا اور چھپ کر انہیں دیکھنے لگا۔میں کئی راتوں تک ان کی عبادات کو دیکھتا رہا۔وہ عشاء کے بعد وضوء کرتے اور نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔بعض اوقات ایک یا دو آیتوں کی تکرار میں پوری رات گزار دیتے۔کبھی آہستہ آہستہ تلاوت کی آواز بڑھا دیتے پھر جب سجدہ کر لیتے اور نماز سے فارغ ہوتے تو اپنی داڑھی پکڑ لیتے اور بچوں سے بچھڑ جانے والی ماں کی طرح فریاد کرتے اور پریشان حال شخص کی طرح روتے ہوئے یوں دعا مانگتے:''یا الٰہی عزوجل!اے میری زندگی کے مالک !اے میری تنہائی کے رفیق !اے مناجات کے سننے والے ! تو نے اپنے اس فرمان سے فضل واحسان کیا:

يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ ترجمہ کنزالایمان: وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا۔ (پ ۶،المائدہ:۵۴)

اور محبّ اپنے حبیب کو عذاب نہیں دیتا لہذا تُو مالک بن دینار کے بڑھاپے کو جہنم پر حرام فرمادے، یا الٰہی عزوجل! تو جہنمیوں اور جنت میں داخل ہونے والوں کو جانتا ہے، مالک بن دینار کا ان میں سے کونسا گھر ہے؟ اور مالک کا ٹھکانا کونسا ہے؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ یونہی طلوع فجر تک مناجات کرتے رہتے اور عشاء کے وضوء سے فجر کی نماز ادا کرتے۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم }

نفسانی خواہشات کا وبال

اے وہ **شخص**! جسے محرومی نے بٹھا رکھا ہے، یہ توبہ کرنے والوں کا قافلہ ہے تُو بھی ان کے ساتھ شریکِ سفر ہوجا،...... تیرے پاس نہ تو آنسوؤں کا کوئی خزانہ ہے اور نہ ہی افسوس کرنے والا دل ہے،...... میں تجھے بے یارومددگار دیکھ رہا ہوں، یہ بڑھاپے کی گھنٹی کُوچ کا اعلان کررہی ہے،...... اے شخص! آخرت کی تیاری کرلے کب تک عذر کرتا رہے گا؟ کب تک سستی کرے گا؟ کتنی غفلت کرے گا؟ میں قیامت کے دن تجھے معذور نہیں پاتا، تیرے وصال کا گھر ویران ہے جبکہ جدائی کا گھر آباد ہے، قدم بڑھا شاید توبہ سے کوتاہیوں کا ازالہ ہوجائے اور سحری کے وقت ایک سجدہ ایسا کرلے جو تجھے قیامت کی ہولناکیوں سے نجات دلائے، قرآنِ پاک میں ہے:

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ۝ (پ۱۳، الرعد:۱۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے خواہ مجبوری سے اور ان کی پرچھائیاں ہر صبح و شام[1]

کیا خوب ہیں وہ لوگ جن کے دل یادِ محبوب سے معمور رہتے ہیں، ان کے دلوں میں محبوب کے سوا کسی کی یاد کا کوئی حصہ یا گنجائش نہیں۔ اگر وہ بولتے ہیں تو اسی کا تذکرہ کرتے ہیں، اگر حرکت کرتے ہیں تو اسی کے حکم سے کرتے ہیں، اگر خوش ہوتے ہیں

---

[1] یہ آیتِ سجدہ ہے اور "آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہوجاتا ہے۔" (بہارشریعت، ج۱، حصہ۴، ص۳۸)

تو اس کے قُرب پر خوش ہوتے ہیں، اگر ڈرتے ہیں تو اس کے عتاب سے ڈرتے ہیں، محبوب کا ذکر ان کی غذا ہے اور ان کے اوقات اللہ عزوجل سے مناجات کرنے میں گزرتے ہیں، اس کے بغیر انہیں چین نہیں آتا اور وہ اس کی رضا کے بغیر ایک لفظ بھی نہیں بولتے۔

چند اشعار

حَیَاتِیْ مِنْکَ فِیْ رُوْحِ الْوِصَالِ   وَصَبْرِیْ عَنْکَ مِنْ طَلَبِ الْمُحَالِ

وَکَیْفَ الصَّبْرُ عَنْکَ وَاَیُّ صَبْرٍ   لِعَطْشَانَ عَنِ الْمَاءِ الزُّلَالِ

اِذَا لَعِبَ الرِّجَالُ بِکُلِّ شَیْئٍ   رَأَیْتُ الْحُبَّ یَلْعَبُ بِالرِّجَالِ

ترجمہ: (۱) تیری طرف سے میری زندگی وصالِ حقیقی میں ہے، اور تجھ سے کنارہ کشی کرنے کا مطالبہ مجھ سے (گویا) ناممکن کا طلب کرنا ہے۔

(۲) تیرے بغیر صبر کیسے ہوسکتا ہے کہ پیاسا شخص صاف میٹھے خوشگوار پانی سے کتنا صبر کرے۔

(۳) جس وقت لوگ ہر چیز سے کھیلتے ہیں (اس وقت) میں نے محبت کو دیکھا کہ وہ ان لوگوں سے کھیل رہی ہوتی ہے

بندے کی توبہ پر شیطان کی بدحواسی:

رسولِ خدا، حبیبِ کبریا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ ''جب بندہ چالیس برس کی عمر کو پہنچ جائے اور اس کی بھلائی اس کے شر پر غالب نہ آئے تو شیطان اس کی پیشانی چوم کر کہتا ہے کہ ''میں اس چہرے پہ قربان جو کبھی فلاح نہیں پائے گا۔'' پھر اگر اللہ عزوجل اس بندے پر احسان فرمائے اور وہ شخص اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرلے اور اللہ عزوجل اسے گمراہی سے بچالے اور جہالت کی تاریکیوں سے نکال دے۔'' تو شیطان ملعون کہتا ہے: ''ہائے افسوس! اس نے میری آنکھیں ٹھنڈی کرنے

کے لئے ساری عمر گمراہی میں گزاری پھر اللہ عزوجل نے اس کی توبہ کی وجہ سے اسے جہالت کے اندھیروں سے نکال دیا۔"

ایک عالم کا امتحان:

منقول ہے کہ بغداد میں ایک شخص بہت بڑا عالم تھا۔لوگ حصولِ علم اور اصلاح کے شوق میں اس کے پاس آتے جاتے تھے۔ایک مرتبہ اس نے حجِ بیت اللہ اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا قصد کیا تو اپنے طلبہ کو بھی ساتھ چلنے پر آمادہ کرلیا اور ان سے عہد لیا کہ وہ اللہ عزوجل پر توکل کرتے ہوئے چلیں گے۔دورانِ سفر یہ لوگ جب ایک گرجا گھر کے قریب پہنچے تو گرمی اور پیاس کی شدت سے نڈھال تھے۔طلبہ نے عرض کیا کہ "اے ہمارے استاد گرامی! ہم دن ٹھنڈا ہونے تک اس گرجا کے سائے میں آرام کرلیتے ہیں پھر ان شاء اللہ عزوجل دوبارہ سفر پر روانہ ہوجائیں گے۔" استاد نے کہا: "جیسے تمہاری مرضی۔"

چنانچہ یہ لوگ اس گرجا کی طرف چل دیئے اور اس کی دیوار کے سائے میں پڑاؤ ڈال دیا۔گرمی سے بے حال لوگوں کو سایہ نصیب ہوا تو وہ جلد ہی نیند کی آغوش میں چلے گئے مگر استاذ نہ سویا۔وہ انہیں سوتا چھوڑ کر وضو کے لئے پانی کی تلاش میں نکل پڑا۔اس وقت اس کے ذہن میں صرف ایک ہی خیال تھا کہ کسی طرح پانی مل جائے۔ ابھی وہ گرجا کے سائے میں پانی تلاش کررہا تھا کہ اس کی نظر ایک کم سن لڑکی پر پڑی جو چمکتے ہوئے سورج کی طرح خوبصورت تھی۔اس پر نگاہ پڑتے ہی شیطان اس استاذ پر غالب آیا اور وہ لڑکی اس کے دل ودماغ پر چھا گئی اور وہ وضو اور پانی کو بھول کر اس کی

فکر میں لگ گیا۔

اس نے آہستگی سے گرجا کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک راہب باہر نکلا اس نے پوچھا کہ ''تم کون ہو؟'' اس نے اپنا تعارف کروایا کہ میں فلاں عالم ہوں۔ راہب نے پوچھا: ''اے مسلمانوں کے فقیہ کیا چاہیے؟'' جواب دیا ''اے راہب! مجھے گرجا کی چھت سے ابھی ایک لڑکی دکھائی دی تھی وہ تمہاری کیا لگتی ہے؟'' راہب نے کہا کہ ''وہ میری بیٹی ہے مگر تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو؟'' استاذ نے کہا: ''میں چاہتا ہوں کہ تم اس کی شادی میرے ساتھ کردو۔'' راہب بولا کہ ''ہمارے دین میں ایسا کرنا جائز نہیں اگر جائز ہوتا تو میں اس سے پوچھے بغیر اسے تمہاری زوجیت میں دے دیتا حالانکہ میں نے اپنے آپ سے عہد کیا ہے کہ اس کی شادی اسی کی پسند سے کرواؤں گا، میں اسے تمہارے بارے میں بتا تاہوں اگر وہ تمہیں اپنے لئے پسند کرے تو میں اسے تمہاری زوجیت میں دے دوں گا۔'' استاذ نے کہا کہ ''یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے، مہربانی فرما کر اس کے پاس جایئے اور پوچھئے۔''

وہ راہب اپنی بیٹی کے پاس گیا اور سارا ماجرا بیان کیا۔ ادھر یہ استاذ ان کی باتیں سن رہا تھا، وہ لڑکی بولی: ''ابا جان! آپ میرا نکاح اس سے کس طرح کر سکتے ہیں حالانکہ میں عیسائی ہوں اور وہ مسلمان ہے، یہ تو اسی صورت میں ممکن ہے کہ وہ نصرانیت میں داخل ہو جائے۔'' راہب نے پوچھا: ''اگر وہ نصرانی ہو جائے تو کیا تم اس سے شادی کرلوگی؟'' لڑکی بولی: ''ہاں کرلوں گی۔''

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ استاذ کی بے تابی بڑھتی چلی جارہی تھی، اِدھر اس کے طلبہ بے خبر سو رہے تھے۔ آخر کار استاذ لڑکی کی طرف متوجہ ہو کر بولا: ''میں دین

اسلام چھوڑ کر نصرانی ہو گیا ہوں۔'' لڑکی بولی کہ ''چونکہ یہ عزت ووقار کی شادی ہے لہٰذا حقوقِ زوجیت اور مہر کی ادائیگی ضروری ہے تم حق کہاں سے ادا کرو گے کیونکہ میں دیکھ رہی ہوں کہ تم فقیر ہو، پھر بھی اگر تم ان خنزیروں کو پورا ایک سال چَراؤ تو یہی میرا مہر ہوگا۔'' وہ بولا: ''ٹھیک ہے مگر میری بھی ایک شرط ہے کہ تم اس دوران اپنا چہرہ مجھ سے نہیں چھپاؤ گی تا کہ میں صبح وشام اسے دیکھتا رہوں۔'' لڑکی بولی: ''مجھے منظور ہے۔'' تو اس نے خطبہ دینے والا عصا اٹھایا اور خنزیروں کی طرف چل دیا تا کہ عصا کے ذریعے انہیں چراگاہ تک لے جائے۔

جب طلبہ نیند سے بیدار ہوئے تو اپنے استاذ کو تلاش کرنے لگے۔ جب وہ تلاشِ بسیار کے باوجود نہ ملا تو انہوں نے راہب سے اس کے بارے میں پوچھا تو جواباً اس نے ساری کہانی سنائی۔ یہ افسوس ناک خبر سن کر طلبہ میں کہرام مچ گیا، کچھ غش کھا کر گر گئے اور کچھ آہ وبکا کرنے لگے۔ پھر انہوں نے راہب سے کہا کہ ''اب وہ کہاں ہے؟'' راہب نے بتایا کہ ''وہ خنزیر چرا رہا ہے۔'' راوی کہتے ہیں کہ ''پھر ہم اس کی طرف چل دیئے تو اسے اسی عصا سے سہارا لئے دیکھا جس کے سہارے وہ خطبہ دیا کرتا تھا، وہ خنزیروں کو ادھر ادھر جانے سے روک رہا تھا۔'' ہم نے اس سے کہا کہ ''اے ہمارے سردار! یہ تم پر کیسی آزمائش آ گئی؟'' پھر ہم اسے قرآن پاک، اسلام اور حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل یاد دلانے لگے اور اسے قرآن وحدیث کے فرامین سنائے تو اس نے کہا کہ ''مجھ سے دور ہو جاؤ، تم جو کچھ یاد دلا رہے ہو وہ میں تم سے زیادہ جانتا ہوں مگر مجھ پر اللہ ربُّ العالمین عزوجل کی طرف سے آزمائش نازل ہوئی ہے۔'' ہم نے اسے اپنے ساتھ لے جانے پر بہت زور دیا مگر ناکام رہے۔

آخرِ کار ہم اس کے حال پر کفِ افسوس ملتے ہوئے مکہ مکرمہ کی طرف چل دیئے اور حج ادا کرنے کے بعد واپس بغداد کی طرف روانہ ہوئے۔ جب ہم اسی مقام پر پہنچے تو ہم نے ایک دوسرے سے کہا کہ ''آؤ دیکھتے ہیں کہ اس پر کیا گزری، شاید وہ نادم ہوکر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کر چکا ہو اور اپنی حالت سے لوٹ آیا ہو۔'' ہم اس کے پاس پہنچے تو اسے اسی حالت پر پایا وہ خنزیروں کی دیکھ بھال کر رہا تھا ہم نے اسے سلام کیا اور نصیحت یاد دلائی اور قرآن پڑھ کر سنایا مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ ہم ایک بار پھر حسرت زدہ دل لئے واپس ہولئے۔

جب ہم گرجا گھر سے تھوڑی دور پہنچے تو ہم نے گرجے کے پیچھے سے ایک سائے کو اپنی جانب بڑھتے ہوئے دیکھا، وہ شخص چیخ چیخ کر ہمیں ٹھہرنے کا کہہ رہا تھا۔ ہم رک گئے قریب آنے پر معلوم ہوا کہ ہمارے وہی استاذ ہماری جانب آرہے ہیں جب وہ ہم سے آکر ملے تو بولے: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کر چکا ہوں اور اپنی پچھلی حالت سے رجوع کر چکا ہوں، یہ آزمائش میری ایک ایسی خطا کے سبب تھی جو میرے اور میرے رب عزوجل کے درمیان تھی اس نے میری اس خطا کے سبب مجھ پر عتاب فرمایا تھا، یہ آزمائش جو تم نے دیکھی وہ اسی سبب سے تھی۔'' ہم اس پر بہت خوش ہوئے اور بغداد لوٹ آئے اور ہمارے استاذ پہلے سے زیادہ عبادات اور مجاہدات میں مصروف ہوگئے۔

ایک دن ہم ان کے گھر پر ان سے علم دین حاصل کر رہے تھے کہ ہم نے ایک عورت کو دروازہ کھٹکھٹاتے دیکھا تو ہم باہر نکلے اور پوچھا کہ ''اے خاتون! کیا کام ہے؟'' اس نے کہا کہ ''میں شیخ سے ملنا چاہتی ہوں ان سے کہو کہ فلاں راہب

کی بیٹی آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہونے آئی ہے۔'' تو شیخ نے اسے اندر آنے کی اجازت دیدی وہ گھر میں داخل ہو کر بولی: ''اے میرے سردار! میں آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہونے آئی ہوں۔''

شیخ نے پوچھا کہ ''تمہارا قصہ کیا ہے؟'' تو اس نے شیخ کو بتایا کہ ''جب آپ وہاں سے چلے آئے تو مجھ پر نیند کا غلبہ طاری ہوا اور میں سوگئی تو میں نے خواب میں حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو دیکھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے تھے کہ'' دینِ محمدی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے علاوہ کوئی دین سچا نہیں۔'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی پھر فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے تیرے ذریعے اپنے ایک بندے کو آزمایا ہے۔'' چنانچہ اب میں آپ کے پاس آ گئی ہوں اور آپ کے سامنے گواہی دیتی ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں۔'' شیخ اس عورت کے اپنے ہاتھ پر مسلمان ہونے کی وجہ سے بہت خوش ہوئے۔ پھر انہوں نے اس سے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے مطابق نکاح کر لیا۔

جب ہم نے ان سے اس خطا کے بارے میں پوچھا جو اُن کے اور اللہ عزوجل کے درمیان راز تھی تو انہوں نے بتایا کہ ''میں کسی جگہ سے گزر رہا تھا کہ ایک نصرانی آ کر مجھ سے لپٹ گیا میں نے اس سے کہا کہ ''تجھ پر اللہ کی لعنت ہو مجھ سے دور ہو جا۔'' اس نے پوچھا: ''کیوں؟'' تو میں نے کہا کہ ''میں تجھ سے بہتر ہوں۔'' تو نصرانی میری طرف متوجہ ہو کر بولا کہ ''تمہیں کیا پتا کہ تم مجھ سے بہتر ہو کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا اللہ عزوجل کے نزدیک کیا مقام ہے کہ تم یہ بات کہہ رہے ہو؟'' پھر مجھے بعد میں خبر ملی کہ وہ نصرانی مسلمان ہو چکا ہے اور کامل مسلمان ہو کر عبادت گزار بن چکا ہے۔ جبکہ مجھے

میری خطا کے سبب وہ سزا دی گئی جو تم دیکھ چکے ہو۔"

نَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ یعنی ہم اللہ عزوجل سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

یَااَللّٰہ عزوجل!

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں
مدفن میرا محبوب کے قدموں میں بنا دے

یارَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ!

مجھے ہریالے گنبد کے تلے قدموں میں موت آئے
سلامت لے کے جاؤں دین و ایماں یارسول اللہ

۞ ===۞ ===۞=== ۞
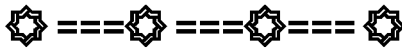
حُبّ دنیا کا نقصان

اے توبہ کرنے والو! آؤ ہم اپنے گناہوں پر رولیں،...... یہ رونے کا مقام ہے آؤ اپنی محرومی کے بارے میں گریہ وزاری کرلیں، شاید قربت کا زمانہ اسی طرح لوٹ آئے جیسے پہلے تھا،...... بالوں کی یہ سفیدی شہروں کی ویرانی سے ڈرا رہی ہے،...... اے اپنی جوانی سے بڑھاپے تک عبادت وریاضت میں پیچھے رہ جانے والے! قافلہ کوچ کرچکا ہے،...... اے پیچھے رہ جانے پر پریشان ہونے والے! اے محرومی کے جنگل میں حیران وپریشان پھرنے والے! تیرا دن تلاشِ معاش اور رات خوابِ غفلت میں گزرتی ہے، اس خسارے کا حقیقی احساس تمہیں اس وقت ہوگا جب تمہاری جوانی کچھ نفع دیئے بغیر تم سے منہ پھیر لے گی اور بڑھاپا سوائے نقصان کے کچھ نہ دے سکے گا،...... توبہ کے ساحل پر ہی ٹھہر جاؤ کیونکہ گناہوں کے سمندر بڑے طوفانی ہیں،...... آہ! تونے جوانی کی بہاریں یونہی غفلت میں گزاردیں اور نافرمانیوں کی خزاں چھاگئی ہے تو اب تو بڑھاپے میں نادم ہے۔

یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ ۚۖ وَ عِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ (پ۱۳، الرعد: ۳۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ جو چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے۔

اشعار

اَتَبْنِیْ بِنَاءَ الْخَالِدِیْنَ وَاِنَّمَا ‏ ‏ بَقَاؤُکَ فِیْھَا لَوْ عَقَلْتَ قَلِیْلٌ

لَقَدْ کَانَ فِیْ ظِلِّ الْاَرَاکِ مَقِیْلٌ ‏ ‏ لِمَنْ کُلُّ یَوْمٍ یَقْتَفِیْهِ رَحِیْلٌ

ترجمہ :(۱) کیا تُو ہمیشہ رہنے والوں کی طرح عمارت تعمیر کر رہا ہے، حالانکہ اس عمارت میں تیرا قیام بہت تھوڑا ہے اگر تُو اس بات کو سمجھے۔

(۲) جس کو ہر دن رخصت (موت) کا دھڑ کا لگا ہو، اسے تو پیلو (درخت) کے سائے میں دوپہر کا آرام کافی ہے۔

اُخروی زندگی کو ترجیح دو:

حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرمایا کرتے تھے کہ "اے ابن آدم! تمہارے لئے ایک دنیوی زندگی ہے اور ایک اُخروی، لہٰذا تم دنیوی زندگی کو اُخروی زندگی پر ہرگز ترجیح نہ دینا کیونکہ خدا عزوجل کی قسم! میں نے بہت سے ایسے لوگوں کو دیکھا کہ جنہوں نے اپنی دنیوی زندگی کو اُخروی زندگی پر ترجیح دی تو وہ ذلیل ورسوا ہو کر ہلاکت میں مبتلا ہو گئے۔"

اے انسان! دنیا کو آخرت کے بدلے بیچ ڈال، دونوں جہاں میں نفع پائے گا اور آخرت کو دنیا کے عوض ہرگز نہ بیچنا کہ دونوں میں نقصان اٹھائے گا، ......اے ابن آدم! جب تمہارے لئے آخرت کی بھلائی ذخیرہ کر لی جائے تو دنیا کی کوئی تکلیف تمہیں نقصان نہ دے سکے گی، ......اے انسان! دنیا ایک سواری ہے اگر تو اس پر سوار ہوگا تو یہ تجھے اٹھائے گی اور اگر تو نے اسے اٹھایا تو یہ تجھے مار ڈالے گی، ......اے انسان! تُو عنقریب موت کا شکار ہونے والا ہے پھر تجھے تیرے رب عزوجل کے حضور پیش کیا جائے گا، لہٰذا تو زندگی ہی میں آخرت کی تیاری کر لے کیونکہ تجھے موت کے وقت اس کی اہمیت کا اندازہ ہوگا، ......اے انسان! دنیا میں اپنا دل مت لگا کہیں تو ایک چمٹ جانے والے شر سے دل نہ لگا بیٹھے، ......اے انسان! تو سرکشی میں جتنا راستہ

طے کر چکا تیرے لئے اتنا ہی بہت ہے، اب باز آجا۔

جنتی حُور کی قیمت:

حضرتِ سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار بصرہ کی کسی گلی سے گزر رہے تھے کہ بادشاہ کی ایک کنیز آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قریب سے گزری۔ وہ سواری پر تھی اور اس کے ساتھ کچھ خُدّام بھی تھے۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیچھے سے اس کی آہٹ سنی تو مُڑ کر پیچھے دیکھا اور اس کی آب وتاب دیکھ کر کہنے لگے "اے کنیز! کیا تیرا آقا تجھے بیچے گا؟" کنیز نے جب یہ بات سُن کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پرانا چوغہ پہنے ہوئے تھے لیکن خوش شکل اور باوقار دکھائی دیتے تھے۔ اس نے اپنے خُدّام کو سواری روکنے کا حکم دیا۔ انہوں نے سواری روک دی تو اس کنیز نے حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار کی طرف رُخ کر کے کہا: "اے شیخ! ذرا اپنی بات دہراؤ۔" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "میں پوچھ رہا ہوں کہ کیا تیرا آقا تجھے بیچے گا؟" کنیز بولی کہ "تم پر افسوس ہے، اگر میرا آقا مجھے بیچنا بھی چاہے تو کیا تمہارے جیسا شخص مجھے خرید سکتا ہے؟" پھر خُدّام نے حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار کو گھیر لیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ "میرا راستہ چھوڑ دو، میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔"

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس قافلے کے ہمراہ اس کنیز کے محل تک پہنچ گئے۔ محل کے دربان اس کنیز کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے اور اسے سواری سے اتارا۔ وہ کنیز محل میں داخل ہوگئی جبکہ حضرتِ سیِّدُنا مالک علیہ رحمۃ اللہ الغفّار دروازے پر کھڑے رہے۔ جب کنیز اپنے آقا کے پاس پہنچی تو اس سے کہا: "اے میرے آقا! مجھے ایک تنگدست

اور بوڑھا فقیر ملا جس نے بوسیدہ لباس پہن رکھا تھا، جب اس نے میرا حسن وجمال، میری شان وشوکت اور میرے خُدّام کو دیکھا تو حیران ہوکر رہ گیا اور مجھ سے کہنے لگا: ''کیا تیرا آقا تجھے بیچے گا؟'' کنیز کا آقا یہ بات سن کر ہنس دیا اور اس سے پوچھا: ''وہ بوڑھا کہاں ہے؟'' کنیز بولی: ''میں اسے اپنے ساتھ لے آئی ہوں اور وہ اس وقت محل کے دروازے پر کھڑا ہے۔'' آقا نے کہا ''اسے میرے پاس لے آؤ۔''

جب حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار اس بادشاہ کی نشست گاہ کے دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ کمرہ انواع واقسام کے قالینوں اور تکیوں سے آراستہ ہے اور محل کا مالک ایک اونچی جگہ بیٹھا ہوا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رُک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ اس شخص نے پوچھا: ''کیا ہوا اے شیخ، اندر آجاؤ۔'' حضرتِ سیِّدُنا مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بولے: ''جب تک تم یہ قالین نہیں اٹھاؤ گے اور اس کے فتنے کو مجھ سے دور نہیں کرو گے میں اندر نہیں آؤں گا۔'' اللہ عزوجل نے محل کے مالک کے دل میں ان کا ایسا رعب اور ہیبت ڈال دی کہ اس نے قالین اور تکیے اٹھانے کا حکم دے دیا یہاں تک کہ سنگ مرمر کا فرش نظر آنے لگا۔ پھر وہ شخص ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور بولا: ''اے شیخ! جہاں چاہیں تشریف رکھیں۔'' تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ''خدا عزوجل کی قسم! جب تک تم کرسی سے اتر کر اس فرش پر نہیں بیٹھو گے میں نہیں بیٹھوں گا۔'' چنانچہ وہ شخص فرش پر بیٹھ گیا اور حضرتِ سیِّدُنا مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اس کے قریب تشریف فرما ہوگئے۔

وہ شخص بولا کہ ''اپنی حاجت ارشاد فرمائیے۔'' حضرتِ سیِّدُنا مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''ابھی تمہاری جو کنیز محل میں آئی ہے کیا تم اسے بیچو گے؟'' یہ سُن کر گھر کا

مالک کہنے لگا: ''کیا آپ کے پاس اسے خریدنے کے لئے مال ہے؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا: ''اس کی قیمت کیا ہے؟'' وہ شخص بولا کہ اس کے حسن و جمال اور شان وشوکت کی قیمت ہزاروں میں ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''خداعزوجل کی قسم! میرے نزدیک تو اس کی قیمت کھجور کی دو بوسیدہ گٹھلیوں کے برابر ہے۔'' اس جواب پر اس شخص کی ہنسی نکل گئی۔ پردے میں موجود وہ کنیز اور دیگر خادم بھی ہنسنے لگے۔

حضرتِ سیِّدُنا مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تعجب سے پوچھا: ''کیوں ہنس رہے ہو؟'' وہ شخص بولا: ''آپ نے اس کنیز کی قیمت اتنی کم کیوں لگائی ہے؟'' حضرتِ سیِّدُنا مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''اس لئے کہ اس میں بہت زیادہ عیب ہیں۔'' اس نے پوچھا: ''آپ اس کے عیوب کیسے جانتے ہیں؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ''میں اس کے اتنے عیوب جانتا ہوں جتنے تم بھی نہیں جانتے۔'' وہ بولا کہ ''ان عیوب سے مجھے بھی آگاہ کیجئے۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عیوب گنوانا شروع کئے، چنانچہ فرمایا: ''اگر یہ عطر نہ لگائے تو اس کے کپڑوں سے بدبو آنے لگے، اگر مسواک نہ کرے تو منہ سے بُو آنے لگے، اگر غسل نہ کرے تو میلی کچیلی ہو جائے، اگر بالوں میں کنگھی نہ کرے تو ان میں جوئیں پڑ جائیں اور یہ پراگندہ سر ہو جائے، کچھ عمر گزرنے کے بعد یہ بوڑھی نظر آنے لگے گی، اسے نزلہ اور بخار بھی ہوتا ہے، تھوک، بلغم، حیض اور پیشاب و پاخانہ سے اس کا واسطہ پڑتا ہے اور ان کے علاوہ بھی یہ بہت سی مصیبتوں اور آفتوں کا شکار ہے، یہ تجھ سے صرف اس لئے محبت کرتی ہے کہ یہ تجھ سے نفع اٹھائے اور تُو اس سے نفع اٹھائے، یہ تیری وفادار نہیں اور نہ ہی تجھ سے وعدۂ محبت میں سچی ہے بلکہ

تیرے بعد جو بھی اس کا آقا بنے گا یہ اسے تیری طرح سمجھنے لگے گی ، مگر میں ایک ایسی کنیز کو جانتا ہوں جو ان تمام عیبوں سے پاک ہے اسے کافور کے خمیر سے پیدا کیا گیا ہے، اگر اس کا لعاب کھارے پانی میں ڈالا جائے تو وہ میٹھا ہو جائے ، اگر وہ کسی مُردے کو آواز دیکر پکارے تو مردہ بول اٹھے، اگر وہ اپنی کلائی سورج پر ظاہر کر دے تو اُس کی روشنی ماند پڑ جائے اور اگر اس کی کلائی رات کی تاریکی میں ظاہر ہو تو ہر طرف اس کا نور چمک اٹھے ، اگر اپنے لباس اور زیورات کا رخ آسمان کی طرف کر دے تو سب کو چمکا دے ، اگر اس کی زُلفوں کی خوشبو زمین پر پھیل جائے تو زمین اور اس کی تمام اشیاء کو مہکا دے ، وہ معطر ہے ، حسین ہے ، نازنین ہے ، اَن گنت خوبیوں سے آراستہ ہے ، وہ مشک وزعفران کے باغات میں پروان چڑھی اور تسنیم کے چشمے سے سیراب ہوئی ہے ، وہ کبھی شکستہ دل نہ ہوگی ، اس کی رونق ختم نہیں ہوگی ، نہ اس کا عہد ٹوٹے گا ، نہ ہی اس کی محبت تبدیل ہوگی اور نہ ہی کبھی بدن کمزور ہوگا ۔''

یہ فرمانے کے بعد حضرت سیدنا مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس شخص سے سوال کیا : '' اے دھوکے میں مبتلا ہونے والے ! اب تُو ہی بتا کہ ان دونوں میں سے کونسی کنیز زیادہ اہم ہے ؟ '' وہ بولا : '' خدا کی قسم ! وہی کنیز عُمدہ ہے جس کے اوصاف آپ نے بیان فرمائے ہیں ، اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے ، اس کی قیمت کیا ہے ؟ '' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا : '' تھوڑی سی کوشش ، (وہ اس طرح کہ) رات کے کسی حصے میں بیدار ہو کر اخلاص کے ساتھ اپنے رب عزوجل کے لئے دو رکعت نفل نماز ادا کر لیا کرو اور جب تمہارے سامنے کھانا آئے تو بھوکے کو یاد کر کے رضائے الٰہی عزوجل کے لئے اسے اپنی خواہش پر ترجیح دے دیا کرو اور راستے سے گزرتے ہوئے پتھر اور کانٹے ہٹا دیا کرو

اور اپنی زبان سے اچھی گفتگو اور اللہ عزوجل کا ذکر کیا کرو اور زندگی کے ایام میں قلیل غذا پر قناعت کرو اور دارِ غفلت (یعنی دُنیا) سے اپنی توجہ ہٹالو اور دنیا میں عزمِ مصمم کے ساتھ قناعت پسند زندگی گزارو، قیامت کے دن بے خوف ہو کر آؤ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اللہ عزوجل کے مہمان بن جاؤ۔''

یہ باتیں سن کر محل کے مالک نے اپنی کنیز کو پکارا تو وہ بولی: ''لبیک میرے آقا!'' اس نے پوچھا کہ ''تو نے ان کی باتیں سنیں؟'' کنیز نے کہا: ''جی ہاں۔'' پوچھا: ''یہ سچے ہیں یا جھوٹے؟'' جواب دیا: ''خدا کی قسم! یہ بالکل سچے ہیں۔'' یہ جواب سن کر آقا کہنے لگا: ''پھر تُو اللہ عزوجل کے لئے آزاد ہے اور میری فلاں فلاں جائیداد تم پر صدقہ ہے اور میرا یہ گھر تمام ساز و سامان کے ساتھ فقراء اور مساکین پر صدقہ ہے۔'' پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر دروازے کا پردہ اُتارا اور اس سے اپنی ستر پوشی کی اور اپنا قیمتی لباس اتار ڈالا۔ جب کنیز نے یہ سارا معاملہ دیکھا تو کہنے لگی: ''میرے آقا! تیرے بعد میری کوئی زندگی نہیں۔'' اور شان و شوکت ترک کر کے اپنے آقا کے ساتھ ہی جانے کی درخواست گزار ہوئی۔ حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار نے انہیں الوداع کیا اور ان کے لئے دعا فرمائی۔ وہ اپنے راستے پر چل دیئے اور حضرتِ سیِّدُنا مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی راہ پکڑی۔ پھر یہ دونوں مرتے دم تک اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول رہے۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

لذتوں کا خاتمہ اور گناہ کا باقی رہ جانا

اے راستے سے انجان اور زادِ سفر سے محروم شخص! تجھے سفر کی تیاری کرنے کے لئے مُنادِی کب جگائے گا؟ اور کب تُو مال اور اولاد سے کنارہ کشی کر کے خوابِ غفلت سے بیدار ہوگا؟...... یاد رکھ! گزری ہوئی جوانی لوٹ کر نہیں آتی، اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے تُو سواری اور زادِراہ کے بغیر سفرِ آخرت کیسے طے کرے گا؟...... دمِ رخصت تجھے شرمندگی ہوگی،...... جب تُو مرض الموت میں مبتلا ہو جائے گا تو تجھے اپنے جمع کردہ مال میں تصرُّف سے روک دیا جائے گا،...... نزع کے وقت عیادت کرنے والوں کو تیرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا،...... پھر (روح نکلنے کے بعد تجھے غسل دے کر اور) کفن پہنا کر اُس تنگ وتاریک قبر میں دفنا دیا جائے گا جس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہ ہوگا...... تیری صبح حسرتوں میں گزرے گی اور شام کو تجھے میدانِ محشر کی طرف ہانکا جائے گا،...... اس کے بعد ہولناکیاں ہی ہولناکیاں ہوں گی، اگر تُو عقل رکھتا ہے تو سمجھ لے کہ تیاریٔ آخرت کے لئے تجھے دوبارہ دنیا میں نہیں بھیجا جائے گا،...... نیکیوں کے توشے کو غنیمت جان کیونکہ گناہوں کے انبار رُسوائی کے سبب ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۝ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ۝ (پ۲۹، القیامۃ:۲۰۔۲۱)

ترجمہ کنزالایمان: کوئی نہیں بلکہ اے کافرو! تم پاؤں تلے کی (دنیوی فائدے کو) عزیز دوست رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو۔

چند اشعار

اِحْــذَرْ دُنْيَــاکَ وَغِــرَّتَهَــا   وَاحْــذَرْ اَنْ تُبْــدِلَهَــا طَــلَبًــا

تَبْــغِــيْ وُدًّا مِــمَّــنْ قِــدَمًــا   لَکَ قَــدْ قَتَــلَــتْ اُمًّــا وَاَبًــا

وَعَــلٰـى الْجِيْرَانِ فَقَدْ جَارَتْ   کُلًّا قَهَــرَتْ اَوْلَــتْ عَــطَبًــا

کَــمْ مِــنْ مَلِکٍ ذِیْ مَــمْلَکَةٍ   قَــدْ مَــالَ لَهَــا سُکْــرًا وَّصَبًــا

اَضْحٰــی فِــیْ اللَّــحْدِ وَمَقْعَدُهُ   بِتُــرَابِ الــلَّــحْدِ قَدِ احْتَجَبَــا

اُطْــلُبْ مَــوْلَاکَ وَدَعْ دُنْيَــاکَ   فَــفِــیْ اُخْــرَاکَ تَــرٰی عَجَبًــا

کَــمْ مِــنْ قَصْرٍ قَدْ شِيْدَ بِنَــا   بِــالْمَوْتِ وَهَــا اَضْحٰی خَرِبًا

يَــاطَــالِبَهَــا، لَا تَلْــهُ بِهَــا   کَــمْ تَــاهَ بِهَــا مَلِکٌ غُــصِبَــا

اَيْنَ الْمَــاضُوْنَ ؟ لَقَدْ سَکَنُوْا   لَــحْــدًا فَــرِدًا خَــرِبًــا تَــرِبًــا

کَــانُوْا وَمَضَوْا ثُمَّ انْقَرَضُوْا   فَتَــاَدَّبْ اَنْــتَ بِهِــمْ اَدَبًــا

فَــالْعُمْرُ مَضٰی وَالشَّيْبُ اَتٰی   وَالْــمَــوْتُ لِــحِيْنِکَ قَدْ قَرُبَــا

فَــاَعِــدَّ الــزَّادَ فَــمَــا سَفَــرٌ   عُــمُــرُ الْاَيَّــامِ قَــدِ انْتَهَــا

بَــادِرْ بِــالتَّوْبِ وَکُنْ فَطِنًــا   لَاتَــلْــقَ بِــجَــرْيَتِکَ الــنَّصَبَــا

فَــلَــعَــلَّ الــلّٰــهَ بِــرَحْمَتِــهٖ   يُــلْــقٰــی بِــالْعَفْوِ لَنَــا سَبَبًــا

ترجمہ: (۱) دنیا اور اس کی غفلت و دھوکے سے بچ بلکہ اس کی چاہت کے اظہار سے بھی بچ۔

(۲) تُو اس (دنیا) کی محبت کو طلب کرتا ہے جو تیرے لئے پرانی ہوچکی، حالانکہ وہ تیرے ماں باپ کو ہلاک کرچکی ہے۔

(۳) اور تیرے پڑوسیوں پر بھی اس (دنیا) نے ظلم ڈھائے، ہر ایک پر غالب آئی، آخر کار ان کو ہلاک و تباہ کر دیا۔

(۴) کتنے ہی شاہی شان و شوکت والے بادشاہ گزرے ہیں جنہیں اس (دنیا) کا

ہمیشہ نشہ چڑھا رہا۔

(۵) انہوں نے بھی قبر میں صبح کی اور قبر کی مٹی ان کی نشست گاہ بن گئی اور وہ اس میں چھپ گئے۔

(۶) اپنے مولا عزوجل کی رضا طلب کر اور دنیا کو چھوڑ دے، تو اپنی اُخروی زندگی میں تعجب وحیرت میں ڈالنے والی نعمتیں دیکھے گا۔

(۷) کتنے ہی محلات ایسے ہیں جن کی عمارتیں بلند وبالا بنائی گئی تھیں، وہ بھی (رہنے والوں) کی موت کے سبب ویران ہو گئے۔

(۸) اے طالبِ دنیا! دنیا پر فریفتہ مت ہو، کہ اس پر غرور کرنے والے کتنے ہی بادشاہوں سے یہ چھین لی گئی۔

(۹) کہاں ہیں گزرے ہوئے لوگ؟، وہ بھی مٹی سے ہم آغوش، ویران قبروں میں اکیلے پڑے ہیں۔

(۱۰) وہ بھی کچھ عرصہ گزار کر موت کا شکار ہو گئے پھر ان کا نام ونشان مٹ گیا، تُو بھی ان سے خوب عبرت حاصل کر۔

(۱۱) عمر گزرتی جارہی ہے اور بڑھاپا آرہا ہے، اور تیری ہلاکت کے لئے موت قریب آن پہنچی ہے۔

(۱۲) زادِراہ تیار کرلے اب سفر ہی کتنا رہ گیا ہے؟ زندگی کے دن بھی پورے ہو چکے ہیں۔

(۱۳) توبہ کرنے میں سبقت کر، سمجھداری کا مظاہرہ کر، اپنے گناہوں کے باعث مشقت نہ اٹھا۔

(۱۴) امید ہے کہ اللہ عزوجل اپنی رحمت کے طفیل عفو ودرگزر فرما کر ہمیں نجات عطا فرمائے۔

حلال کھانے کی برکتیں:

حضرتِ سیِّدُ نا ابوسلیمان دارانی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ ''میں پہاڑوں سے لکڑیاں جمع کر کے لاتا اور انہیں بیچ کر اپنی گزر بسر کیا کرتا تھا۔ میں تلاشِ معاش میں حلال وحرام کو ضرور پیش نظر رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے اولیائے بصرہ کی ایک جماعت کو خواب میں دیکھا۔ ان میں حضرتِ سیِّدُ نا حسن بصری، حضرتِ سیِّدُ نا مالک بن دینار اور حضرتِ سیِّدُ نا فرقد سبخی رحمہم اللہ تعالیٰ بھی تھے۔ میں نے ان سے عرض کی: ''اے ائمہ مسلمین! مجھے ایسی حلال روزی بتایئے جس کا اللہ عزوجل کو حساب نہ دینا پڑے اور نہ ہی مخلوق کا احسان اٹھانا پڑے۔'' تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے طرطوس شہر سے مرج نامی بستی میں لے گئے وہاں ایک خُبَّازِی (چوڑے پتوں والی ایک بوٹی جو سارا سال پھل دیتی ہے) تھی، اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ''یہ ہے وہ حلال شے جس پر اللہ عزوجل تجھ سے حساب نہ لے گا اور نہ ہی تمہیں اس میں مخلوق کا احسان اٹھانا پڑے گا۔'' حضرتِ سیِّدُ نا سلیمان دارنی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ ''میں ایک طویل مدت تک کچی اور پکی خبازی کھاتا رہا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے میرے دل کو پاک کر دیا، میں نے سوچا اگر جنتیوں کو میرے جیسا دل عطا ہو جائے تو اللہ عزوجل کی قسم! وہ خوش ہو جائیں گے۔''

ایک دن میں شہر کے دروازے کی طرف نکلا وہاں میں نے ایک نوجوان کو شہر میں داخل ہوتے دیکھا۔ لکڑیاں بیچنے کے ایام کے کچھ سکے میرے پاس رکھے ہوئے تھے۔ میں نے سوچا کہ وہ سکے اس اجنبی کو دے دیتا ہوں تا کہ یہ انہیں اپنی

ضروریات میں استعمال کرے۔ جب وہ میرے قریب آیا تو میں نے اسے سکے دینے کے لئے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا ہی تھا کہ مجھے اس کے ہونٹ ہلتے ہوئے دکھائی دیئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے میرے آس پاس کی زمین سونے اور چاندی میں تبدیل ہوگئی جس کی چمک سے میری آنکھیں خیرہ ہوگئیں۔

کچھ دن بعد میں دوبارہ اس طرف گیا تو میں نے اسی نوجوان کو ایک جگہ بیٹھے دیکھا۔ اس کے سامنے پانی سے بھرا ایک پیالہ رکھا تھا۔ میں نے اسے سلام کیا اور گفتگو کرنا چاہی تو اس نے پانی سے بھرا پیالہ پلٹ دیا اور کہا کہ زیادہ بولنا نیکیوں کو اس طرح چوس لیتا ہے جس طرح یہ زمین پانی کو چوس گئی ہے، تیرے لئے اتنی ہی بات کافی ہے۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

عروج وزوال:

قاضی کوفہ محمد بن غسان علیہ رحمۃ اللہ المنان فرماتے ہیں کہ ''عیدِ قربان کے دن میں اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے وہاں پھٹے پرانے بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے ایک بڑھیا کو دیکھا۔ مجھے اس کا اندازِ گفتگو بہت اچھا لگا۔ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا: ''یہ عورت کون ہے؟'' فرمایا: ''یہ تمہاری خالہ عانیہ ہے جو ہارون رشید کے وزیر جعفر بن یحیٰی برمکی کی ماں ہے۔''

میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے ان کی خیریت دریافت کی پھر پوچھا کہ ''آپ کی یہ حالت کیونکر ہوئی؟'' تو انہوں نے فرمایا: ''بیٹا ہم نے غفلت میں زندگی گزاری اور وقت ضائع کرنے میں لگے رہے تو

زمانہ ہم سے روٹھ گیا۔'' میں نے کہا: ''اپنی شان وشوکت کا کوئی واقعہ سنایئے۔'' کہنے لگیں: ''ضرور، ایک چھوٹا سا واقعہ سناتی ہوں اس سے میری شان وشوکت کا اندازہ لگا لینا، آج سے تین سال پہلے عیدِ قربان کے موقع پر میرے پاس چار سو اوڑھنیاں تھیں۔ میرے بیٹے نے رسم کے طور پر میرے پاس ایک ہزار چار سو بکروں کے سر اور تین سو بیلوں کے سر بھیجے، زیورات اور لباس وغیرہ ان کے علاوہ تھے۔ اس کے باوجود میرا خیال تھا کہ میرا بیٹا میرا نافرمان ہے اور آج یہ حال ہے کہ میں تمہارے پاس دو بکروں کی کھالیں لینے آئی ہوں تا کہ ان کا لباس بناؤں۔'' قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ ''ان کی داستانِ زوال سن کر میں بہت رنجیدہ ہوا اور میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے، اس وقت میرے پاس جو دینار تھے میں نے انہیں تحفۃً دے دیئے۔''

پیارے اسلامی بھائی!

دیکھ لو دنیا کس طرح منہ موڑتی ہے اور اس کی نعمتیں کس طرح فنا ہو جاتی ہیں،...... دنیا کے فریب سے بڑھ کر کوئی فریب نہیں، اور جو اس کی برائی دیکھ کر اس سے کنارہ کشی کر لے وہ سعادت مند ہے،...... دنیا کے مصائب کثیر ہیں، ان میں سے ایک مصیبت بندے کے مال اور اولاد میں آتی ہے اور دوسری بندے کو اسلام سے دور کر کے کافر بنا دیتی ہے۔

گھاٹے کا سودا:

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''میں حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ کچھ لوگ ایک مُردے کو گھسیٹتے ہوئے وہاں سے

گزرے۔ حضرتِ سیِّدُ نا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی اسے دیکھ کر بے ہوش ہوکر زمین پر تشریف لے آئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہوش آیا تو میں نے بے ہوشی کا سبب دریافت کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''یہ مُردہ کبھی اعلیٰ درجے کے عابدوں اور زاہدوں میں سے تھا۔'' میں نے عرض کی: ''اے ابوسعید! ہمیں اس کے بارے میں کچھ بتائیں۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''یہ اپنے گھر سے نماز ادا کرنے کی نیت سے نکلا تو راستے میں اس کی نظر ایک عیسائی لڑکی پر پڑی اسے دیکھ کر یہ فتنے میں پڑ گیا، اس لڑکی نے اس سے کہا کہ ''جب تک تو میرے مذہب میں داخل نہ ہوگا میں تجھ سے نکاح نہ کروں گی۔'' وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی شہوت بھی بڑھتی چلی گئی۔ آخرِ کار اس پر بدبختی غالب آ گئی اور اس نے لڑکی کی بات مان کر دینِ اسلام کو چھوڑ دیا اور عیسائی مذہب قبول کرلیا۔ جب لڑکی کو اس بات کی خبر ہوئی تو اس نے کہا ''اے فلاں! تجھ میں کوئی بھلائی نہیں تو نے گھٹیا شہوت کے لئے اپنا وہ دین چھوڑ دیا جس پر تو نے اپنی ساری زندگی گزاری تھی مگر میں اللہ عزوجل کی ابدی نعمتوں کے حصول کے لئے عیسائیت چھوڑ رہی ہوں۔'' پھر اس لڑکی نے یہ سورۂ مبارکہ تلاوت کی:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (پ۳۰، الاخلاص)	ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

لوگوں کو اس لڑکی کے منہ سے قرآن سن کر بڑی حیرانی ہوئی۔ لہٰذا انہوں نے پوچھا: ''کیا تم نے یہ سورۃ پہلے سے یاد کر رکھی تھی؟'' لڑکی نے جواب دیا:

''خداعزوجل کی قسم! ہرگز نہیں، بلکہ میں تو اس سورۃ کے بارے میں کچھ نہ جانتی تھی لیکن جب اس شخص نے مجھ سے (نکاح کے لئے) اصرار کیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دوزخ میں داخل ہورہی ہوں کہ اچانک اس شخص کو میری جگہ جہنم میں ڈال دیا گیا۔ یہ خواب دیکھنے کے بعد میں بے حد خوفزدہ ہوگئی تو حضرت سیدنا مالک علیہ السلام نے مجھ سے کہا:''ڈرو مت اللہ عزوجل نے اس شخص کو تیرا فدیہ بنا دیا ہے۔'' پھر کسی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت میں داخل کر دیا، میں نے جنت میں ایک جگہ لکھا ہوا دیکھا:

یَمۡحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ	ترجمہ کنزالایمان :اللہ جو چاہے مٹاتا
وَیُثۡبِتُ ۚ وَعِنۡدَہٗۤ اُمُّ الۡکِتٰبِ ○	اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی
(پ۱۳، الرعد:۳۹)	کے پاس ہے۔

پھر مجھے سورۂ اخلاص سکھائی گئی اور میں نے اسے یاد کرلیا۔ جب میں بیدار ہوئی تو یہ سورت مجھے بدستور یاد تھی۔''

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ'' وہ عورت تو مسلمان ہوگئی مگر یہ شخص مُرتد ہونے کی وجہ سے قتل کر دیا گیا۔''ہم اللہ عزوجل سے عافیت کے طلب گار ہیں

مسلماں ہے عطّارؔ تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی عزوجل

=== === ===

دنیا کے دھوکے سے بچنے کا بیان

اے گناہ کرکے توبہ سے منہ موڑنے والے! کیا تجھے اندازہ ہے کہ تیرے کتنے گناہ لکھے جاچکے ہیں، اللہ عزوجل تجھ پر رحم کرے جھوٹی اُمّید کو چھوڑ دے، مجھے تیری عُمر ضائع ہونے پر افسوس ہے، اہلِ دل کہاں سے کہاں پہنچ گئے اور تو ابھی تک اپنی خواہشات میں جکڑا ہوا ہے، ہم تیری خیر خواہی کرتے ہوئے تجھے نیکی کی دعوت دے رہے ہیں جبکہ تو سنی اَن سنی کر رہا ہے۔

چند اشعار

یَادَھْرُ مَا اَقْضَاکَ مِنْ مُتَلَوِّنٍ ... فِیْ حَالَتَیْکَ وَمَا اَقَلَّکَ مُنْصِفًا

وَغَدَوْتَ لِلْعَبْدِ الْجَھُوْلِ مُصَافِیًا ... وَعَلَی الْکَرِیْمِ الْحُرِّ سَیْفًا مُرْھِفًا

دَھْرٌ اِذَا اَعْطٰی اِسْتَرَدَّ عَطَاءَہٗ ... وَاِذَا اِسْتَقَامَ بَدَا لَہٗ فَتَحَرَّفَا

لَا اَرْتَضِیْکَ وَاِنْ کَرُمْتَ لِاَنَّنِیْ ... اَدْرِیْ بِاَنَّکَ لَا تَدُوْمُ عَلَی الصَّفَا

مَادَامَ خَیْرُکَ یَا زَمَانُ بِشَرِّہٖ ... اَوْلٰی بِنَا مَاقَلَّ مِنْکَ وَمَا کَفٰی

ترجمہ: (۱) اے زمانے! تُو اپنی دونوں حالتوں میں کتنا رنگین ہے اور کتنا کم انصاف کرنے والا ہے؟

(۲) تیری صبح جاہل شخص سے محبت کرتے ہوئے ہوتی ہے، اور شریف عزت دار آدمی پر دھاری دار تلوار بن جاتا ہے۔

(۳) زمانہ جب (کچھ) عطا کرتا ہے تو اپنی عطا کو واپس بھی لوٹا لیتا ہے، اور جب اپنی غیر ضروری عطا سے رُک جاتا ہے تو ایک طرف ہو جاتا ہے۔

(۴) میں تجھ سے راضی نہیں ہوں گا اگرچہ تُو بزرگی دکھائے، کیونکہ میں اس بات کو بخوبی جانتا ہوں کہ تُو ہمیشہ ایک جیسا نہیں رہتا۔

(۵) اے زمانے! تیری خیر (بھلائی) ہمیشہ نہیں رہتی، تیرے شر کی وجہ سے ہمیں زیادہ بہتر یہ ہے کہ تجھ سے اتنا حصہ لیں جو کم ہو اور کافی ہو جائے۔

دنیا کو ٹھکرانے والے:

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ ''میں ایسے ایسے نیک لوگوں کی صحبت میں رہا جن میں سے بعض حضرات پر پچاس پچاس ایسے سال گزر گئے کہ انہوں نے نہ کبھی اپنے لئے بستر بچھائے اور نہ کبھی آرام کے لئے چادریں تہہ کیں اور نہ ہی کبھی گھر سے کھانا پکوایا، ان میں سے کوئی ایک لقمہ ہی کھاتا مگر پھر بھی اس کی خواہش ہوتی کہ اس لقمے کی جگہ اپنے منہ میں پتھر ڈال لیتا، نہ تو وہ دنیا ملنے پر خوش ہوتے اور نہ اس کے چلے جانے پر غمزدہ ہوتے، تم جس مٹی کو اپنے پیروں تلے روندتے ہو ان کے نزدیک دنیا کی حقیقت اور حیثیت اس مٹی سے بھی کم تھی۔ ان کے بالکل قریب میں حلال مال ہونے کے باوجود جب ان میں کسی سے کہا جاتا کہ ''اس میں سے قدرِ کفایت ہی لے لیں۔'' تو جواب ملتا: ''خدا عزوجل کی قسم! میں ایسا نہیں کرسکتا کیونکہ مجھے خوف ہے کہ اگر میں نے اس میں سے کچھ لے لیا تو یہ میرے دل ودین کے بگاڑ کا سبب بن جائے گا۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

سعادت مند دُلہن:

حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میری شادی ''کندہ قبیلے'' کی ایک عورت سے ہوئی جس کا نام صواب تھا۔ جب میں دُلہن کے

پاس جانے لگا تو دروازے پر رُک گیا اور اس کا نام لے کر اسے پکارا مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے پھر سے پکارا: ''اے فلانی! کیا تو گونگی ہے (کہ جواب نہیں دے رہی) یا بہری کہ سنتی نہیں؟'' تو اس نے جواب دیا: ''اے صحابئِ رسول! میں نہ تو گونگی ہوں اور نہ ہی بہری مگر نئی نویلی دلہنیں بولنے سے حیا کرتی ہیں۔'' جب میں اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ گھر میں پردے لگے ہوئے ہیں، قیمتی سامان سجا ہوا ہے اور ریشمی کپڑے موجود ہیں۔ یہ دیکھ کر میں نے کہا: ''اے فلانی! کیا تیرے گھر کو بخار ہو گیا ہے تو نے اسے اتنے کپڑے اوڑھا رکھے ہیں یا پھر خانہ کعبہ کندہ قبیلے میں آ گیا ہے؟'' تو اس نے جواب دیا: ''ایسی بات نہیں بلکہ دلہنیں اپنے گھر کو سجایا کرتی ہیں۔''

پھر میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو خادم کھانا لئے سامنے کھڑے تھے۔ میں نے کہا کہ ''میں نے حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو نرم و ملائم بستر پر سوئے اور لباسِ شہرت پہنے اور عالیشان سواری پر سوار ہو اور من پسند کھانے کھائے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔'' میری زوجہ کہنے لگی ''اے صحابئِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہ! میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گواہ بناتی ہوں کہ ''اس گھر میں جو کچھ ہے سب راہِ خدا عزوجل میں صدقہ ہے اور میرے تمام غلام راہِ خدا عزوجل میں آزاد ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے تھوڑی سی گندم لا دیجئے، میں گھر کے کام کاج بھی خود ہی کر لیا کروں گی۔'' میں نے اس سے کہا: ''اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے اور تیری مدد کرے۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم}

غفلت اور خواہشاتِ نفس کا علاج

اے اپنے اصل ٹھکانے سے بے خبر شخص! اے گناہوں میں منہمک ہو کر دنیا ہی کو اپنا اصل ٹھکانا سمجھ لینے والے! باہمت لوگ تجھ سے آگے نکل گئے اور تُو بحرِ غفلت میں غوطہ زن ہے، اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سوغاتِ ندامت لیکر حاضر ہو جا اور سر کو جُھکا کر اپنی سرکشی کا اقرار کر اور سحری کے وقت یوں مناجات کر کہ ''یا الٰہی عزوجل! میں گنہگار، رحم کا طلبگار ہوں۔'' اور نیک لوگوں سے مشابہت اختیار کر اگر چہ تُو نیک نہیں مگر نیکوں کی مشابہت کرتے ہوئے ان جیسا بن جا، اپنے گناہوں پر اشکوں کی برسات کر، رات میں عبادت کے لئے کھڑا ہو جا اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کر۔ اپنی زندگی میں سے کچھ وقت آخرت کے لئے نکال، دنیا کے کھیل تماشے چھوڑ دے اور اگر تُو آخرت کا طلبگار ہے تو دنیا کو طلاق دیدے، اے لمبی نیند سونے والے! قافلہ، روانہ ہو گیا ساری قوم محوِ سفر ہے جبکہ تو ابھی تک نیند سے بیدار نہیں ہوا۔

خلوت نشین بزرگ:

حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کے سردار تھے۔ ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی داڑھی میں ایک سفید بال دیکھا تو دعا کی: ''یا اللہ عزوجل! میں اچانک ہونے والے حادثات سے تیری پناہ چاہتا ہوں، مجھے معلوم ہے کہ موت میری تاک میں ہے اور میں اس سے بچ نہیں سکتا۔'' پھر وہ اپنی قوم کے پاس تشریف لے گئے اور فرمانے لگے: ''اے بنو سعد! میں نے اپنی جوانی تم پر وقف کر دی تھی اب تم

میرا بڑھاپا مجھے بخش دو۔'' پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر تشریف لائے اور گوشہ نشین ہوگئے یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوگیا۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم }

چند اشعار

اَمِنْ بَعْدِ شَيْبٍ اَيُّهَا الرَّجُلُ الْكَهْلُ ۔۔۔ جَهِلْتَ وَمِنْكَ الْيَوْمَ لَايَحْسُنُ الْجَهْلُ

تَحَكَّمَ شَيْبُ الرَّأْسِ فِيْكَ وَاِنَّمَا ۔۔۔ تَمِيْلُ اِلَى الدُّنْيَا وَيَخْدَعُكَ الْمَطْلُ

دَعِ الْمَطْلَ وَالتَّسْوِيْفَ اِنَّكَ مَيِّتٌ ۔۔۔ وَبَادِرْ بِجِدٍّ لَايُخَالِطُهُ هَزْلُ

سَاَبْكِيْ زَمَانًا هَدَّنِيْ بِفَرَاقِهِ ۔۔۔ فَلَيْسَ لِقَلْبِيْ عَنْ تَذَكُّرِهِ شُغْلُ

عَجِبْتُ لِقَلْبِيْ وَالْكَرٰى اِذْ تَهَاجَرَا ۔۔۔ وَقَدْ كَانَ قَبْلَ الْيَوْمِ بَيْنَهُمَا وَصْلُ

اَخَذْتُ لِنَفْسِيْ حَتْفَ نَفْسِيْ بِكَفِّهَا ۔۔۔ وَاَثْقَلْتُ ظَهْرِيْ مِنْ ذُنُوْبٍ لَهَا ثِقْلُ

وَبَارَزْتُ بِالْعِصْيَانِ رَبًّا مُهَيْمِنًا ۔۔۔ لَهُ الْمَنُّ وَالْاِحْسَانُ وَالْجُوْدُ وَالْفَضْلُ

اَخَافُ وَاَرْجُوْ عَفْوَهُ وَعِقَابَهُ ۔۔۔ وَاَعْلَمُ حَقًّا اَنَّهُ حَكَمٌ عَدْلُ

ترجمہ :(۱) اے بوڑھے شخص! کیا بڑھاپا آنے کے باوجود بھی تُو جہالت میں مبتلا ہے؟، اب (اس عمر) میں تمہاری طرف سے جہالت کا مظاہرہ اچھا نہیں۔

(۲) تیرا فیصلہ تو سر کی سفیدی نے کر دیا مگر پھر بھی تو دنیا کی طرف مائل ہوتا ہے اور ناپائیدار (دنیا) تجھے دھوکہ دے رہی ہے۔

(۳) ناپائیدار دنیا اور (اس پر) افسوس کرنا چھوڑ دے، کہ ایک دن تُو بھی مرنے والا ہے، اور ایسے پختہ ارادہ کے ساتھ آگے بڑھ جس میں کسی بیہودہ پن کی آمیزش نہ ہو۔

(۴) میں اس وقت کو روتا رہوں گا جس نے مجھے اس (محبوب) کے فراق میں مبتلا کر دیا، حالانکہ اس کی یاد سے دوری میرے دل کا مشغلہ نہیں۔

(۵) میں حیرت میں ہوں اپنے دل اور عبادت سے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے حالانکہ آج سے پہلے تو ان دونوں (یعنی عبادت و دل) میں بڑا قرب تھا۔

(۶) میں نے خود کو عبادت سے روک کر ہلاکت اختیار کی ہے اور اپنی پیٹھ کو بھاری گناہوں سے بوجھل کر لیا ہے۔

(۷) اور نافرمانی کر کے گویا میں نے اپنے ربِّ مُھَیۡمِن عزوجل کو چیلنج کر دیا جبکہ وہ انعام و احسان اور جود و فضل والا ہے۔

(۸) میں اس کی پکڑ سے ڈرنے کے ساتھ ساتھ اس کے عفو و درگزر کی امید بھی رکھتا ہوں اور میں اس بات کا پختہ یقین رکھتا ہوں کہ وہ ہی انصاف فرمانے والا حاکمِ مطلق ہے۔

نصیحت:

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ ''اے ابن آدم! تیرا اعمال نامہ لکھا جا رہا ہے اور تجھ پر دو محترم فرشتے نگہبان ہیں، ان میں سے ایک تیرے دائیں اور دوسرا بائیں کندھے پر موکل ہے، دائیں طرف والا تیری نیکیاں اور بائیں طرف والا فرشتہ برائیاں لکھتا ہے۔ اب تُو جو چاہے عمل کر، تھوڑا کر یا زیادہ، جب تُو دنیا سے رخصت ہوگا تو تیرا اعمال نامہ لپیٹ دیا جائے گا، پھر جب قیامت کا دن آئے گا تو تجھے قبر سے نکال کر کہا جائے گا:

اِقۡرَاۡ کِتٰبَکَ ؕ کَفٰی بِنَفۡسِکَ الۡیَوۡمَ عَلَیۡکَ حَسِیۡبًا ؕ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۴)

ترجمہ کنزالایمان: فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ (اعمال) پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔

میرے پیارے اسلامی بھائی!

اس رب عزوجل کی قسم! جس نے تجھے اپنے نفس کا محاسبہ کرنے والا بنایا ہے، اس نے پورا عدل کیا ہے، اے ابنِ آدم! یاد رکھ کہ تو اکیلا ہی مرے گا اور اکیلا ہی اپنی قبر میں داخل ہوگا اور اکیلا ہی قبر سے نکلے گا اور تجھے اکیلے ہی (اپنے کئے کا) حساب دینا ہوگا، اے ابن آدم! اگر تمام لوگ اللہ عزوجل کی اطاعت کرنے لگیں مگر تُو اس کی نافرمانی کرے تو ان کی اطاعت تجھے کوئی نفع نہ دے گی۔

دین میں دنیا کی آمیزش:

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادھم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم ایک شخص سے ملے تو اس نے آپ سے پوچھا کہ ''اے ابواسحٰق! آپ کا کیا حال ہے؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب میں یہ اشعار پڑھے:

نُـرَقِّـعُ دُنْـيَـانَـا بِـتَـمْـزِيْـقِ دِيْـنِـنَـا   فَلَادِيْـنُـنَـا يَـبْـقٰـى وَلَا مَـا نُـرَقِّـعُ

فَـطُـوْبٰـى لِـعَـبْـدٍ آثَـرَ الـلّٰـهَ رَبَّـهُ   وَجَـادَ بِـدُنْـيَـاهُ لِـمَـايَـتَـوَقَّـعُ

ترجمہ: (۱) اپنے دین کو نقصان پہنچا کر ہم اپنی دنیا سنوارتے رہتے ہیں، یوں نہ تو ہمارا دین باقی رہتا ہے اور نہ ہی دنیا سنورتی ہے۔

(۲) خوشخبری ہے اس بندے کے لئے جس نے اللہ رب العزت عزوجل (کی عبادت) کو ترجیح دی اور اپنی دنیا کے ذریعے آخرت کو سنوارا۔ (حلیۃ الاولیاء، ابراھیم بن ادھم، الرقم ۱۱۱۹۸، ج۸، ص۱۰)

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو.. اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم}

دنیا سے دل کیوں لگاؤں؟

حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ''افسوس!

میں کتنی غفلت کرتا ہوں؟ حالانکہ مجھ سے حساب وکتاب میں ہرگز غفلت نہیں برتی جائے گی، ...... میری زندگی کیونکر خوشگوار ہوسکتی ہے؟ حالانکہ میرے سامنے ایک کٹھن دن ہے، ...... میں عمل میں چستی کیوں اختیار نہیں کرتا حالانکہ میں نہیں جانتا کہ میری موت کا وقت کیا ہے، میں دنیا میں کیسے خوش رہوں؟ حالانکہ مجھے یہاں ہمیشہ نہیں رہنا، ...... میں اسے ترجیح کیوں دوں؟ مجھ سے پہلے جس نے بھی دنیا کو ترجیح دی دنیا نے اسے نقصان پہنچایا، ...... میں اسے کیوں پسند کروں؟ یہ تو فنا ہوکر مٹ جائے گی، ...... میں اس کی حرص کیوں رکھوں؟ کیونکہ میرا مسکن اور جائے قرار تو کہیں اور ہے، ...... میں اس (دنیا کے چلے جانے) پر کیوں افسوس کروں؟ کیونکہ خدا عزوجل کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میرے گناہوں کی وجہ سے میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔''

(حلیۃ الاولیاء، ۵۷ ۲، عون بن عبداللہ، رقم ۵۵۹۳، ج۴، ص ۲۸۵ بتصرفٍ)

چالیس دن آگ نہ جلتی:

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ''چالیس چالیس دن ایسے گزر جاتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دولت کدے میں چراغ اور آگ نہ جلتی تھی۔'' پوچھا گیا: ''پھر آپ کس طرح گزارہ کرتے تھے؟'' فرمایا کہ ''دو کالی چیزوں یعنی پانی اور کھجور پر۔'' (بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ، رقم ۶۴۵۸، ج۴، ص ۲۳۶ بتغیر مّا)

تین خواہشات:

حضرت سیدنا یوسف بن اسباط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجہ سیِّدَتُنا عائشہ بنت سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرماتی ہیں کہ ''یوسف بن اسباط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے کہا کہ

''میں اللہ عزوجل سے تین چیزوں کا طلب گار ہوں۔'' میں نے پوچھا وہ کیا ہیں؟'' فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ جب مجھے موت آئے تو میری ملکیت میں کوئی چیز نہ ہو اور مجھ پر کوئی قرض نہ ہو اور نہ ہی (کمزوری کی وجہ سے) میری ہڈیوں پر گوشت ہو۔'' اور ان کی یہ تینوں خواہشات پوری ہوئیں۔ چنانچہ انہوں نے مرض الموت میں مجھ سے پوچھا کہ'' کیا تمہارے پاس خرچ کرنے کے لئے کوئی چیز موجود ہے؟'' میں نے جواب دیا ''نہیں۔'' پوچھا ''تم کیا چاہتی ہو؟'' میں نے جواب دیا کہ'' یہ خیمہ بازار میں جا کر بیچنا چاہتی ہوں۔'' فرمایا کہ'' اگر تم ایسا کرو گی تو ہمارا حال ظاہر ہو جائے گا اور لوگ کہیں گے کہ ''انہوں نے اپنی مجبوری کی وجہ سے خیمہ بیچا ہے۔''

آپ فرماتی ہیں کہ'' ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تھا جو میرے بھائی نے تحفہ دیا تھا۔'' میرے شوہر نے مجھے حکم دیا کہ'' اسے بازار میں جا کر بیچ دو۔'' وہ بکری کا بچہ دس درہم میں فروخت ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا کہ'' ایک درہم میرے بدن و کفن پر لگانے والی خوشبو (خریدنے) کے لئے الگ کرلو اور باقی سارا مال راہِ خدا عزوجل میں خرچ کردو۔'' تو جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوا تو ان درہموں میں سے اس ایک درہم کے علاوہ جسے ہم نے خوشبو کے لئے نکال لیا تھا کچھ باقی نہ تھا۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

اے جھوٹی امیدیں باندھنے والے! وسوسوں سے جان چھڑا لے! اے اونگھنے والے! اپنی کامیابی کے لئے کب بیدار ہوگا اور کب آخرت کا طلب گار بنے گا؟ اے دنیا میں رغبت رکھنے والے! اس جدائی کو کب یاد کرے گا کہ جب تُو ہر پیارے

سے جدا کر دیا جائے گا؟ اے سخت دل اور غفلت میں سونے والے! بیدار ہو جا۔

اشعار

اِنِّیْ بُلِیْتُ بِاَرْبَعٍ مَاسُلِطُتُّ اِلَّا لِعَظْمِ بَلِیَّتِیْ وَشِقَائِیْ

اِبْلِیْسُ وَالدُّنْیَا وَنَفْسِیْ وَالْھَوٰی کَیْفَ التَّخَلُّصُ مِنْ یَدَیْ اَعْدَائِیْ

ترجمہ: (۱) میں چار بلاؤں میں مبتلا کیا گیا ہوں، یہ میری مصیبت و بدبختی میں اضافہ کے سبب مجھ پر مقرر کی گئیں ہیں۔

(۲) ایک بلا شیطان، دوسری دنیا، تیسری نفس اور چوتھی خواہشات، میرے ان دشمنوں سے مجھے کس طرح چھٹکارہ ملے گا؟

آزمائش کی لذت:

حضرتِ سیِّدُنا عبدالاعلی بن علی علیہ رحمۃ اللہ الولی فرماتے ہیں کہ ''میں کسی بزرگ کی تلاش میں لبنان کے ایک پہاڑ پر چڑھا' تاکہ ان کے اخلاق اپنا سکوں۔ اللہ عزوجل نے ایک غار کی طرف میری رہنمائی فرمائی۔ میں نے وہاں ایک بزرگ کو دیکھا جن کے پُرسکون چہرے سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی تھی۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے بہترین انداز سے سلام کا جواب دیا۔ میں ان کے قریب بیٹھا ہوا تھا کہ موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔ مجھے ان کی اجازت کے بغیر غار میں پناہ لینے میں جھجک محسوس ہوئی تو انہوں نے ازخود مجھے بلا کر پناہ دی اور اپنے قریب پڑے ہوئے ایک پتھر پر بٹھا دیا۔

انہوں نے اسی طرح کے ایک (بڑے) پتھر پر نماز ادا کی۔ بارش اور جگہ کی تنگی کی وجہ سے میرا دم گھٹنے لگا۔ فرمانے لگے: ''عبادت گزاروں کی شرائط میں سے ہے کہ وہ عاجزی اور تابعداری اختیار کریں۔'' میں نے پوچھا کہ ''محبت کی علامت

کیا ہے؟'' فرمایا کہ ''جب دل سانپ کی طرح بل کھائے اور شوق کی آگ میں جل اٹھے تو سمجھ لو کہ یہ محبت سے معمور ہے۔ جدائی کے علاوہ محبت کرنے والے کو جس بھی مصیبت کا سامنا ہوتا ہے وہ اس کے لئے نعمت ہوتی ہے۔ ہر چیز کا کچھ نہ کچھ عوض ہے مگر محبوب کا کوئی عوض نہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ حضرتِ سیّدُنا آدم صفی اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے پریشانی کا سامنا کیا مگر چونکہ ان کے ساتھ جدائی نہ تھی اس لئے یہ پریشانیاں ان کے لئے نعمت اور تحفہ بن گئیں۔'' پھر انہوں نے یہ اشعار پڑھے:

جَسَدٌ نَاحِلٌ وَدَمْعٌ يَّفِيْضُ وَهَوًى قَاتِلٌ وَّقَلْبٌ مَّرِيْضُ

وَسِقَامٌ عَلَى التَّنَائِیْ شَدِيْدٌ وَهُمُوْمٌ وَّحُرْقَةٌ وَّمَضِيْضُ

يَاحَبِيْبَ الْقُلُوْبِ قَلْبِیْ مَرِيْضٌ وَالْهَوٰى قَاتِلِیْ وَدَمْعِیْ يَفِيْضُ

اِنْ يَّكُنْ عَاشِقٌ طَوِيْلٌ بَلَاهُ فَبَلَائِیْ بِكَ الطَّوِيْلُ الْعَرِيْضُ

ترجمہ: (۱) جسم لاغر ہے اور آنسو بہہ رہے ہیں، نفسانی خواہشات قاتل ہیں اور دل مریض ہے۔

(۲) دُوری کا مرض بہت شدید ہے، فکر اور سوزِ جگر کا شکار ہوں اور مصیبت سے دوچار ہوں۔

(۳) اے دلوں کے محبوب! میرا دل بیمار ہے، خواہشِ نفس مجھے گھائل کر رہی ہے اور میرے آنسو بہہ رہے ہیں۔

(۴) اگر عاشق کی آزمائش طویل ہوتی ہے، تو تیری طرف میری آزمائش بھی بڑی طویل و عریض ہے۔

حضرتِ سیّدُنا عبدالاعلیٰ علیہ رحمۃ اللہ الولی فرماتے ہیں: ''پھر انہوں نے ایک زوردار چیخ ماری اور زمین پر تشریف لے آئے، دیکھتے ہی دیکھتے ان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ میں جب ان کے کفن و دفن کا انتظام کرنے کے لئے باہر نکلا

تو مجھے کوئی دکھائی نہ دیا۔ میں غار میں واپس آ گیا (تو ان کو وہاں نہ پایا)، میں نے انہیں بہت تلاشا مگر وہ مجھے کہیں نظر نہ آئے۔ میں حیرت کے عالم میں ان کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ ہاتفِ غیب سے ایک آواز آئی،

رُفِعَ الْمُحِبُّ اِلَی الْمَحْبُوْبِ وَفَازَ بِالْبُغْیَةِ وَالْمَطْلُوْبِ

ترجمہ: (ا) محبّ کو محبوب کی طرف اٹھا لیا گیا اور وہ اپنے مقصود و مطلوب میں کامیاب ہو گیا۔"

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

۞ ===۞ ===۞=== ۞

محبتِ الٰہی عزوجل کی بُنیاد

اے میرے بھائی!

آخرت کو دنیا کے بدلے بیچنے والا خسارے میں ہے، جس شخص کو تو نے چھوڑ جانا ہے اس کی محبت سے بچ کر رہنا کہ کہیں تُو اس سے بچھڑنے پر پریشان نہ ہو جائے، ...... تقویٰ سے دوستی ہی سچی رفاقت ہے، ...... گناہوں سے دوستی رکھنے والا دھوکے میں ہے، آخرت کا عوض بہت تھوڑا ہے اور وہ پُر اِخلاص دل اور ذکر میں مشغول رہنے والی زبان ہے، ...... اگر تُو بوڑھا ہونے کے باوجود غفلت کی نیند سے بیدار نہ ہوا تو اتنا سوچ لینا کہ تُو دنیا سے رخصت ہونے والا ہے، ...... تُو نے رونے والی زبان اور رات بھر جاگنے والی آنکھیں چھوڑیں اور تہجد گزار لوگوں کی طرح عبادت کرنا بھی چھوڑ دیا، ...... حالانکہ یہ تہجد گزار لوگ' گریہ کرنے والی زبانیں اور شب بیداری کرنے والی آنکھیں بارگاہِ الٰہی عزوجل میں نذر کر چکے، ...... ان کے پہلو فقر وفاقہ اور آہ وزاری کے باوجود آرام کی طرف مائل نہیں ہوتے، ...... جب وہ نسیمِ سحر سے فرحت پا لیتے ہیں تو خوشگوار فضا سے بے نیاز ہو جاتے ہیں، ...... یہ لوگ شب بیداری کر کے استغفار میں مشغول رہتے ہیں، ...... انہوں نے عبادت کے گھر کو آباد رکھا اور غفلت کی منزل کو ویران کر دیا۔

علاماتِ محبت:

حضرتِ سیِّدُنا ذوالنون مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ ''میں نے

ساحل پر ایک نوجوان کو دیکھا، اس کا رنگ اڑا ہوا تھا جبکہ چہرے پر مقبولیت کے انوار اور قرب ومحبت کے آثار دکھائی دے رہے تھے۔ میں نے اسے سلام کیا تو اس نے احسن انداز میں سلام کا جواب دیا۔ میں نے پوچھا کہ ''محبت کی علامت کیا ہے۔'' جواب دیا کہ ''دربدر کی ٹھوکریں کھانا، لوگوں میں رُسوا ہونا، نیندنہ کرنا اور بارگاہِ الٰہی عزوجل سے دُوری کا خوف رکھنا۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

اشعار

اَبۡلَیۡتَ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ یَاحُسۡنَ الۡبَلَا وَخَصَّصۡتَ بِالۡبَلۡوٰی رِجَالًا خُشَّعًا
اَحۡبَبۡتَ بَلۡوَاھُمۡ وَطُوۡلَ حَنِیۡنِھِمۡ وَاَطَلۡتَ ضُرَّھُمۡ لِکَیۡ یَتَخَضَّعَا

ترجمہ: (۱) اے اچھا آزمانے والے! تو اپنے پسندیدہ بندوں کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور عاجزی کرنے والوں کو آزمائش کے لئے خاص فرمالیتا ہے۔

(۲) تو ان کی آزمائش اور ان کی طویل گریہ وزاری کو محبوب رکھتا ہے اور ان کی تکلیف کو اور زیادہ کردیتا ہے تاکہ وہ عاجزی کریں۔

پیارے اسلامی بھائیو!

محبت کی منزل کو پانے کے لئے بہت سے راستے اور ان راستوں میں متعدد پڑاؤ ہیں۔ شوق کے ساتھ بیدار ہوجاؤ تاکہ اپنا سفر طے کرسکو۔ اپنے رب عزوجل سے ہمیشہ بڑے مرتبہ والی محبت مانگا کرو۔ اللہ عزوجل نے اپنے مقرَّبین کے لئے درِولایت کھول رکھا ہے۔ اس دروازے سے خوشبووالا اس طرح گزرتا ہے کہ اس کی نورانیت (ہماری) آنکھوں کو خیرہ کردیتی ہے۔ وجد کے پیالے اس کے سامنے گھومتے ہیں اور وہ

مزید طلب کی خواہش میں مبتلا رہتے ہیں۔ دوستی کی فکر کے نشہ نے انہیں مدہوش کیا تو کیا ظاہر، کیا پوشیدہ؟ سب ان کے سامنے آ گیا۔ انہوں نے اس جامِ محبت سے خوب فیض پایا تو ان کے تمام احوال سمٹ کر رہ گئے۔ گلستانِ محبت کے باشندوں کی پُرسوز آواز نے انہیں مست کر دیا تو وہ آہستہ آہستہ وجد میں آ گئے۔ ان کا ساقی ان کا اپنا ہی محبوب ہے۔ ان کی محفل رنگا رنگ پھولوں سے آراستہ ہے۔ ان کے غلام ہوش میں آ چکے ہیں جبکہ یہ لوگ اب تک مدہوشی میں ہیں۔ یقیناً اس پائیدار محبت کا ایک گھونٹ ساری دنیا کے عوض بھی سستا ہے اور بیوقوف کے علاوہ اسے کوئی نہیں چھوڑ سکتا اور بے وقوف بھی ایسا جس کی بدبختی انتہاء کو پہنچ چکی ہو۔ **پیارے اسلامی بھائی!** میری نصیحتوں کو قبول کرلو اور (توبہ کا) دروازہ بند ہونے سے پہلے ہی اس کی طرف سبقت کرو، یہ محبت تمہیں ہر لذت سے بے نیاز کر دے گی۔

حضرتِ سیِّدُنا آدم علیہ السلام نے بھی اسی محبت کا جام پیا ہے اور اسی پر حضرتِ سیِّدُنا نوح علیہ السلام نے گریہ وزاری کی اور حضرتِ سیِّدُنا زکریا علیہ السلام کو اسی محبت میں آرے سے چیرا گیا، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو انہیں آگ کی تپش کا احساس نہ ہوا، حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ علیہ السلام کا شوق بڑھا تو وہ عرض کرنے لگے کہ مجھے اپنی تجلی دکھا دے تاکہ میں تیری زیارت کرسکوں، حضرتِ سیِّدُنا داؤد علیہ السلام کو خوش الحانی کا کیسا سُرور حاصل ہوا، حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ علیہ السلام نے جنگلات میں رہنا پسند فرمایا لہٰذا نہ شہر میں گھر بنایا نہ دیہات میں اور ہمارے نبی مکرم، شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اسی محبت الٰہی عزوجل کا جام پیا اور آج بھی جو محبوب کی تعریف ہوتی ہے اور اس پر فخر کیا جاتا ہے یہ اسی محبت کا بچا ہوا حصہ ہے۔

پیارے اسلامی بھائی! تیرے لئے ساری کائنات کی راہیں کھلی ہیں تُو اس میں سے اس پاکیزہ جامِ محبت کو منتخب کرلے کہ اس کا ایک قطرہ پیاس بجھانے میں آبِ کوثر جیسا ہے۔ یہی جامِ محبت حضرتِ صدیق وفاروق اور سعید و دیگر عشرہ مبشرہ علیہم الرضوان پر پیش ہوا تو وہ سب اسے پینے کے لئے جمع ہوگئے۔ اپنے اکابرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دیگر صلحاءِ امت نے یہی روحانی فکر اپنائی۔ تم بھی اہلِ صفّہ کی صفات اپنالو، اس کا کچھ حصہ تمہیں بھی نصیب ہوجائے گا۔ اس کی طلب میں رُکاوٹ بننے والے حیلے چھوڑ دو۔ اگر تم ملامت کی راہ چھوڑ دو گے تو تمہارا کیا جائے گا۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تمہارا کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔ اپنے مالک کی حمد بیان کرو، خوشی سے جھومو اور وجد میں آجاؤ ساری مخلوق تمہاری دوست بن جائے گی، محبوب کا قرب حاصل ہوگا۔ اپنے دلوں کی حفاظت کرو، اگر تم نے غیر اللہ پر نظر رکھی اور اللہ عزوجل کی بارگاہ سے دور ہوگئے تو تمہارا کیا بنے گا۔

اے فقراء کی جماعت! یہ باتیں تو تمہارے سننے کی تھیں۔ اے احوال والو! میں تم سے مخاطب ہوں میں یہ خوبیاں تمہیں بتاتے ہوئے تمہارے ساتھ چل رہا ہوں، اے تائبین (یعنی توبہ کرنے والوں) کی جماعت! اس قابلِ فخر جوہر کے حصول کے لئے نافرمانی سے بچنا تمہارے لئے کیا مشکل ہے۔ اگر تم اس خطاب سے محروم رہے اور خوشی میں نہ جھومے تو محرومی کے جنگل میں بھٹکتے رہوگے۔

محبت کی حقیقت:

حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر وراق علیہ رحمۃ اللہ الرزاق فرماتے ہیں کہ ''محبت کی حقیقت

یہ ہے کہ محبّ ہر وقت محبوب کا دیدار کرتا رہے کیونکہ غیر میں مشغول ہونا محبت کے لئے حجاب ہے۔ محبت کی اصل کامل اتباع اور یقین ہے۔ یہی دو چیزیں ہیں جو انسان کو جنت میں پرہیزگاروں کے درجے میں پہنچا دیتی ہیں۔''

اشعار

اُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْھُمْ وَاَطْلُبُ اَنْ اَنَالَ بِھِمْ شَفَاعَۃً

وَاَکْرَہُ مَنْ بِضَاعَتُہُ الْمَعَاصِیْ وَلَوْ کُنَّا سَوَاءً فِی الْبِضَاعَۃِ

ترجمہ: (۱) میں نیک لوگوں (اولیاء) سے محبت کرتا ہوں حالانکہ میں ان میں سے نہیں، اور ان لوگوں کے مرتبہ تک پہنچنے کے لئے سفارش کا طلب گار رہوں۔

(۲) میں اسے ناپسند کرتا ہوں جس کا سرمایۂ حیات گناہ ہوں، اگرچہ ہم اس سرمایہ (گناہ) میں برابر ہیں۔

رضائے الٰہی عزوجل کا طالب:

حضرتِ سیِّدُنا ذوالنون مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ ''ہم ایک ویران جنگل سے گزر رہے تھے کہ ہمیں ایک نوجوان نظر آیا۔ اس کے چہرے کی رنگت اڑی ہوئی تھی اور بدن گھل چکا تھا، اس کی پیشانی پر عبادت کا نور چمک رہا تھا، رخساروں پر قبولیت کے آثار دمک رہے تھے، چہرے پر عبادت ومجاہدے کے نشان عیاں تھے، شکل وصورت سے محبوبیت اور مشاہدہ واضح تھا۔ اس نے دو پرانے کپڑے زیبِ تن کر رکھے تھے۔ بدن پر اون کا ایک جبہ بھی تھا جس کی آستین اور دامن پھٹے ہوئے تھے۔ اس کی ایک آستین پر یہ لکھا ہوا تھا:

اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡـُٔوۡلًا ۝ (پ۱۵، الاسراء:۳۶) ترجمہ کنزالایمان: بے شک کان اورآنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

جبکہ دوسری پر یہ تحریر تھا:

يَوۡمَ تَشۡهَدُ عَلَيۡهِمۡ اَلۡسِنَتُهُمۡ وَاَيۡدِيۡهِمۡ وَاَرۡجُلُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ۝ (پ۱۸، النور:۲۴) ترجمہ کنزالایمان: جس دن ان پر گواہی دیں گی ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اوران کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے۔

دامن پر لکھا تھا کہ نہ بکے نہ خریدا جائے، سینے پر لکھا تھا:

وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيۡدِ۝ (پ۲۶، ق:۱۶) ترجمہ کنزالایمان: اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں۔

پشت پر تحریر تھا:

يَوۡمَئِذٍ تُعۡرَضُوۡنَ لَا تَخۡفٰى مِنۡكُمۡ خَافِيَةٌ ۝ (پ ۲۹، الحاقۃ:۱۸) ترجمہ کنزالایمان: اس دن تم سب پیش ہوگے کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے گی،

اس کے سر پر لکھا تھا:

حُبُّ مَوۡلَائِیۡ بَلَائِیۡ حَيۡثُ مَوۡلَائِیۡ دَوَائِیۡ

ترجمہ: میرے مولیٰ کی محبت جہاں ایک آزمائش ہے، وہیں دوا اور علاج بھی ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا ذُالنون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے اس کے لباس سے زیادہ صاف ستھرے کپڑے کہیں نہیں دیکھے۔ میں اس کے قریب گیا اور سلام کیا تو

اس نے جواب میں کہا ''وعلیک السلام یا ذاالنون!'' میں نے پوچھا: ''میرے بھائی! تم نے مجھے کیسے پہچانا؟'' اس نے جواب دیا کہ ''میرے باطن سے حق کے حقائق تمہارے ضمیر کے خزانے پر ظاہر ہوئے تو اس حق نے تمہارے عزم کے غیوبات میں تمہاری معرفت کی صفائی کا مشاہدہ کیا اور دونوں ہم کلام ہوئے تو اسی نے مجھے بتایا کہ تم ذوالنون مصری ہو۔'' میں نے پوچھا: ''اے میرے بھائی! محبت کی ابتداء کیسے ہوتی ہے؟'' اس نے اپنی آستین پر لکھی ہوئی آیت کی طرف اشارہ کیا اور کہنے لگا: ''یہ جو تم دیکھ اور پڑھ رہے ہو اس کو پیشِ نظر رکھنے سے محبت کی ابتداء ہوتی ہے۔'' میں نے پوچھا: ''بھائی! محبت کی انتہاء کہاں ہوتی ہے؟'' اس نے کہا کہ ''اے ذوالنون! اللہ عزوجل ایسا محبوب ہے جس کی محبت کی کوئی انتہاء نہیں اور اس کے سامنے عجز وانکساری کے بغیر محبت کرنا ممکن نہیں ہے۔'' میں نے پوچھا: ''اے میرے بھائی! دنیا سے بے رغبتی آخرت کی طلب میں ہوتی ہے یا مولیٰ کی رضا کے لئے؟'' جواب دیا کہ ''ایک مخلوق سے دوسری مخلوق کی طلب میں کنارہ کشی کرنا تو خسارے کی بات ہے، اس مخلوق دنیا سے بے رغبتی فقط اللہ عزوجل ہی کے لئے ہونی چاہیے، اے ذوالنون! قدیم محبوب یعنی اللہ عزوجل سے اس کی مخلوق یعنی جنت پر راضی ہونا کم ہمت بندے کا کام ہے، زُہد کا مطلب غیر اللہ سے اجتناب، اولیاء کی تلاش اور اللہ عزوجل کی نشانیوں کا مشاہدہ ہے، جو اللہ عزوجل کے علاوہ کسی غیر کو چاہے گا اس کا مطلوب اس کے پیش نظر ہوگا، اور جو اللہ عزوجل کو چاہے گا اس کا مطلوب اس کا محبوب بن جائے گا۔ لہذا جب کوئی مخلوق اپنے ہی جیسی مخلوق پر راضی ہو تو مشابہت اس کا مقصود بن جاتی ہے (یعنی یہ اپنی طرح کی مخلوق کو اپنا مقصود بنا لیتا ہے)۔ اے ذوالنون! وہ شخص خسارے میں ہے جس نے لذت وآرام

چھوڑا، دنیا سے منہ موڑا اور پھر قُربِ الٰہی عزوجل کے سوا کسی شے پر راضی ہوگیا اور اس نے اسی خوف سے نفس کو مشقت میں ڈال کر دنیا کو ترک کیا کہ اس کا ٹھکانا جہنم نہ بنے اور یہ امید رکھی تھی کہ جنت اس کا ٹھکانا بن جائے۔''

حضرتِ سیِّدُنا ذوالنون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے اس سے پوچھا کہ ''اے بھائی! تم ان ویران جنگلات میں توشہ کے بغیر کیسے رہ لیتے ہو؟'' تو اس نے جواب دیا کہ ''اے بیکار شخص! جو تمہیں اپنے حال کی خبر نہ دے اور اپنے راز کے معاملے میں تم سے بے خوف نہ ہو، یہ سوال اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔'' پھر اس نے اپنا دایاں قدم زمین پر مارا تو وہاں گھی اور شہد کا ایک چشمہ پھوٹ پڑا تو ہم دونوں نے اس میں سے پانی پیا۔ پھر اس نے بایاں قدم زمین پر مارا تو شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا چشمہ پھُوٹا تو ہم دونوں نے اس میں سے پانی پیا پھر اس نے دونوں چشموں پر ریت ڈالی تو زمین پہلے کی طرح برابر ہوگئی جیسے وہاں کوئی چشمہ تھا ہی نہیں۔ پھر وہ مجھے تنہا چھوڑ کر چلا گیا میں ان کرامات کو دیکھ کر دیر تک روتا رہا۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم}
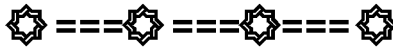
اللّٰہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے

اے غفلت کے شکنجے میں جکڑے رہنے والے ! اے مہلت کے نشے میں مدہوش ہونے والے! اے عہد کو توڑنے والے! یاد کر کہ تو نے اوّل زمانے میں کس سے عہد کیا تھا؟...... تیری اکثر عمر حیلے بہانوں میں گزر گئی،...... تجھے نجات کی طرف بلایا جا رہا ہے اور تُو سستی کر رہا ہے،...... عمر گھٹنے کے باوجود یہ غفلت کیوں ہے؟ کیا تو موت کے وقت گڑگڑا کر آنسو بہائے گا۔ اے میرے **اسلامی بھائی!** کیا ہی اچھا ہوتا اگر تو اپنی رَوِش چھوڑ دیتا، تو تیری کوشش کامیاب ہو جاتی، مگر تجھے کس طرح ترغیب دلائی جائے؟

اے تائبین کی صحبت سے دور رہنے والو! سنو، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّافِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝ (پ۲۰، النمل:۷۵)

ترجمہ کنزالایمان :اور جتنے غیب ہیں آسمانوں اور زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں۔

شکر گزار دولت مند:

ایک مال دار شخص کثرت سے شکر ادا کیا کرتا تھا۔ جب اس کی ایک مراد پوری نہ ہوئی تو وہ ناشکری کرتے ہوئے گناہوں میں پڑ گیا۔ مگر خدا عزوجل کی نعمتیں اس سے ختم نہ ہوئیں اور اسکی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی تو اس نے عرض کی: ''یارب عزوجل! میری فرمانبرداری تو بدل گئی مگر نعمتیں دور نہ ہوئیں؟'' تو اس نے ہاتفِ غیب سے ایک آواز سنی کہ ''اے شخص! ہمارے نزدیک ایّام وصال کی بڑی

قدر و منزلت ہے، ہم نے تیری خاطر اسے محفوظ رکھا جب کہ تو نے اسے ضائع کر دیا۔“

اشعار

سَاَتْرُکُ مَابَیْنِیْ وَبَیْنَکَ وَاقِفًا ۔۔۔ فَاِنْ عُدتَّ عُدْنَا وَالْوِدَادُ سَلِیْمُ

تُوَاصِلُ قَوْمًا لَا وَفَاءَ بِعَهْدِهِمْ ۔۔۔ وَتَتْرُکُ مِثْلِیْ وَالْحِفَاظُ قَدِیْمُ

ترجمہ :(۱) ہم اپنے اور تمہارے درمیان قائم تعلق کو توڑے دیتے ہیں، اگر تُو رجوع کرلے گا ہماری رحمت بھی تیری طرف متوجہ ہو جائے گی، محبت (پھر سے) قائم ہو جائے گی۔

(۲) تُو ایسی قوم سے ناطہ جوڑتا ہے جن کے وعدے پورے نہیں ہوتے اور مجھ جیسے سے توڑتا ہے جو ہمیشہ سے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔

بہترین ہم سفر:

ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے عرض کی کہ ”مجھے کوئی ایسا ہم سفر بتائیے جس کی صحبت کی برکتیں لُوٹتے ہوئے میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہو سکوں کیونکہ میں نے سفرِ حج کا ارادہ کر رکھا ہے۔“ تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ”اے بھائی! اگر تم ہم نشین چاہتے ہو تو قرآن پاک کی تلاوت کو اپنا ہم نشین بنالو اور اگر ساتھی چاہتے ہو تو ملائکہ کو اپنا ساتھی بنالو اور اگر دوست چاہتے ہو تو اللہ عزوجل اپنے دوستوں کے دلوں کا مالک ہے اور اگر سفر کے لئے توشہ چاہتے ہو تو اللہ سبحانہ وتعالٰی پر یقین سب سے بہترین توشہ ہے اور کعبۃ اللہ کو اپنے سامنے تصور کرتے ہوئے خوشی سے اس کا طواف کرو۔“

آزمائش پر آزمائش:

حضرتِ سیِّدُنا عطا سُلَیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن یزید سَلمی رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا کہ ''مجھے نصیحت فرمایئے؟'' تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ''اے احمد! شیطان اور نفسانی خواہشات کی موجودگی میں دنیا آزمائش پر آزمائش ہے اور حساب وکتاب کی وجہ سے آخرت بھی بہت بڑا امتحان ہے، افسوس ان لوگوں پر ہے جو ان دونوں (یعنی دنیاوی آزمائش اور اُخروی امتحان) میں کمزور ہیں۔ لہذا تو کب تک کھیل کود میں مشغول رہے گا حالانکہ ملک الموت علیہ السلام تیری تاک میں ہیں اور لمحہ بھر کے لئے بھی تجھ سے غافل نہیں ہوتے جبکہ ملائکہ تیری سانسیں گن رہے ہیں۔'' حضرتِ سیِّدُنا عطا سلیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''یہ بات ارشاد فرما کر حضرتِ سیِّدُنا عمر بن یزید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم}

اے سیاہ اعمال نامے والے! آنسوؤں سے اپنا اعمال نامہ دھوڈال اور تہجد گزاروں کے پاس حاضر ہو کر دست بستہ عرض کر کہ میں راستہ بھٹک کر قافلے والوں سے کٹ گیا ہوں۔ یہ رنج والم کا مقام ہے، کب تک اپنے آنسوؤں کو روکو گے، یہ سوز ورقّت کی مجلس اور رجوع کا وقت ہے۔

اسلامی بھائیو!

آگے بڑھو اور اللہ عزوجل کے احکامات کو سمجھو، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ (پ۲۴، المومن: ۴۴)

ترجمہ کنز الایمان: تو جلد وہ وقت آتا ہے کہ جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اسے یاد کرو گے اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں بے شک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔

اشعار

مَاالذَّنبُ لِیْ فِیْمَا مَضٰی سَالِفًا　الذَّنبُ لِلدَّھرِ وَسُوْءِ الْقَضَا

فَامْنُنْ وَجُدْ بِالصَّفحِ عَنْ مُذْنِبٍ　مُعْتَرِفٍ بِالذَّنْبِ فِیْمَا مَضٰی

قَدْ ظَلَّ مِنْ خَوْفِکَ فِیْ حَیْرَۃٍ　فِیْ قَلْبِہٖ مِنْکَ لَھِیْبُ الْفَضَا

اِنْ کَانَ لِیْ ذَنْبٌ فَلِیْ حُرْمَۃٌ　تُوْجِبُ لِیْ مِنْکَ جَمِیْلَ الرِّضَا

ترجمہ:(۱) ایامِ گزشتہ میں میرا کوئی گناہ نہیں یہ سب (حالاتِ) زمانہ کی کوتاہی اور سوئے قضاء ہے۔

(۲) یاالٰہی عزوجل! تو اپنا فضل فرما اور گناہوں کو مٹا کر اس گناہگار کو ستھرا کردے جو پچھلے تمام گناہوں کا اقرار کرتا ہے۔

(۳) یہ بندہ ہمیشہ تیرے خوف (کے تصور) سے عالم حیرت میں ہے، (اور) اس کے دل کی ساری فضاء تیری خشیت سے شعلہ زن ہے۔

(۴) اگرچہ میں قصوروار ہوں لیکن (ایمان کی وجہ سے) میری حرمت بھی تو ہے جو تیری ذات سے بہترین رضا کی طلب گار ہے۔

ایک عورت کی نصیحت:

حضرت سیدنا اصمعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''میں ایک بیابان سے گزر رہا تھا کہ اچانک مجھے ایک چاند کی طرح چمکتے ہوئے چہرے والی عورت نظر آئی۔ میں اس کے قریب گیا اور سلام کیا تو اس نے اچھے انداز میں سلام کا جواب دیا میں نے کہا: ''اے لڑکی! میرا تن من تیری طرف متوجہ ہے۔'' وہ فوراً بولی: ''لیکن میں تیری طرف بالکل متوجہ نہیں، اگر تجھے میرا حسن بھا گیا ہے تو پیچھے دیکھو تمہیں مجھ سے زیادہ حسین عورت نظر آئے گی۔'' جب میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ وہ

مجھے ڈانٹ کر بولی: ''اے جھوٹے! مجھ سے دور ہو جا، جب میں نے دور سے تجھے دیکھا تھا تو سمجھی تھی کہ تو کوئی عارف ہے اور جب تو نے کلام کیا تو میں سمجھی کہ تو کوئی عاشق ہے اور اب پتہ چلا کہ تو نہ عارف ہے نہ ہی عاشق ہے کہ تُو میری محبت کا دعوی بھی کرتا ہے اور میری قربت پائے بغیر میرے علاوہ کسی کی طرف دیکھتا بھی ہے۔'' پھر وہ مجھ سے دور چلی گئی اور نظر بھر کے آسمان کی طرف دیکھنے کے بعد بلند آواز سے کہنے لگی کہ ''آہ! آہ! یاالٰہی عزوجل! وصال کی چاہت نے مجھے لوگوں سے غیر مانوس کر دیا، افسوس! جدائی کے خوف نے مجھے بے قرار کر دیا، آہ! وصال سے پہلے جدائی پر افسوس!'' پھر وہ یہ اشعار پڑھنے لگی:

حُبِّیْ فِیْ ذِیْ الْقِفَارِ شَرَّدَنِیْ　　آهٖ مِنَ الْحُبِّ ثُمَّ آهٗ

خَوْفُ فِرَاقِ الْحَبِیْبِ اَزْعَجَنِیْ　　آهٖ مِنَ الْخَوْفِ ثُمَّ آهٗ

شَبَّهَ حَالِیْ بِتَاجِرٍ غَرِقٍ　　نَجَا مِنَ الْبَحْرِ ثُمَّ تَاهٗ

ترجمہ: (۱) مجھے بیابانوں کے مالک کی محبت نے بکھیر کر رکھ دیا، آہ! محبت میں پھر آہ۔

(۲) مجھے محبوب کی جدائی کے خوف نے بے چین کر رکھا ہے، اس خوف سے آہ پھر آہ۔

(۳) میرا حال اس ڈوبنے والے تاجر کی طرح ہے جو سمندر (کی تکالیف) سے بچ تو گیا پھر بھی حیران و پریشان رہا۔

ایک دیوانہ:

حضرتِ سیِّدُنا سالم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ''میں حضرتِ سیِّدُنا ذوالنون مصری علیہ رحمۃ اللہ الولی کے ساتھ لبنان کے ایک پہاڑ پر سے گزر رہا تھا کہ اچانک آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ ''اے سالم! میرے لوٹنے تک اسی جگہ کھڑے

رہنا۔'' پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تین دن تک مجھ سے جدا رہے۔ جب مجھے بھوک لگتی تو میں جھاڑیاں اور پودے کھالیتا اور تالاب کا پانی پی لیتا۔ جب تین دن گزر گئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے پاس تشریف لائے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رنگ بدلا ہوا تھا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر بے خودی کی کیفیت طاری تھی میں نے عرض کی: ''اے ابوالفیض! کیا درندوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو روک لیا تھا؟'' فرمایا: ''مجھ سے انسانی خوف کی بات نہ کرو، میں اس پہاڑ کے ایک غار میں داخل ہوا تو میں نے اس میں ایک شخص کو دیکھا اس کے سر اور داڑھی کے بال سفید اور پراگندہ تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ قبر سے نکل کر آیا ہو۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ میں نے اسے سلام کیا تو اس نے مجھے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ ''نماز پڑھ لو۔'' پھر وہ نماز کے لئے کھڑا ہو گیا اور عصر کی نماز ادا کرنے تک رکوع و سجود کرتا رہا۔ پھر محراب کی جانب ایک پتھر سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور مجھ سے کوئی بات نہ کی تو میں نے کلام کی ابتداء کرتے ہوئے کہا کہ ''اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے مجھے کوئی نصیحت فرمایئے جس سے میں نفع اٹھا سکوں اور میرے لئے دعا کیجئے۔'' تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ ''اے بیٹا! اللہ عزوجل جسے اپنے قرب سے سرفراز فرماتا ہے اسے چار خصلتیں عطا فرماتا ہے (۱) خاندان کے بغیر عزت عطا فرماتا ہے، (۲) بغیر سیکھے علم عطا فرماتا ہے، (۳) مالداری کے بغیر غناء عطا فرماتا ہے، (۴) اور ساتھیوں کے بغیر اُنس عطا فرماتا ہے۔'' پھر انہوں نے ایک زوردار چیخ ماری اور تین دن تک بے ہوش رہے۔ میں سمجھا کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے پھر جب انہیں افاقہ ہوا تو کھڑے ہو کر قریب ہی ایک چشمے سے وضو کیا اور اپنی فوت شدہ نمازوں کے بارے میں پوچھا تو میں نے انہیں نمازوں کی تعداد بتائی تو انہوں نے وہ نمازیں قضا کیں پھر مجھ سے فرمایا:

اِنَّ ذِکْرَالْحَبِیْبِ ھَیَّجَ قَلْبِیْ　　ثُمَّ حُبُّ الْحَبِیْبِ اَذْھَلَ عَقْلِیْ

ترجمہ :محبوب کی یاد نے میرے دل کو بے قرار کر دیا پھر (اس) محبوب کی محبت نے میری عقل کو زائل کر دیا۔''

پھر فرمانے لگے: ''مخلوق کی ملاقات سے مجھے وحشت ہوتی ہے اور میں ربُّ العالمین عزوجل کے ذکر سے اُنس رکھتا ہوں، اب تم سلام کر کے مجھ سے رخصت ہو جاؤ۔'' میں نے عرض کی: ''اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے میں مزید نصیحت کی امید پر تین دن تک آپ کے پاس ٹھہرا رہا۔'' تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ''اپنے مولیٰ عزوجل کے علاوہ کسی سے محبت نہ کرو اور اپنی محبت کا بدلا نہ مانگو کیونکہ اللہ عزوجل سے محبت کرنے والے عابدوں کے سرتاج اور زاہدوں کے لئے نشانِ منزل ہیں اور یہی اللہ عزوجل کے برگزیدہ اور مقرب بندے ہیں۔'' اس کے بعد وہ ایک چیخ مار کر گر پڑے میں نے انہیں ہلا کر دیکھا تو ان کا انتقال ہو چکا تھا تھوڑی ہی دیر بعد پہاڑ سے عابدین کی ایک جماعت اتری، انہیں غسل دیا، اور کفن پہنا کر جنازہ ادا کرنے کے بعد انہیں دفن کر دیا ۔میں نے ان سے پوچھا کہ ''اس بزرگ کا نام کیا ہے؟'' تو انہوں نے بتایا کہ ''ان کا نام حضرتِ شیبان المصاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔''

حضرتِ سیِّدُنا سالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اہل شام سے ان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ''ہاں وہ ایک دیوانہ تھا جو بچوں کی ایذاء کی وجہ سے چلا گیا۔'' میں نے پوچھا: ''کیا تمہیں ان کی کوئی بات یاد ہے؟'' تو انہوں نے کہا: ''ہاں! جب وہ بے قرار و بے چین ہوتے تو کہتے کہ ''اگر میں تیری خاطر دیوانہ نہ بنوں تو کس کی خاطر بنوں۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم}

محبین کی علامات

میرے اسلامی بھائی!

وہ لوگ کتنے خوش قسمت ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے اپنے قرب کی نعمت عطا فرمائی ہے۔ان کی خوبی اللہ عزوجل ہی کی طرف سے ہے۔اللہ تعالیٰ نے انہیں وساوس کے خطرات سے محفوظ فرما دیا اوران کے دلوں کی سرحدوں کو اپنی حمایت کے محافظوں کے ذریعے نفسانی خواہشات کے غبار سے محفوظ رکھا۔انہوں نے اللہ عزوجل کے حکم کو قبول کیا اوراسے سرآنکھوں پر رکھ کراس کی بجا آوری کے لئے کھڑے ہوگئے اور قبر کی تاریکی اورسفرآخرت کے لئے اعمال کا توشہ تیار کیا۔

اے بیکار شخص! کیا تاریک میدان میں غافل رہنے والوں کو اللہ عزوجل کی نعمتیں مل سکتی ہیں،اللہ عزوجل نے اپنے نیک بندوں کو اپنی رضا کی خلعت عطا فرمائی اوران سے فرمایا:''باسلیقہ دوستوں کوخوش آمدید۔''

اللہ تعالیٰ ارشادفرماتاہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاس (پ۴،آل عمران:۱۱۰)

ترجمہ کنزالایمان:تم بہتر ہوان سب امتوں میں جولوگوں میں ظاہر ہوئیں۔

چنداشعار

اَيَانَفْسُ تُوْبِیْ قَبْلَ اَنْ يَنْكَشِفَ الْغِطَا | وَاُدْعٰـى اِلٰـى يَوْمِ النُّشُوْرِ وَاُجْزَعُ

فَلِلّٰهِ عَبْدٌ خَائِفٌ مِّنْ ذُنُوْبِهٖ | تَكَادُ حُشَاهُ مِنْ اَسًى تَتَقَطَّعُ

اِذَا جَنَّـهُ اللَّيْلُ الْبَهِيْمُ رَاَيْتَهُ | وَقَدْ قَامَ فِیْ مِحْرَابِهٖ يَتَضَرَّعُ

يُنَادِیْ بِذُلٍّ يَا اِلٰهِیْ وَسَيِّدِیْ ۔۔۔ وَمَنْ يَّهْرُبُ الْعَاصِیْ اِلَيْهِ وَيَفْزَعُ

قَصَدْتُکَ يَا سُؤْلِیْ وَمَالِیْ مُشَفَّعٌ ۔۔۔ سِوٰی حُسْنِ ظَنِّیْ حِيْنَ اَرْجُوْ وَاَطْمَعُ

فَجُدْ لِیْ بِعَفْوٍ وَامْحُ ذَنْبِیْ وَنَجِّنِیْ ۔۔۔ مِنَ النَّارِ يَا مَوْلٰی يَضُرُّ وَيَنْفَعُ

بِهٰذَا يُنَالُ الْمُلْکُ وَالْفَوْزُ فِیْ غَدٍ ۔۔۔ وَيُجْزٰی نَعِيْمًا دَائِمًا لَيْسَ يُقْطَعُ

ترجمہ :(۱)اے نفس!توبہ کر لے قبل اس کے کہ راز فاش ہو جائے اور محشر کے دن بلا کر گھبراہٹ میں ڈال دیا جائے۔

(۲)اللہ عزوجل کا وہ بندہ جو اپنے گناہوں پر شرمندہ وخائف ہے قریب ہے کہ غم سے اس کا کلیجہ پھٹ جائے۔

(۳)جب اسے اندھیری رات چھپا لیتی ہے تو تُو اسے دیکھے گا کہ وہ اپنی عبادت گاہ میں کھڑا گڑگڑا رہا ہوگا۔

(۴)عاجزی سے عرض کرتا ہوگا:''اے میرے خدا، میرے مالک! یہ گنہگار کس کی بارگاہ میں جائے اور کس سے فریاد کرے؟

(۵)اے میرے مطلوب!تو ہی میرا مقصود ہے اور جس وقت میں امید وطمع کرتا ہوں تو سوائے حسنِ ظن کے اپنی شفاعت کے لئے کوئی دوسرا عمل نہیں پاتا۔

(۶)اے مولی!تو ہی نفع ونقصان کا مالک ہے، عفو کر اور میرے گناہوں کو مٹا دے، اور مجھے آگ(دوزخ)سے بچا لے۔

(۷)اسی رحمت کے سبب ہمیشہ کی بادشاہی اور قیامت میں کامیابی مل سکتی ہے اور کبھی ختم نہ ہونے والی دائمی نعمتیں دی جائیں گی۔

مناجاتِ حرم:

علامہ فضل جوہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ احرام باندھ کر حرم مکہ میں خانہ کعبہ کی طرف

رُخ کر کے کھڑے ہوئے اور با آواز بلند کہنے لگے: ''اے مراقبے اور معرفت کی موت سے مرنے والو! اے اُنس ومحبت کی تلواروں سے شہید ہونے والو! اے خوف واشتیاق کی آگ میں جلنے والو! اے مشاہدے اور ملاقات کے سمندر میں غرق رہنے والو! یہ محبوب کا دیار ہے، محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ یہاں قربت کے اسرار ہیں، مگر اس کے مشتاق کہاں ہیں؟ یہ دیارِ محبت اور اس کی بہار کے نشان ہیں، اس کا قصد کرنے والے کہاں ہیں؟ یہ التجاء کی گھڑی اور آنسو بہانے کا وقت ہے، مگر رونے والے کہاں ہیں؟'' پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے پھر جب کچھ دیر بعد افاقہ ہوا تو کہنے لگے:

مُذْ تَبَدّٰی لِنَاظِرِیْ ... بَلْبَلَ الشَّوْقُ خَاطِرِیْ

حَاضِرٌ غَیْرُ غَائِبٍ ... سَاکِنٌ فِی الضَّمَائِرِ

ھُوَ کَنْزِیَ الَّذِیْ بَدَا ... فِی الرُّسُوْمِ الدَّوَائِرِ

ترجمہ: (۱) جب (خانہ کعبہ) میری نظروں کے سامنے آ گیا تو میرے دل میں شوق بھڑک اٹھا۔

(۲) وہ (شوق) موجود ہے، پوشیدہ نہیں ہے (کیونکہ) وہ تو دلوں میں بسا ہوا ہے۔

(۳) یہ میرا وہ خزانہ ہے جو تیزی سے آنے والی گردشوں میں (مجھ پر) ظاہر ہوا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان کے قریب آ کر عرض کیا کہ ''حضور! اللہ عزوجل سے محبت کرنے والوں کی علامات کیا ہیں؟'' فرمایا: ''محبین کو رات کی تاریکی میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں خاص نشاط حاصل ہوتا ہے، ان کے اور اللہ عزوجل کے درمیان ایک خوشی ہوتی ہے، اپنے معبود کا اُنس انہیں آرام کی لذت سے دور کر دیتا ہے اور رب عزوجل کی محبت انہیں پوری کائنات سے جُدا کر دیتی ہے، وہ رب عزوجل سے مناجات

کرنے پر نیند کو ترجیح نہیں دیتے اور نہ ہی اس کے کلام پر کسی کے کلام کو اہمیت دیتے ہیں، جو اس کی معرفت رکھتا ہے وہی اسے پہچان سکتا ہے، جو اس کی لذت پاتا ہے وہی اس کی لذت پاسکتا ہے اور اس کا دوست وہی بنتا ہے جو اس سے راضی رہتا ہے۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم }

پاک ہے وہ ذات جس نے مخلوقات پر فنا ہونا لازم کر دیا ہے لہذا اس کے نزدیک بادشاہ اور غلام دونوں برابر ہیں۔ وہ باقی رہنے والا اور قدیم ہے یعنی کائنات کی پیدائش سے پہلے بھی اکیلا ہی تھا اس نے کائنات میں جو چاہا وہی کیا ہر ایک خواہ وہ نیک ہو یا بد، گمراہ ہو یا ہدایت یافتہ، اس کی بارگاہ کا محتاج ہے،

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یَسْئَلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ۚ(پ ۲۷، الرحمٰن: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اسی کے منگتا ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں اسے ہر دن ایک کام ہے۔''

وہ بڑا جواد ہے ہر ایک کو اسی کی عطاء نے ڈھانپ رکھا ہے تو بدکار کہاں بھاگے گا گمشدہ کی تلافی کون کرے گا؟ قضاء کتنی بار ضامن سے جھگڑ چکی اور کتنے دھتکارے ہوئے لوگوں کو اس کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت ملی اور گنہگار لوگ' بندوں کی قسمت سے کس قدر غافل ہیں حالانکہ ان میں سے کچھ بدبخت ہیں اور کچھ نیک بخت۔

اشعار

اِحدٰی وَسِتُّوْنَ لَوْ مَرَّتْ عَلٰی حَجَرٍ ... لَکَانَ مِنْ حُکْمِهَا اَنْ یَّخْلُقَ الْحَجَرُ

تُؤَمِّلُ النَّفْسُ آمَالًا لِتَبْلُغَهَا ... کَاَنَّهَا لَاتَرٰی مَا یَصْنَعُ الْقَدَرُ

ترجمہ: (۱) کسی پتھر پر بھی اگر اکسٹھ سال گزر جائیں تو وہ پتھر بھی بوسیدہ کہلائے گا۔

(۲) اپنی امیدوں تک پہنچنے کے لئے نفس بڑی آرزوئیں کر رہا ہے حالانکہ نہیں جانتا کہ تقدیر کیا کرنے والی ہے۔

دعا کی برکت:

حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق جیلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''میں حضرتِ سیِّدُنا علی بن عبد الحمید غضائری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے انہیں سب سے زیادہ عبادت گزار اور کثرت سے مجاہدہ کرنے والا پایا۔ وہ دن رات نماز ادا کرتے رہتے تھے لہذا میں ان کے نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا مگر میری ان سے ملاقات نہ ہو سکی تو میں نے ان سے کہا کہ ''ہم اپنے ماں باپ، بیوی بچوں اور اپنے شہر کو چھوڑ کر آپ کے پاس آئے ہیں لہذا آپ تھوڑی دیر کے لئے نماز سے فارغ ہو کر ہمیں اللہ عزوجل کا عطا کردہ علم سکھائیں۔'' تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''مجھے ایک صالح بزرگ حضرتِ سیِّدُنا سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا ہے، میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور دروازہ کھٹکھٹایا تو دروازہ کھولنے سے پہلے میں نے انہیں یہ مناجات کرتے ہوئے سنا کہ ''یا الٰہی عزوجل! جو شخص مجھے تیری بارگاہ میں مناجات کرنے سے غافل کرنے کے لئے میرے پاس آیا ہے تو اسے اپنی محبت میں مشغول کر کے مجھ سے غافل کر دے۔'' تو جب میں حضرتِ سیِّدُنا سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ سے واپس لوٹا تو نماز اور اللہ عزوجل کے ذکر میں مشغول رہنا میرا محبوب مشغلہ بن گیا اس لئے میں اس نیک بزرگ کی دعا کی برکت سے ان کاموں کے علاوہ کسی چیز کے لئے فارغ نہیں ہوتا۔''

حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے ان کی باتوں

میں غور کیا تو مجھے ان کی باتیں غمزدہ دل اور عاجز کرنے والی بیقراری سے نکلتی ہوئی نظر آئیں اور وہ مسلسل آنسو بہا رہے تھے۔''

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم }

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی حکمت سے ارواح کی لطافت اور اجسام کی کثافت کو جمع فرمایا، دن اور رات کو زمانے کے لیے باز و بنایا جو بغیر بالوں اور پروں کے فناء کے لئے اڑ رہے ہیں اور محبین کی ارواح کو جامِ محبت پلایا، تو اللہ عزوجل ہی کے لئے اس کی خوبی ہے جس نے اسے ہر راحت سے شیریں بنایا، انس ومحبت کی مجلس میں ان کے لئے عبادت کا سرور پیدا کیا۔لہذا انہوں نے پیالوں کے بجائے اسے مٹکوں سے پیا، تاریکی کے گلستان کو تہجد کے پھولوں اور کلیوں سے سنوارا اور ہر صبح کی ابتداء اللہ عزوجل کے ذکر سے کی ،لہذا وہ صبح وشام کے شربت اور پاکیزہ خوشبو والے جام نوش کرتے ہیں، آزمائش کے قالب میں ان کے دل صبر کی زبان سے کہتے ہیں:''اُس (کی محبت) کے سوا کوئی چارہ نہیں۔'' اللہ عزوجل نے انہیں اپنی رضا کی خلعت سے سرفراز فرمایا اور انہیں شوق وفرحت کی مجلس میں بٹھایا، انہوں نے کائنات پر نظر کی تو انہیں اس کے علاوہ کچھ نظر نہ آیا، ان کی محبت میں وارفتگی کی وجہ سے ان پر کوئی الزام نہیں، نورِ معرفت نے ان کی آنکھوں کو ڈھانپ رکھا ہے ان میں سے عارفین زبانِ توحید سے پکار کر کہتے ہیں:

یَـــا اَعَـــزَّ الـنَّـــاسِ عِـنْـدِیْ   کَیْفَ حَتّـــی خُـنْـتَ عَهْـدِیْ

سَـــوْفَ اَشْـــکُوْلَکَ حَـــالِـیْ   فَـــعَسَـــی شِـکْـوَایَ تُـجْـدِیْ

اَنْـــتَ مَـــوْلَایَ تَـــرَانِــــیْ   وَدُمُـــوْعِـــیْ فَـــوْقَ خَـــدِّیْ

اَقْـــطَـعُ الـــلَّیْـــلَ اُقَـــاسِـــیْ   مَـــااُقَـــاسِـــیْ فِیْـــهِ وَحْـــدِیْ

ترجمہ: (۱) اے لوگوں میں معزز بننے والے! میری بارگاہ میں تیری کیا حالت ہے کہ تو نے مجھ سے کئے گئے عہد میں خیانت کی۔

(۲) (بندہ مناجات کرتا ہے) میں عنقریب تیری بارگاہ میں اپنی حالت کی فریاد کروں گا امید ہے میری فریاد رسی ہوگی۔

(۳) تُو میرا مولیٰ عزوجل ہے، تو میری اس حالت کو بھی دیکھ رہا ہے کہ میرے آنسو میرے رخساروں پر رواں ہیں۔

(۴) میں رات عبادت کی مشقت اٹھاتے ہوئے گزارتا ہوں اور میں اس مشقت میں منفرد نہیں ہوں۔

ساحلِ سمندر پر عبادت کرنے والا:

حضرتِ سیِّدُنا ذوالنون مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ دورانِ سفر مجھے شدید پیاس لگی تو میں پانی کی تلاش میں ساحل کی طرف چل دیا۔ اچانک میں نے ایک شخص کو دیکھا جس نے حیا اور نیکوکاری کی چادر کو اپنا لباس بنا رکھا تھا اور گریہ وزاری اور آہ وفغاں کی قمیص زیبِ تن کر رکھی تھی۔ وہ ساحلِ سمندر پر کھڑا نماز ادا کر رہا تھا۔ جب اس نے سلام پھیرا تو میں اس کے قریب گیا اور اسے سلام کیا تو اس نے کہا کہ ''اے ذوالنون! تم پر بھی سلامتی ہو۔'' میں نے پوچھا کہ ''اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے، آپ نے مجھے کیسے پہچانا؟'' اس نے جواب دیا کہ ''میرے دل سے نورِ معرفت کی شعاع تمہارے دل کے نورِ محبت کی سطح پر ظاہر ہوئی تو میری روح نے اسرار کے حقائق کے ذریعے تمہاری روح کو پہچان لیا اور میرا باطن اللہ عزیز وجبار عزوجل کی محبت میں تمہارے باطن سے الفت کرنے لگا۔''

میں نے پوچھا کہ ''میں آپ کو تنہا دیکھ رہا ہوں۔'' جواب دیا کہ ''اللہ عزوجل کے علاوہ کسی سے اُنس رکھنا دراصل وحشت ہے اوراس کے علاوہ کسی پر بھروسا کرنا ذلت کا باعث ہے۔''میں نے پوچھا:''کیا آپ موجوں کی اس طغیانی اور تلاطم کو نہیں دیکھتے؟''فرمایا:''کیا تمہاری پیاس اس سے زیادہ نہیں؟''میں نے کہا:''ہاں!تو انہوں نے اپنے قریب ہی ایک جگہ پر پانی کی موجودگی کا بتایا۔ پھر جب میں پانی پی کر لوٹا تو میں نے انہیں بلند آواز سے روتے ہوئے پایا میں نے کہا کہ ''اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے آپ کو کس بات نے رُلایا؟''

فرمایا کہ ''اے ابوالفیض ! اللہ عزوجل کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہیں اس نے اپنی محبت کا ایسا جام پلایا ہے جس نے ان سے آرام کی لذت چھین لی ہے۔'' میں نے کہا کہ ''اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے مجھے اللہ عزوجل سے محبت کرنے والوں کی علامات بتائیے؟''فرمایا:''یہ وہ لوگ ہیں جو عبادت میں مخلص ہوئے تو اللہ عزوجل نے انہیں ولایت کے ساتھ خاص فرمادیا اور یہ اللہ عزوجل سے ڈرتے رہے تو اس نے ان پر دلوں کا نور کھول دیا۔''میں نے پوچھا:''محبت کی علامت کیا ہے؟''فرمایا:''اللہ عزوجل سے محبت کرنے والا حیرت کو قرار آنے تک غم کے سمندر میں غرق رہتا ہے۔''میں نے پوچھا کہ ''معرفت کی علامت کیا ہے؟''فرمایا:''اللہ عزوجل کا عارف معرفت کی موجودگی میں (اپنی زبان سے) جنت کا طلبگار نہیں ہوتا اور نہ ہی جہنم سے پناہ مانگتا ہے وہ اللہ عزوجل کی معرفت حاصل کر لیتا ہے تو اس کے علاوہ کسی کو بڑا نہیں سمجھتا۔'' پھر انہوں نے ایک زوردار چیخ ماری اور ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی میں نے انہیں اسی جگہ دفنا دیا جہاں ان کا انتقال ہوا تھا پھر میں واپس لوٹ آیا۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم }

گناھوں کے ازالے کا طریقه

میرے پیارے اسلامی بھائی!

گناہوں کی میل کو آنسوؤں کا پانی ہی دھو سکتا ہے،...... گناہوں کی دلدل سے وہی نکل سکتا ہے جو گھڑی بھر کے لئے اپنے دل کو متوجہ کر کے دیکھ لے شاید وہ نصیحت کے اثر سے لوٹ آئے،...... میں کب تک تیرے سامنے نصیحت کے صحیفے پڑھوں حالانکہ میں تجھے اس پر کان دھرنے والا نہیں سمجھتا،...... مگر گناہوں کا دن کتنا منحوس ہے اور فرمانبرداری کا دن کتنا پسندیدہ ہے اور ہر سعادت کی گھڑی میں توبہ کرنے والوں کی رفاقت طلب کر اپنے محبوب رب عزوجل کی رضا کے لئے نیکیوں کے تازہ پیغام بھیج اور ان کے مقبول ہونے کی تمنا کر کیونکہ تقویٰ کا چراغ ہی راستہ کی راہنمائی کرتا ہے،...... کتنے لوگ غفلت کے اندھیروں میں بھٹک چکے ہیں اور تیرا حال کتنا برا ہے، لہٰذا اپنی مردہ دلی، بصیرت کے اندھے پن اور رکاوٹوں کی کثرت پر رو،...... کہ جب زمانے، بڑھاپے اور کمزوری کی نصیحت تجھ پر اثر انداز نہیں ہوتی تو تو کیا کرے گا؟

میرے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کی قسم! جلد از جلد توبہ کر لو اور حساب کے دن سے پہلے ہی خود کو سیدھے راستے پر لے آؤ۔

چند اشعار

مَـا اعْتِذَارِیْ وَاَمْـرَ رَبِّیْ عَصَیْتُ — حِیْـنَ تُبْـدٰیْ صَحَـائِفِیْ مَـا اَتَیْتُ

مَـا اعْتِـذَارِیْ اِذَاوَقَـفْـتُ ذَلِیْلًا — قَـدْنَهَـانِـیْ مَـا اَرَانِـیْ انْتَهَیْـتُ

یَـا غَـنِیًّـا عَـنِ الْعِبَادِ جَمِیْعًا — وَعَـلِیْـمًـا بِـکُلِّ مَـاقَـدْ سَعَیْتُ

لَیْسَ لِیْ حُجَّۃٌ وَلَا لِیْ عُذْرٌ ۔۔۔ فَاعْفُ عَنْ زَلَّتِیْ وَمَا قَدْ جَنَیْتُ

ترجمہ :(۱) میں اپنے رب عزوجل کے حکم کی نافرمانی کر چکا، جب نامہ اعمال میرے کرتوتوں کو ظاہر کر دے گا اس وقت میرے پاس کوئی عذر نہ ہوگا۔

(۲) میرے پاس کوئی عذر نہ ہوگا جب میں ذلت ورسوائی کے عالم میں کھڑا ہوں گا بے شک اُس (رب عزوجل) نے مجھے ان کاموں سے منع کیا تھا (مگر) میں باز نہ آیا۔

(۳) اے تمام بندوں سے بے نیاز! اور میرے تمام کاموں کا علم رکھنے والے۔

(۴) میرے پاس نہ تو کوئی حجت ہے اور نہ عذر، تو میری لغزشوں اور گناہوں سے درگزر فرما۔

معافی کے طلب گار:

حضرتِ سیِّدُنا علی بن یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے کچھ عرصہ شہر عسقلان کے ایک ایسے بزرگ کی صحبت میں گزارا جو بہت زیادہ روتے، عبادتِ الٰہی عزوجل کثرت سے بجالاتے، کامل ادب کرنے والے تھے، رات میں تہجد اور دن میں نیک اعمال میں مشغول رہتے۔ میں انہیں اکثر دعاؤں میں (عبادت میں کوتاہی پر) عذر پیش کرتے اور استغفار کرتے سنتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن لکام پہاڑ کے ایک غار میں داخل ہوئے۔ میں نے دیکھا کہ شام کو اس پہاڑ کے باشندے اور خانقاہوں سے متعلق لوگ ان کے پاس آئے اور ان سے دعائیں کرواتے رہے۔ صبح کے وقت جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس غار سے واپسی کا ارادہ کیا تو ان لوگوں میں سے ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: ''حضور! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے؟'' فرمایا: ''اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عذر پیش کیا کر کیونکہ اگر اللہ عزوجل نے تیرا عذر قبول فرما لیا تو تُو

مغفرت کی کامیابی حاصل کرے گا اور تجھے جنت کے اعلیٰ درجات کی طرف لے جائے گا جہاں تو اپنی خواہشات اور آرزوؤں کے مطابق رہ سکے گا۔'' پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رونے لگے اور ایک چیخ مار کر وہاں سے نکل آئے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کچھ دن زندہ رہے پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوگیا۔ ایک رات میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ ''مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' تو آپ نے فرمایا کہ ''میرا محبوب عزوجل اس بات سے پاک ہے کہ کوئی گنہگار اس کی بارگاہ میں عذر پیش کر کے مغفرت چاہے اور وہ اسے نامراد لوٹا دے اور اس کا عذر قبول نہ فرمائے، اللہ عزوجل نے میرا عذر قبول فرمالیا اور میرے گناہ بخش دیئے اور لکام پہاڑ والوں کے حق میں میری شفاعت قبول فرمالی۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم}

اشعار

لَاشَیْئَ اَعْظَمُ مِنْ ذَنْبِیْ سِوٰی اَمَلِیْ ۔۔۔ فِیْ حُسْنِ عَفْوِکَ عَنْ جُرْمِیْ وَعَنْ عَمَلِیْ

فَاِنْ یَّکُنْ ذَا وَذَا فَالذَّنْبُ قَدْعَظُمَا ۔۔۔ فَاَنْتَ اَعْظَمُ مِنْ ذَنْبِیْ وَمِنْ زُلَلِیْ

ترجمہ :(۱) میرے گناہ بہت بڑے ہیں، مگر میری یہ امید اس سے بھی بڑھ کر ہے کہ تُو میرے گناہ اور اعمال سیاہ کے معاملے میں اپنے حسن عفو سے کام لے گا۔

(۲) اے (اللہ عزوجل) تیری شان ارفع واعلیٰ ہے اور میرا گناہ اگرچہ بڑا ہی ہے لیکن تیری بارگاہ تو میرے گناہوں اور خطاؤں سے بہت ہی اعلیٰ اور عظیم ہے۔

نماز کا طریقہ:

حضرتِ سیِّدُنا یوسف بن عاصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے حضرتِ سیِّدُنا حاتم

اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بات کا تذکرہ ہوا کہ حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لوگوں سے زہد و اخلاص کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں تو حضرتِ سیِّدُنا یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ ''ہمیں ان کے پاس لے چلو تا کہ ہم ان سے ان کی کیفیتِ نماز کے بارے میں سوال کریں اگر وہ اسے کامل طریقے سے ادا کرتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ ہم انہیں زہد و اخلاص کے بارے میں گفتگو کرنے سے منع کر دیں گے۔''

جب یہ لوگ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس پہنچے تو حضرت یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا: ''اے حاتم! ہم آپ سے آپ کی نماز کے بارے میں پوچھنے کے لئے آئے ہیں۔'' تو حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل تمہیں معاف فرمائے کس چیز کے بارے میں پوچھنے آئے ہو، نماز کی معرفت کے بارے میں یا اس کی ادائیگی کے طریقے کے بارے میں؟'' تو حضرتِ سیِّدُنا یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''حاتم نے ہماری معلومات میں اتنا اضافہ کر دیا کہ ہم اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔''

پھر حضرتِ سیِّدُنا حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا کہ ''آپ ہمیں سب سے پہلے نماز کی ادائیگی کے بارے میں بتائیں۔'' تو حضرتِ سیِّدُنا حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''جب نماز کا وقت ہو جائے تو اس کی تیاری شروع کر دو اور محاسبہ کے ساتھ نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور سنت طریقہ سے نماز کی ابتداء کرو اور تعظیم کے ساتھ تکبیر کہو اور ترتیل کے ساتھ قراءت کرو اور خشوع کے ساتھ رکوع اور خضوع کے ساتھ سجدہ ادا کرو اور سکون کے ساتھ سجدہ سے سر اٹھاؤ اور اخلاص کے ساتھ تشہد پڑھو اور رحمت کے ساتھ سلام کہو۔'' تو حضرت سیدنا یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا: ''یہ تو ادائیگی

کا طریقہ تھا نماز کی معرفت کیا ہے؟'' فرمایا: ''جب تم نماز پڑھنے لگو تو تم جان لو کہ اللہ عزوجل تمہاری طرف متوجہ ہے لہٰذا تم بھی اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ جس کی توجہ تمہاری طرف ہے اور دل کی گہرائی سے یہ بات جان لو کہ اللہ عزوجل تمہارے قریب اور تم پر قادر ہے پھر جب تم رکوع کرو تو یہ امید نہ رکھو کہ سر اٹھا بھی سکو گے اور جب رکوع سے سر اٹھا لو تو سجدہ کر سکنے کی امید نہ رکھو اور جب تم سجدہ کر لو تو کھڑے ہونے کی امید نہ رکھو اور جنت کو اپنی دائیں طرف اور جہنم کو بائیں طرف جبکہ پل صراط کو اپنے قدموں تلے سمجھو جب تم ایسا کر لو گے تو تم کامل نمازی بن جاؤ گے۔'' حضرتِ سیّدنا یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا: ''اٹھو ہم اپنی گزشتہ زندگی کی تمام نمازیں دہرا لیں۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

اے وہ شخص جس کا دل مردہ ہو چکا تو بدن کی زندگی کو کونسی شے نفع دے سکتی ہے جبکہ تُو اچھائی اور برائی میں فرق نہیں کر سکتا،...... بڑھاپے نے تجھ سے جوانی چھین لی تو تیرے آنسو اور غم کہاں گئے،...... جب دل تقویٰ سے خالی ہو جائے تو رو رو کر تالاب بھرنا بھی نفع نہ دے گا،......اے جدائی کے مقتول! صلح کا یہی وقت ہے پیش قدمی کر لے شاید تیرا غم دور ہو جائے۔

ایک یہودی کا قبولِ اسلام:

حضرتِ سیّدنا عاصم بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''میرا کھاتا دار ایک یہودی تھا۔ میں نے اسے مکہ مکرمہ میں گڑگڑاتے اور عاجزی کے ساتھ دعا مانگتے

ہوئے دیکھا تو اس کے حسنِ اسلام نے مجھے حیرت میں ڈال دیا۔ میں نے اس سے اسلام لانے کا سبب دریافت کیا تو اس نے کہا کہ ''میں ابو اِسحاق ابراہیم آجری نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اینٹوں کی بھٹی کی آگ کو بھڑکا رہے تھے۔ میں ان سے اپنے قرض کا تقاضا کرنے گیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا: ''مسلمان ہو جا اور اس آگ سے ڈر جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔'' تو میں نے کہا: ''اے ابو اسحاق! تمہیں میرے اسلام نہ لانے پر کیا تکلیف ہے تم بھی تو دوزخ میں جاؤ گے۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''شاید تمہاری مراد اللہ عزوجل کے اس قول سے ہے:

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ترجمہ کنز الایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔ (پ ۱۶، مریم: ۷۱)

میں نے کہا: ''ہاں۔'' تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ ''اپنے کپڑے مجھے دے دو۔'' تو میں نے اپنا کپڑا دے دیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرے کپڑے کو اپنے کپڑے میں لپیٹ کر دونوں کپڑے تنور میں ڈال دیئے۔ پھر کچھ دیر بعد وجد میں آ گئے اور بلند آواز سے روتے ہوئے تنور میں کود پڑے۔ تنور سے آگ کے بھڑکنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تنور کے درمیان سے وہ کپڑے دہکتے ہوئے اٹھائے اور بھٹی کے دوسرے دروازے سے نکل آئے ان کے اس عمل نے مجھے خوفزدہ کر دیا تھا۔ چنانچہ میں تعجب سے دوڑتا ہوا ان کے پاس آیا تو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں کپڑوں کی گٹھڑی صحیح سلامت اسی طرح موجود تھی جیسے آگ میں ڈالنے سے پہلے تھی۔ جب آپ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے گٹھڑی کو کھولا تو میرا کپڑا مکمل طور پر ان کے کپڑے میں لپٹا ہونے کے باوجود جل کر کوئلہ ہو چکا تھا جب کہ ان کا کپڑا صحیح سالم تھا اور اسے آگ نے چھوا تک نہ تھا پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''اس آیت سے یہی مراد ہے۔ تو میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ کرامت دیکھ کر فوراً ان کے ہاتھ پر اسلام لے آیا۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم }

میرے اسلامی بھائیو!

اولیاء کے احوال کی خوبیاں اللہ عزوجل ہی کے لئے ہوتی ہیں جس نے ان کے دلوں سے انوار و حکمت کے چشمے جاری کیے اور ان کے ساکن وجود کو حرکت دی اور ان کو جھکی ہوئی ٹہنی کی طرح جھکا دیا اور ان کی ارواح کے آئینہ کو شفاف کیا اور ان کے لئے شرابِ محبت بہائی اور احکام خداوندی سننے کے لئے ان کی سماعتوں کو خوش ذوق بنایا۔ ان پر حمایت کی برسات کی تو انہیں بیداری نیند سے پیاری ہوگئی، ان میں سے کچھ تو دیوانے اور سرشار ہیں اور ان کا ہر دن اپنے محبوب کے ساتھ عید ہے۔ اللہ عزوجل نے رات بھر سونے والے کے مقابلہ میں ان کی تنہائی کی رات کو طویل کر دیا لہذا یہ لوگ اللہ عزوجل کی محبت میں فنا ہو جانے والے نفس کا شوق رکھتے ہیں اور محروم ہے وہ شخص جس کا دن بدبختی میں گزرتا ہے اور رات نیند میں اور زندگی دنیاوی اسباب کے سلسلہ میں تگ و دو کرتی ہوئی کٹتی ہے کیونکہ اسی مصروفیت میں اصل فساد ہے۔ اس نے اپنی زندگی غفلت میں گزاری اور بڑھاپے میں گزشتہ وقت پر روتا ہے جو کہ کبھی واپس پلٹنے والا نہیں، اے گنہگارو! روحوں کے جسم سے جدا ہونے سے پہلے ہی آخرت کی تیاری کرلو۔

شانِ ولایت:

حضرتِ سیِّدُ نا یوسف بن حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ملک شام کی طرف سفر کر رہا تھا اچانک میرے سامنے ایک رکاوٹ آگئی تو میں نے راستہ بدل لیا۔ میں ایک صحرا میں آپہنچا تو مجھے وہاں ایک گرجا گھر نظر آیا۔ میں اس کے قریب پہنچا تو میں نے ایک راہب کو اس گرجے سے اپنا سر باہر نکالتے دیکھا۔ اس نے مجھ سے کہا: ''اے شخص! کیا تم اپنے ساتھی کا ٹھکانا دیکھنا چاہتے ہو؟'' میں نے کہا: ''میرا ساتھی کون ہے؟'' اس نے کہا: ''اس وادی میں ایک شخص تمہارے دین پر ہے اور زمانے کے فتنوں سے کنارہ کش ہو کر یہاں رہائش پذیر ہے، مجھے اس کی گفتگو اچھی لگتی ہے۔'' میں نے اس سے پوچھا کہ ''تمہیں اس سے گفتگو کرنے سے کسی نے روکا ہے حالانکہ تم اس کے قریب رہتے ہو؟'' تو اس نے کہا: ''مجھے میرے چند دوستوں نے یہاں روک رکھا ہے جن سے مجھے قتل کا خوف ہے مگر جب تم ان کے پاس جاؤ تو میرا سلام کہہ دینا اور میرے لئے دعا کروانا۔''

حضرتِ سیِّدُ نا حسن بن یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس بزرگ کی طرف چل پڑا۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص ہے جس کے گرد درندے جمع ہیں ۔جب اس بزرگ نے مجھے دیکھا تو میرے قریب آگئے ۔وہاں مجھے کچھ لوگوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں مگر ان میں سے کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔ میں نے کسی کہنے والے کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا کہ ''یہ کون فضول شخص آگیا ہے جس نے عاملین کے مقام کو روند ڈالا۔'' پھر میں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے سر کو جھکائے ہوئے نرم گفتگو

کرتا تھا۔ اس پر ہیبت و وقار چھایا ہوا تھا۔ میں نے اسے یہ دعا مانگتے سنا: ''اے اللہ عزوجل! تو نے مجھے جو اپنی معرفت عطا فرمائی اور اپنی محبت کے ساتھ مجھے خاص کیا ہے اس پر تیرا شکر ہے، تیری تمام نعمتوں اور آزمائشوں پر تیرا شکر ہے، اے اللہ عزوجل! اپنی رضا کے لئے اپنے حکم سے میرے درجہ کو صالحین کے درجات تک بلند فرما دے اور مجھے اولیاء کے درجہ تک پہنچا دے۔''

اس کے بعد اس نے ایک زوردار چیخ مار کر کہا: ''آہ! اس کے سوا میرا کون ہے؟'' پھر وہ بزرگ بے ہوش ہو کر زمین پر تشریف لے آئے ان کی ہیبت سے میری زبان ساکن ہو گئی جب انہیں ہوش آیا تو مجھ سے فرمایا: ''چلے جاؤ اللہ عزوجل تمہیں تقویٰ اور پرہیزگاری سے مالا مال فرمائے۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

محبتِ الٰھی عزوجل

اے توبہ میں ٹال مٹول کرتے ہوئے بڑھاپے کی دہلیز میں داخل ہونے والے! اے اپنی جوانی کو غفلت میں گنوانے والے! اے اپنی بدعملی کی وجہ سے بارگاہ خداوندی عزوجل سے دُھتکار دیئے جانے والے! تُو جوانی میں غافل رہا، اگر بڑھاپے میں بھی یونہی توبہ سے محروم رہا تو کب بارگاہِ خداوندی عزوجل میں حاضر ہوگا؟ یہ احباب کا طریقہ تو نہیں، تیرا ظاہر تو آباد ہے مگر افسوس تیرا باطن برباد اور ویران ہے، کتنی نافرمانیاں، مخالفتیں، ریاکاریاں تُو کر چکا جن کے سبب تیرے اور اللہ عزوجل کے درمیان حجاب حائل ہوگئے۔

تُو نے اپنی زندگی کے بہترین ایام گناہوں میں گزار دیئے۔ آخر اصلاح کی طرف کب آئے گا؟ کیونکہ بڑھاپے کے بعد والے (فضول) کام لہوولعب ہیں تو اتنے سے وقت میں تو کیسے سنور سکتا ہے؟ اگر تو اپنی گزشتہ عمر میں نیکیوں کو آگے بھیجتا تو تیرا حساب ہلکا ہوجاتا۔ اب یہ کیسے ہلکا ہوگا جبکہ تو نے اپنی زندگی غفلت اور دنیوی اسباب جمع کرنے میں گزار دی۔ جب بڑھاپے نے موت سے ڈرایا اور تو نے زادِ راہ آگے نہ بھیجا تو تُو کیا جواب دے گا؟ کاش کوئی مجھے سمجھا دیتا کہ گنہگاروں کو اپنی زندگی کیسے اچھی لگتی ہے۔

وَلَوْ تَرٰۤی اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ ۙ
(پ۲۲، سبا:۵۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور کسی طرح تو دیکھے جب وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائیں گے پھر بچ کر نہ نکل سکیں گے اور ایک قریب جگہ سے پکڑ لئے جائیں گے۔

مسجد میں غیبت کرنے والوں کی توبہ:

حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن واسع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مسجد میں چند نوجوانوں کو دیکھا جو غیبت اور گمراہی کے سمندر میں غوطہ زن تھے۔تو میں نے ان سے کہا: ''کیا تم میں سے کوئی اپنے دوست کی مخالفت کرنا پسند کرے گا کہ وہ اسے چھوڑ کر کسی اور کو اپنا دوست بنالے۔''نوجوان کہنے لگے: ''نہیں۔''تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''(پھر بھی) تم اللہ عزوجل کے گھر میں بیٹھ کر اس کے حکم کی مخالفت کر رہے ہو اور لوگوں کی غیبت کر رہے ہو۔''نوجوانوں نے کہا: ''ہم توبہ کرتے ہیں۔''تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''میرے بھائیو! وہ تمہارا رب عزوجل ہے اور تمہارا دوست ہے جب تم اس کی نافرمانی کروگے اور دوسرے لوگ اس کی فرمانبرداری کریں گے تو تمہیں نقصان ہوگا اور دوسرے لوگ فائدہ اٹھالیں گے تو کیا یہ تمہیں گراں نہ گزرے گا؟'' نوجوانوں نے عرض کیا: ''جی ہاں گراں گزرے گا۔''تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''اور جو اس کے حکم کی نافرمانی کرے گا تو اللہ عزوجل اگر چاہے تو اسے عذاب میں مبتلا فرمائے گا تو کیا تم اپنی جوانی پر غیرت نہ کھاؤ گے کہ تم کس طرح جہنم میں جل رہے ہو اور عذاب میں مبتلا ہو اور دوسرے لوگ جنت اور ثواب کا مزہ لوٹیں۔''نوجوانوں نے عرض کیا: ''جی ہاں۔''اور پھر ان لوگوں نے توبہ کرکے اللہ عزوجل سے لو لگالی۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم}

چنداشعار

اَلَاَفَاسْلُکْ اِلَی الْمَوْلٰی سَبِیْلًا	وَلَا تَطْلُبْ سِوَی التَّقْوٰی دَلِیْلًا
وَسِرْ فِیْهَا بِجِدٍّ وَانْتِهَاضٍ	تَجِدُ فِیْهَا الْمُنٰی عَرَضًا وَطُوْلًا

وَلَا تَرْكَنْ اِلَى الدُّنْيَا وَعَوِّلْ ... عَلٰى مَوْلَاكَ وَاجْعَلْهُ وَكِيْلًا

وَاِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ تَعْتَزَّ عِزًّا ... يَدُوْمُ فَكُنْ لَهُ عَبْدًا ذَلِيْلًا

وَوَاصِلْ مَنْ اَنَابَ اِلَيْهِ وَاقْطَعْ ... وِصَالَ الْمُسْرِفِيْنَ تَكُنْ نَبِيْلًا

وَلَا تُفْنِ شَبَابَكَ وَاغْتَنِمْهُ ... وَمَثِّلْ بَيْنَ عَيْنَيْكَ الرَّحِيْلًا

وَلَا تَصِلِ الدُّنْيَا وَاهْجُرْبَيْنَهَا ... عَلٰى طَبَقَاتِهِمْ هَجَرًا جَمِيْلًا

وَعَامِلْ فِيْهِمُ الْمَوْلٰى بِصِدْقٍ ... يَضَعُ لَكَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْقَبُوْلَا

ترجمہ: (۱) سُن ! مولیٰ عزوجل کے بتائے ہوئے راستہ پر چل، اور تقویٰ ہی کو رہنما بنا۔

(۲) خوب جدوجہد اور محنت کے ساتھ اس راستے پر چل، تُو اسی میں اپنے مقاصد پالے گا۔

(۳) دنیا پر شیدا نہ ہو، اپنے مولیٰ عزوجل پر بھروسہ رکھ اور (اپنے کاموں) میں اسی کو کارساز بنا۔

(۴) اگر تُو ہمیشہ رہنے والی عزت کو محبوب رکھتا ہے تو تو اس کا عاجز و مُنکَسِر الْمِزَاج بندہ بن جا۔

(۵) ان لوگوں سے جوڑ جو اُس (اللہ عزوجل) کی طرف رجوع لائے اور حد سے بڑھنے والوں سے تعلق توڑ لے تُو صاحبِ فضیلت ہو جائے گا۔

(۶) اپنی جوانی کو برباد نہ کر، اس کو غنیمت جان اور سفرِ آخرت کو اپنے پیش نظر رکھ۔

(۷) دنیا سے تعلق نہ جوڑ، ہر طرح کے دنیاداروں سے خوب اچھے طریقے سے الگ ہو جا۔

(۸) لوگوں سے ان کے آقا کی مثل نیک برتاؤ کر، اللہ عزوجل ان کے دلوں میں تیری مقبولیت رکھ دے گا۔

دینی سخاوت:

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن حباب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ''میرا گزر حمدونہ مجنونہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے قریب سے ہوا جو ایک چوراہے پر اُون کا ایک جبہ پہنے بیٹھی

تھیں جس کی آستینوں پر سیاہی سے یہ شعر لکھا ہوا تھا،

سَلَبَ الرُّقَادَ عَنِ الْجُفُونِ تَشَوُّقِیْ　　فَمَتٰی اللِّقَاءُ یَاوَارِثَ الْاَمْوَاتِ

ترجمہ : میرے شدتِ شوق نے آنکھوں سے نیند کو دور کر دیا، اے موت عطا فرمانے والے! تجھ سے ملاقات کب نصیب ہوگی۔

میں نے انہیں سلام کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا: ''کیا تم یزید بن حباب نہیں ہو؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں مگر آپ نے کیسے پہچانا۔'' تو فرمایا: ''میں نے مخفی اسرار کی معرفت سے تعلق رکھا تو ملکِ جبّار کے بتانے سے میں نے تمہیں پہچان لیا۔'' پھر فرمایا: ''میں تم سے ایک سوال پوچھتی ہوں۔'' میں نے کہا: ''پوچھیں۔'' تو فرمایا: ''سخاوت کیا ہے۔'' میں نے کہا: ''خرچ کرنا اور بانٹنا۔'' فرمایا: ''یہ تو دنیوی سخاوت ہے دینی سخاوت کیا ہے؟'' میں نے کہا: ''اللہ عزوجل کی اطاعت میں جلدی کرنا۔'' فرمایا: ''کیا ہم اللہ عزوجل سے خیر کے طلبگار ہیں؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں! ایک نیکی کے بدلے دس کے طلبگار ہیں۔'' فرمایا: ''اے یزید! آہ اطاعت میں جلدی یہ تو نہیں بلکہ اللہ عزوجل کی اطاعت میں آگے بڑھنا تو یہ ہے کہ عبادت کرتے وقت تم اپنی دلی کیفیت سے بے خبر رہو جبکہ تم تو اس سے ایک شے کے بدلے دوسری شے کے طلبگار رہو۔'' پھر یہ اشعار پڑھے:

حَسْبُ الْمُحِبِّ مِنَ الْحَبِیْبِ بِعِلْمِهٖ　　اَنَّ الْمُحِبَّ بِبَابِهٖ مَطْرُوْحُ

فَاِذَا تَقَلَّبَ فِی الدُّنْیَا فَفُؤَادُهٗ　　بِسِهَامِ لَوْعَاتِ الْهَوٰی مَجْرُوْحُ

ترجمہ :(۱) محبّ کے لئے اتنی بات ہی کافی ہے اس کا محبوب جانتا ہے کہ محبّ کو میرے دروازے پر ڈال دیا گیا ہے۔

(۲) جب محبّ دنیا کی آلائشوں میں پڑ جائے تو اس کا دل خواہشات کے مرض کے تیروں سے چھلنی ہوگا۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

حور سے نکاح:

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے ایک مرتبہ یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ ۗقف ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ (پ۳،البقرۃ:۲۸۱)

ترجمہ کنز الایمان: اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

پھر فرمایا: ''یہ وہی نصیحت ہے جو اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو فرمائی ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عزوجل کا ولی شہد کی نہر سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوگا حورِ عین اسے جام دے رہی ہوگی اور یہ دونوں نعمت وسرور میں ہوں گے،تو حورِ عین کہے گی: ''اے اللہ عزوجل کے دوست! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عزوجل نے میرا نکاح تم سے کب کیا تھا؟'' وہ کہے گا: ''نہیں میں نہیں جانتا۔'' تو وہ کہے گی: ''ایک دن سخت گرمی میں اللہ عزوجل نے تمہیں شدتِ پیاس کے عالم میں پایا تو فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرتے ہوئے فرمایا: ''اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کی طرف دیکھو جس نے اپنی خواہشِ لذت، بیوی اور کھانے پینے کو میرے انعامات میں رغبت کرتے ہوئے چھوڑ رکھا ہے، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے بخش دیا ہے۔'' تو اسی دن اللہ عزوجل نے

تمہاری مغفرت فرما کر مجھے تمہاری زوجیت میں دے دیا تھا۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم }

پیارے اسلامی بھائیو:

ان بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی خوبی اللہ عزوجل ہی کے لئے ہے، جس نے انہیں اپنی محبت سے سرفراز فرمایا تو قلب سلیم رکھنے والے لوگ اس کے قریب آگئے،......انہیں اپنی مناجات میں لذت عطا فرمائی تو ان میں سے ہر ایک اس کی محبت سے سرشار ہو گیا،......ان کے دلوں کو اپنی محبت سے بھر دیا تو ان کی ساری رات اسی محبت میں کٹنے لگی،......ان کے دلوں کو نفسانی خواہشات سے پاک کیا تو ان سے دنیا کی محبت کُوچ اور آخرت کی محبت گھر کر گئی،......وہ کسی حال میں بھی اللہ عزوجل کے غیر کو نہیں پہچانتے،......ان نعمتوں سے لطف اندوز ہونے والے خوش نصیب ہیں اور وہ نعمتیں بھی سعادت والی ہیں۔

چند اشعار

لِلصَّالِحِيْنَ كَرَامَاتٌ وَّاَسْرَارٌ ... لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ تَخْصِيْصٌ وَآثَارُ

صَفَتْ قُلُوْبُهُمْ لِلّٰهِ وَاتَّصَفَتْ ... بِالصِّدقِ وَاكْتَنَفَتْ بِالنُّوْرِ اَنْوَارُ

وَاسْتَغْرَقَتْ كُلَّ وَقْتٍ مِّنْ زَمَانِهِمْ ... فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ اَوْرَادٌ وَّاَذْكَارُ

صَامُوْا النَّهَارَ وَقَامُوْا اللَّيْلَ مَاسَئِمُوْا ... حَتّٰى تَعَرَّتْ عَلٰى الظَّلْمَاءِ اَسْحَارُ

خَلَوْابِهِ وَرِوَاقُ اللَّيْلِ مُنْسَدِلٌ ... حَتّٰى لَهُمْ قَدْ تَجَلَّتْ مِنْهُ اَنْوَارُ

طُوْبٰى لَهُمْ ، فَلَقَدْ طَابَتْ حَيَاتُهُمْ ... وَشُرِّفَتْ لَهُم فِيْ النَّاسِ اَقْدَارُ

فَازُوْا مِنَ اللّٰهِ بِالزُّلْفٰى وَاَسْكَنَهُمْ ... جَنَّاتِ عَدْنٍ فَنِعْمَ الدَّارُ وَالْجَارُ

ترجمہ: (۱) نیکوکاروں کے لئے عزتیں اور خاص مخفی راز ہیں، انہیں اللہ عزوجل کی طرف سے خصوصیات اور نشانیاں (کرامات) عطا ہوئی ہیں۔

(۲) اللہ عزوجل کے لئے ان کے دل گناہوں کی آلودگی سے پاک ہو کر صدق سے متصف ہو گئے اور نورِ معرفت سے انوارِ دل چمک اٹھے۔

(۳) اور وہ اپنی زندگی میں ہر گھڑی اللہ عزوجل کی بندگی اور اس کی یاد میں لگے رہتے ہیں۔

(۴) وہ دن کو روزہ اور رات کو قیام (عبادت) میں گزارتے ہیں، اُکتاتے نہیں حتی کی اندھیرے (رات) پر سحر (صبح) ظاہر ہو جاتی ہے۔

(۵) جب رات اپنے پردے ڈال دیتی ہے تو یہ لوگ اللہ عزوجل کے لئے خلوت اختیار کرتے ہیں حتی کہ اس کے انوار و تجلیات اُن پر روشن ہو جاتے ہیں۔

(۶) خوشخبری ہے ان کے لئے کہ ان کی زندگی سنور گئی اور لوگوں کے دلوں میں ان کی عزت بڑھا دی گئی۔

(۷) یہ لوگ اللہ عزوجل سے قرب کے باعث کامیاب ہو گئے اور اللہ عزوجل نے ان کو جنت عدن میں ٹھہرایا تو یہ کیا ہی اچھا ٹھکانا اور پڑوس ہے۔

کرامت:

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادھم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم مکہ مکرمہ کے کسی پہاڑ پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ مصروفِ گفتگو تھے کہ اچانک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''اگر اللہ عزوجل کے اولیاء میں سے کوئی ولی اس پہاڑ سے کہے کہ اپنی جگہ بدل لے تو یہ پہاڑ ضرور اپنی جگہ بدل لے گا۔'' تو وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا تو حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادھم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے اسے ٹھوکر مار کر فرمایا: ''ٹھہر جا! میں تو محض اپنے ساتھیوں کو مثال دے رہا تھا۔''

(حلیۃ الاولیاء، ابراہیم بن ادھم، الرقم ۱۱۱۷۹، ج ۸، ص ۴)

اسی طرح حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم ایک مرتبہ سمندر میں سفر فرما رہے تھے کہ طُوفانی ہوائیں چلنے لگیں۔ مگر حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم (تکیئے پر) سر رکھ کر سو گئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ساتھی کہنے لگے: ''کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کتنی شدید آزمائش میں ہیں۔'' فرمایا: ''کیا یہ شدت ہے؟'' ساتھیوں نے عرض کیا: ''جی ہاں!'' فرمایا: ''یہ شدت نہیں بلکہ شدت تو لوگوں کا محتاج ہونا ہے۔'' پھر عرض کیا: ''یا الٰہی عزوجل! تو نے اپنی قدرت تو ہمیں دکھا دی، اب ہمیں اپنا کرم بھی دکھا دے تو سارا سمندر زیتون کے پیالے کی طرح (ساکن) ہو گیا۔''

(حلیۃ الاولیاء، ۳۹۴، ابراہیم بن ادھم، رقم ۱۱۱۸۵، ج۸، ص۵ بتغیر ما)

انہی کے بارے میں ہے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے رفقاء کے ساتھ کسی راستے سے گزر رہے تھے کہ ایک شیر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ساتھیوں کے سامنے آ گیا۔ انہوں نے گھبرا کر آپ سے عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے شیر سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''اے شیر! اگر تجھے ہمارے بارے میں کوئی حکم ملا ہے تو اس حکم پر عمل کر، ورنہ ہمارا راستہ چھوڑ دے۔'' تو وہ شیر اپنی دم ہلانے لگا اور پھر وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔ آپ کے رفقاء یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے۔

(حلیۃ الاولیاء، ابراہیم بن ادھم، رقم ۱۱۱۸۲، ج۸، ص۵ بتصرفٍ)

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم کیا ہوگا

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

اولیاء کے احوال

اے زادِراہ کے بغیر سفر اختیار کرنے والے! منزل بہت دور ہے جبکہ تیری آنکھ خشک اور دل لوہے سے زیادہ سخت ہے،...... جب تو ہر نئے آنے والے دن میں گناہوں کے سمندر میں غرق رہتا ہے تو مصیبت کا تجھ سے زیادہ حقدار کون ہو گا؟،...... افسوس! جوانی تجھے بیدار نہ کر سکی اور نہ ہی بڑھاپا تجھے خوفزدہ کر سکا،...... حد تو یہ ہے کہ تیرے بالوں کی سفیدی بھی تجھے گناہوں سے باز نہ رکھ سکی...... مجھے تیری کامیابی بہت مشکل نظر آ رہی ہے،...... فکرِ آخرت کرنے والوں کو دیکھ کہ وہ کہاں پہنچ گئے؟...... وہ آرام دہ بستر کو لپیٹ کر گریہ وزاری اور آخرت کی تیاری میں لگ گئے،...... ان کے رخساروں پر بہنے والے آنسوؤں نے نشانات ڈال دیئے ہیں...... اے کم ہمت! اے دھتکارے ہوئے! تیرا اشمار محبت کرنے والوں اور عشاق میں کیوں نہیں ہوا۔

چند اشعار

لِاَمْرٍ مَّـا تَغَيَّـرَتِ اللَّيَـالِیْ ۔۔۔ وَاَنْـتَ عَـلٰـى الْبَطَالَةِ لَا تُبَالِیْ

تُبِيْتُ مُنَعَّمًـا فِیْ خَفْضِ عَيْشٍ ۔۔۔ وَتُـصْبِـحُ فِیْ هَـوَاكَ رَخِیَّ بَـالِ

اَلَـمْ تَـرَ اَنَّ اَثْـقَـالَ الْـخَـطَـايَـا ۔۔۔ عَـلٰـى كَتِـفَيْـكَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ

اَتَـكْسِـبُ مَـا اكْتَسَبْـتَ وَلَا تُبَالِیْ ۔۔۔ فَهَـلْ هُـوَ مِـنْ حَـرَامٍ اَوْ حَلَالِ

اِذَامَـا كُـنْـتَ فِیْ الدُّنْيَـا بَصِيْرًا ۔۔۔ كَـفَـفْـتَ النَّـفْـسَ عَنْ طُرُقِ الضَّلَالِ

اَلَا بِـاَبِـیْ خَـلِيْـلٍ بَـاتَ يُحْيِیْ ۔۔۔ طَـوِيْـلَ اللَّيْـلِ بِـالسَّبْعِ الطِّوَالِ

بِـقَـلْـبٍ لَا يَـفِيْـقُ عَـنِ اضْـطِـرَابٍ ۔۔۔ وَجَـفْـنٍ لَا يَـكُـفُّ عَـنِ انْهِمَـالِ

اَرَى الْاَيَّـامَ تَـنْـقُـلُـنَـا وَشِـيْـكًـا ۔۔۔ اِلَـى الْاَجْـدَاثِ حَـالًا بَـعْـدَ حَـالِ

سَاَقْنَعُ مَاحَيِيْتُ بِشَطْرِ بُرٍّ ۔۔۔ اُشَيِّعُهُ بِرِيٍّ مِنْ زُلَالِ

اِذَا كَانَ الْمَصِيْرُ اِلٰى هَلَاكٍ ۔۔۔ فَمَا لِيْ وَالتَّنَعُّمُ ثُمَّ مَا لِيْ ؟

اَمَّالِيْ عِبْرَةٌ فِيْمَنْ تُفَانِيْ ۔۔۔ عَلٰى الْاَيَّامِ مِنْ عَمٍّ وَّخَالِ

كَاَنَّ بِنِسْوَتِيْ قَدْ قُمْنَ خَلْفِيْ ۔۔۔ وَنَعْشِيْ فَوْقَ اَعْنَاقِ الرِّجَالِ

يُعَجِّلْنَ الْمَسِيْرَ وَلَسْتُ اَدْرِيْ ۔۔۔ لِدَارِ الْفَوْزِ اَمْ دَارِالنَّكَالِ

يَبِيْدُ الْكُلُّ مِنَّادُوْنَ شَكٍّ ۔۔۔ وَيَبْقٰى اللّٰهُ رَبِّيْ ذُوالْجَلَالِ

ترجمہ :(۱) راتیں کسی کام کی وجہ سے بدلا نہیں کرتیں، پھر بھی تُو بے کار کاموں میں مشغول ہے اور تجھے اس کی پرواہ بھی نہیں۔

(۲) تُو آسودہ زندگی میں، رات نعمتوں میں گزارتا ہے اور نفسانی خواہشات میں مطمئن ہو کر صبح کرتا ہے۔

(۳) پہاڑوں کی مثل تیرے کندھوں پر موجود گناہوں کا بوجھ کیا تجھے نظر نہیں آتا۔

(۴) جو چاہتا ہے، کمارہا ہے اور اس چیز کی پرواہ نہیں کرتا یہ حرام سے ہے یا حلال سے۔

(۵) اگر تُو دنیا میں صاحبِ نظر ہوگا تو اپنے نفس کو گمراہی کے راستوں سے بچالے گا۔

(۶) سنو! سیدی حضرت ابو خلیل علیہ رحمۃ اللہ الجلیل لمبی رات بھی سات بڑی سورتیں پڑھنے میں گزار دیا کرتے تھے۔

(۷) (ان سورتوں کو) پڑھتے وقت ان کا دل مضطرب اور آنکھیں اَشکبار ہوتی تھیں۔

(۸) میں دیکھ رہا ہوں کہ ایامِ زندگی ہمیں لمحہ بہ لمحہ تیزی کے ساتھ قبروں کی طرف منتقل کر رہے ہیں۔

(۹) گندم کی جس مقدار سے زندگی باقی رہے میں اس پر قناعت کر کے اسے عمدہ پانی سے نرم کرلوں گا۔

(۱۰) جب بالآخر مرنا ہی ہے تو میرا اور عیش وعشرت والی زندگی کا کیا واسطہ؟

(۱۱) کیا چچا اور ماموں کی زمانے کے ہاتھوں ہلاکت میں میرے لئے کوئی عبرت نہیں ہے؟

(۱۲) (مجھے سمجھنا چاہئے) گویا میرے بعد میری عورتیں کھڑی کی کھڑی رہ گئیں اور میرا جنازہ لوگوں کے کندھوں پر ہے۔

(۱۳) مجھے جلدی جلدی (قبر کی طرف) لے جا رہے ہیں اور میں نہیں جانتا میرا ٹھکانا جنت ہوگا یا دوزخ۔

(۱۴) بے شک ہم میں سے ہر ایک فنا ہو جائے گا، فقط میرا رب اللہ ذوالجلال باقی رہے گا۔

عاجزی:

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک شاگرد کا بیان ہے، ایک مرتبہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے پوچھا: ''کیسے آنا ہوا؟'' میں نے عرض کی: ''زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔'' تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: تم مجھ سے ملنے آئے یہ اچھی بات ہے مگر یہ تو دیکھو کہ تمہارا یہ کام میرے لئے کتنا نقصان دہ ہے جب مجھ سے یہ کہا جائے گا: ''تُو کون ہوتا ہے کہ تیری زیارت کی جاتی، کیا تُو عبادت گزار تھا؟ کیا تُو دنیا میں زہد اختیار کرنے والوں میں سے تھا؟'' پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے نفس کو ڈانٹتے ہوئے فرمانے لگے: ''جوانی میں تو تُو بدکار تھا، اُدھیڑ عمری میں دھوکے باز ہو گیا اور جب بوڑھا ہوا تو ریاکار بن گیا، خدا عزوجل کی قسم! ریاکار فاسق سے بھی بدتر ہے۔'' پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دعا مانگنے لگے: ''اے زمین و آسمان کے خدا عزوجل! اپنی طرف سے مجھے ایسی رحمت عطا فرما جو میری جوانی کی اصلاح کر دے اور مجھے ہر برائی سے بچا لے اور صالحین کے بلند مقامات میں میرا ٹھکانا بلند کر دے۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم}

میرے پیارے اسلامی بھائیو!

ان اولیاء کے مقامات اوران کی کرامات سنو جنہیں مولا عزوجل نے اپنے لئے خاص فرمایا اوراپنے فضل سے ڈھانپ لیا۔

شیر کی اطاعت:

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ'' ایک مرتبہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت شیبان راعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ حج کے ارادے سے نکلے۔ راستے میں انہیں ایک شیر نظر آیا تو حضرت سفیان علیہ رحمۃ اللہ الحنّان ان سے کہنے لگے:'' اس شیر کو دیکھو یہ ہمارا راستہ روک رہاہے اور لوگوں کو ڈرا رہا ہے۔'' حضرت شیبان علیہ رحمۃ اللہ المنّان نے فرمایا:'' ڈرو مت۔'' جب شیر نے حضرت شیبان علیہ رحمۃ اللہ المنّان کا کلام سنا تو اپنی دم ہلاتا ہوا ان کے پاس آیا۔ حضرت شیبان علیہ رحمۃ اللہ المنّان نے اس کا کان پکڑ کر اسے مسلا تو وہ اپنی دم ہلانے لگا اور پیٹھ پھیر کر بھاگ گیا۔ حضرت سفیان علیہ رحمۃ اللہ الحنّان نے پوچھا :'' اے شیبان! کیا یہ شہرت نہیں ہے؟'' فرمایا :'' اے سفیان! نہیں، یہ نمائش نہیں ہے اگر مجھے شہرت کا خوف نہ ہوتا تو میں مکۂ مکرمہ تک اپنا سامان اس پر رکھ کر لے جاتا۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم }

تبرک کی مٹھاس:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعباد مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :'' ہمارے پاس ایک بزرگ تشریف لائے جن کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ میں سحری کے وقت زمزم شریف

کے کنوئیں پر پہنچا تو دیکھا کہ یہ بزرگ اپنے چہرے پر کپڑا لٹکائے تشریف لا رہے ہیں۔کنوئیں پر پہنچ کر انہوں نے آب زمزم نکالا اور پینے لگے تو میں ان کا جوٹھا حاصل کرنے کے لئے لپکا۔جب میں نے اسے پیا تو وہ شہد ملا پانی تھا، میں نے اس سے اچھا پانی کبھی نہیں پیا۔ پانی پینے کے بعد جب میں نے ان سے ملنا چاہا تو وہ تشریف لے جا چکے تھے۔اگلی رات جب سحری کا وقت ہوا تو میں پھر زمزم کے کنوئیں پر حاضر ہوا اور دیکھا کہ وہ بزرگ بھی مسجد کے دروازے سے اپنے چہرے پر کپڑا ڈالے تشریف لا رہے ہیں۔ وہ ایک بار پھر کنویں پر آئے اور پانی نکال کر پینے لگے۔میں ان کا جوٹھا پینے کے لئے آگے بڑھا تو اسے لذیذ اور بہترین ستو پایا۔ جب تیسری رات آئی تب بھی وہ تشریف لائے اور پانی نکالنے لگے۔میں نے ان کی اوڑھی ہوئی چادر اپنے ہاتھ پر لپیٹ لی اور جب میں نے ان کا بچا ہو زمزم پیا تو دیکھا کہ وہ شکر ملا دودھ ہے، میں نے اس جیسی لذیذ شئے کبھی نہ پی تھی۔میں نے ان سے التجا کی: ''اے شیخ! آپ کو اس بیت الحرام کے حق کا واسطہ! بتایئے آپ کون ہیں؟'' فرمایا : ''میری بات راز میں رکھو گے؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں۔'' فرمایا: ''میں سفیان ثوری ہوں۔''

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم }

یہ پاکیزہ ہستیاں اللہ عزوجل ہی کی عبادت کرتی ہیں۔ اِنہوں نے خود کو محبتِ الٰہی عزوجل میں فنا کر دیا اور وہ ہر وقت اسی کے مشتاق رہتے ہیں۔اس نے دنیا کی بادشاہی کو ان کے پاؤں کی زنجیر بننے سے روک دیا اور ان پر غیرت فرماتے ہوئے انہیں غیروں سے چھپا لیا اور انہیں تسلیم و رضا کی سند عطا فرمائی اور مشروبِ الہام پلایا۔

کاش! کوئی ہوتا جو گنہگار پر پردہ ڈال دیتا تاکہ وہ اس کریم کے دروازے پر لوٹ آتا اور اللہ عزوجل کی اس رحمت کی وجہ سے اس کے قریب ہوجاتا ہے جو گنہگاروں کے لئے مخصوص ہے تاکہ اطاعت میں رہ جانے والے کی گھبراہٹ دور ہوجائے، اسی لئے اللہ عزوجل نے اپنے محبوب کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے یہ پیغام بھیجا:

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًاؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۝ (پ۲۴، الزمر: ۵۳)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

اشعار

اَلَاقِفْ بِبَابِ الْجُوْدِ وَاقْرَعْهُ نَادِمًا ... تَجِدْهُ مَتٰی مَا جِئْتَهٗ غَیْرَ مُرْتَجٖ

وَقُلْ عَبْدُ سُوْءٍ خَوَّفَتْهُ ذُنُوْبُهٗ ... فَمَدَّ اِلَیْكُمْ ضَارِعًا كَفَّ مُرْتَجٖ

ترجمہ: (۱) سن! جودوکرم والی بارگاہ میں حاضر ہوجا اور صدائے ندامت دے تو جب حاضر ہوگا اس کو دُھتکارنے والا نہ پائے گا۔

(۲) اور عرض کر! یہ وہ گنہگار بندہ ہے جسے گناہوں نے خوفزدہ کر رکھا ہے اور یہ بڑی عجزوانکساری کے ساتھ دامن امید پھیلائے بارگاہ میں حاضر ہے۔

سوئی مل گئی:

صحابیٔ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدنا ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ سمندر میں سفر کے دوران کچھ سی رہے تھے کہ ان کی سوئی گر

پڑی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: ''یارب عزوجل! میں تجھے اس وقت تک قسم دیتا رہوں گا جب تک تُو مجھے میری سوئی نہ لوٹا دے۔'' تو ان کی سوئی مل گئی اورانہوں نے ہاتھ بڑھا کر پکڑ لی۔

پھر جب سمندر میں طوفان آیا اور کشتی والے بے حد پریشان ہوگئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمندر سے فرمایا: ''ساکن ہو جا تُو تو ایک حبشی غلام کی طرح ہے۔'' تو سمندر ٹھہر گیا یہاں تک کہ زیتون کی طرح ہو گیا۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

===
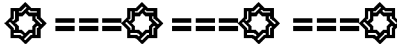
اِنعاماتِ الٰھی

اے میرے بھائی!

تو نے اپنی زندگی کھیل کود میں گنوادی جبکہ دوسرے لوگ مقصود کو پا گئے اور تو ان سے پیچھے رہ گیا،......دوسرے تو بخشش کو پاگئے جبکہ تو نفسانی خواہشات اور تنگدستی کے خوف میں مبتلا رہا،......کیا تو نے کبھی سنا ہے کہ (مرنے کے بعد) فلاں لوٹ آیا اور اس نے توبہ کرلی۔

اے وہ شخص جس کے پاس خوش بخت ہونے کا وقت موجود ہے! تو نفسانی خواہشات کے چنگل سے کب چھٹکارا پائے گا اور کب اپنے عزت والے، خوبیوں والے مولا عزوجل کی طرف رجوع کرے گا؟ اے مسکین! کاش تو توبہ کرنے والوں کے غم اور وعید کی ہولناکی سے خوفزدہ رہنے والوں کی بے قراری کو دیکھ لیتا کہ جنہوں نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کو نماز، زکوٰۃ اور دنیا سے بے رغبتی میں رکھا، جبکہ بدبختوں نے اپنی جوانیاں غفلت میں اور بڑھاپے حرص اور لمبی امیدوں میں برباد کردیئے، تو نے نہ تو اپنی جوانی سے نفع اٹھایا اور نہ ہی اپنے بڑھاپے میں رجوع کیا، اے اپنی جوانی اور بڑھاپا برباد کردینے والے......

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَوْ تَرٰۤی اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّکَانٍ قَرِیْبٍ ۝ (پ۲۲، سبا: ۵۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کسی طرح تو دیکھے جب وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائیں گے پھر بچ کر نہ نکل سکیں گے اور ایک قریب جگہ سے پکڑ لئے جائیں گے۔

چند اشعار

عَمِلْتُ عَلٰی الْقَبَائِحِ فِیْ شَبَابِیْ ... فَلَمَّا شِبْتُ عُدْتُّ اِلٰی الرِّیَاءِ

فَلا حِیْنَ الشَّبَابِ حَفِظْتُ دِیْنِیْ ... وَلَا حِیْنَ الْمَشِیْبِ طَبَبْتُ دَائِیْ

فَشَابٌّ عِنْدَ مَصْغَرِہٖ غَوِیٌّ ... وَشَیْخٌ عِنْدَ مَکْبَرِہٖ مُرَائِیْ

قَضَاءٌ سَابِقٌ فِیْ عِلْمِ غَیْبٍ ... فَیَا لِلّٰہِ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ

ترجمہ: (۱) میں جوانی میں گناہوں میں لگا رہا، جب بڑھاپا طاری ہوا تو ریا میں پڑ گیا۔

(۲) نہ تو جوانی کے عالَم میں اپنے دین کی حفاظت کر سکا اور نہ ہی بڑھاپے میں مرضِ گناہ کا علاج کر سکا۔

(۳) میں وہ جوان ہوں جو نوعمری میں گمراہ ہوگیا اور وہ بوڑھا ہوں جو بڑھاپے میں ریاکار بن گیا۔

(۴) پردۂ غیب میں تقدیر کا فیصلہ ہو چکا، اے اللہ عزوجل! میں بری تقدیر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

حکمت بھرا جواب:

امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں حضرتِ سَیِّدُ نا حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی تو ان سے فرمایا: ''اے حذیفہ! تم نے صبح کیسے کی؟'' عرض کی: ''اے امیر المؤمنین! میں نے اس طرح صبح کی کہ فتنے سے محبت کرتا ہوں اور حق کو ناپسند کرتا ہوں اور وہ کہتا ہوں جو پیدا نہیں ہوا اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں جسے میں نے دیکھا نہیں اور بغیر وضو کے صلوٰۃ پڑھتا ہوں اور میرے پاس زمین پر ایک ایسی چیز ہے جو اللہ عزوجل کے پاس آسمانوں میں نہیں ہے۔'' تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات پر شدید غضبناک ہو گئے اور ان کی گرفت کا ارادہ فرمایا مگر پھر ان کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صحبت

یعنی صحابیت کا خیال آیا تو رُک گئے ۔اسی اثناء میں حضرتِ سَیِّدُ نا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم وہاں سے گزرے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ پر غضب کے آثار ملاحظہ فرمائے تو پوچھا: ''اے امیر المؤمنین ! آپ کو کس بات نے غضبناک کیا ہے؟'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پورا قصہ سنا دیا تو مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے کہا: ''آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان سے ناراض نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ان کا قول کہ ''میں فتنے سے محبت کرتا ہوں۔'' اللہ عزوجل کے اس فرمان کی تاویل ہے:

اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ ؕ (پ ۲۸، التغابن: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ (آزمائش) ہی ہیں۔

اور ان کے اس قول کہ ''میں حق کو ناپسند کرتا ہوں۔'' میں حق سے مراد موت ہے جس سے کسی کو چارہ نہیں اور نہ کوئی اس سے بچ سکتا ہے اور ان کے اس قول کہ ''وہ بات کہتا ہوں جو پیدا نہیں کی گئی'' سے مراد قرآن پاک ہے کہ یہ قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن مخلوق نہیں اور ان کے اس قول کہ ''اس بات کی گواہی دیتا ہوں جسے میں نے دیکھا نہیں'' کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی تصدیق کرتا ہوں حالانکہ اسے دیکھا نہیں اور ان کے اس قول کہ ''بغیر وضو صلوٰۃ پڑھتا ہوں۔'' کا مطلب یہ ہے کہ نبی مُکرَّم ،نورِ مجسّم ،رَسُولِ اکرم ،شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بغیر وضو کے درودِ پاک پڑھتا ہوں،ان کے اس قول کہ ''میرے پاس زمین پر ایسی چیز ہے جو اللہ عزوجل کے پاس آسمانوں میں نہیں ہے۔'' سے مراد بیوی اور بچے ہیں کیونکہ اللہ عزوجل کے پاس ان میں سے کوئی چیز نہیں۔

حضرتِ سَیِّدُ نا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اے ابوالحسن! اللہ تعالیٰ نے تمہیں کتنی ذہانت عطا فرمائی ہے، بے شک تم نے میرا ایک بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا ہے۔''

{اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

ایک تاجر کی توبہ:

اہلِ دمشق میں سے ایک شخص تھا جس کا نام ابوعبدالرب تھا اور وہ پورے دمشق میں سب سے زیادہ مالدار تھا۔ ایک مرتبہ وہ سفر پر نکلا تو اسے ایک نہر کے کنارے کسی چراگاہ میں رات ہوگئی چنانچہ اس نے وہیں پڑاؤ ڈال دیا۔ اسے چراگاہ کی ایک جانب سے ایک آواز سنائی دی کہ کوئی کثرت سے اللہ عزوجل کی تعریف کر رہا تھا۔ وہ شخص اس آواز کی تلاش میں نکلا تو دیکھا کہ ایک شخص چٹائی میں لپٹا ہوا ہے۔ اس نے اس شخص کو سلام کیا اور اس سے پوچھا کہ ''تم کون ہو؟'' تو اس شخص نے کہا: ''ایک مسلمان ہوں۔'' اس دمشقی نے اس سے پوچھا: ''یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔'' تو اس نے جواب دیا: ''یہ نعمت ہے جس کا شکر ادا کرنا مجھ پر واجب ہے۔'' دمشقی نے کہا: ''تم چٹائی میں لپٹے ہوئے ہو یہ کونسی نعمت ہے؟'' اس نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا تو میری تخلیق کو اچھا کیا اور میری پیدائش و پرورش کو اسلام میں رکھا اور میرے اعضاء کو تندرست کیا اور جن چیزوں کا ذکر مجھے ناپسند ہے انہیں چھپایا تو جو میری طرح شام کرتا ہو اس سے بڑھ کر نعمت میں کون ہوگا؟''

وہ دمشقی کہتا ہے کہ میں نے ان سے کہا: ''اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے، آپ

میرے ساتھ چلنا پسند فرمائیں گے، ہم یہیں آپ کے برابر نہر کے کنارے ٹھہرے ہوئے ہیں؟'' اس شخص نے کہا: ''وہ کیوں؟'' میں نے کہا: ''اس لئے کہ آپ کچھ کھانا وغیرہ کھالیں اور ہم آپ کی خدمت میں کچھ ایسی چیزیں پیش کریں جو آپ کو چٹائی میں لپٹنے سے بے نیاز کردیں۔'' اس نے کہا: ''مجھے ان چیزوں کی حاجت نہیں۔'' یہ کہہ کر اس نے میرے ساتھ چلنے سے انکار کردیا اور میں واپس لوٹ آیا۔ (اس کی باتیں سننے کے بعد) میرے نزدیک اپنے آپ کی کوئی حیثیت نہ رہی۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: ''میں نے دمشق میں اپنے سے زیادہ مالدار کوئی نہیں دیکھا پھر بھی میں مزید کی تلاش میں ہوں۔'' پھر میں نے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کی: ''اے اللہ عزوجل! میں تیری بارگاہ میں اپنے اس حال سے توبہ کرتا ہوں۔'' یوں میں نے توبہ کرلی اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔

جب صبح ہوئی تو لوگوں نے سفر کی تیاری شروع کی اور میری سواری میرے پاس لے آئے تو میں نے یہ سوچ کر اس کا رخ دمشق کی جانب پھیر دیا کہ اگر میں دوبارہ تجارت میں مصروف ہوگیا تو میں توبہ میں سچا نہیں۔ میری قوم نے اس تبدیلی کی وجہ پوچھی تو میں نے انہیں اپنی توبہ کے بارے میں بتادیا، انہوں نے مجھے اپنے ساتھ لے جانے کے لئے اصرار کیا مگر میں نے انکار کردیا۔

راوی کہتے ہیں کہ دمشق پہنچنے کے بعد اس شخص نے اپنا مال راہِ خدا عزوجل میں صدقہ کردیا اور عبادت میں مصروف ہوگیا۔ جب اس کا انتقال ہوا تو اس کے پاس کفن کی قیمت کے علاوہ کچھ نہ تھا۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

اشعار

ذَکَـرَالْـوَعِيْـدَ فَـطَـرَفُـهُ لَايَهْجَعُ	وَجَـفَـا الـرُّقَـادَ فَـبَـانَ عَـنْـهُ الْمَضْجَعُ
مُتَـفَـرِّدًا بِـغَـلِيْـلِـهٖ يَشْـكُـوْالَّـذِیْ	مِـنْـهُ الْـجَـوَانِـحُ وَالْـحَشَـا يَتَـوَجَّعُ
لَـمَّـاتَيَـقَّـنَ صِـدْقَ مَا جَاءَ تْ بِـهِ الْ	آيَـاتُ صَـارَ اِلَـى الْاِنَـابَةِ يَسْـرَعُ
فَـجَـفَـا الْاَحِـبَّـةَفِـیْ مَـحَـبَّـةِ رَبِّـهٖ	وَسَـمَـا اِلَـيْـهِ بِـهِـمَّـةٍ مَّـا يُـقْـلِـعُ
وَتَـمَـتَّـعَـتْ بِـوِدَادِهٖ اَعْـضَـاؤُهٗ	اِذْخَـصَّـهَـامِـنْـهُ بِـوُدٍّ يَّـنْـفَـعُ
كَـمْ فِـیْ الـظَّـلَامِ لَـهُ اِذَا نَـامَ الْوَرٰی	مِـنْ زَفْـرَةٍفِـیْ اِثْـرِهَـا يَتَـوَجَّـعُ
وَيَـقُـوْلُ فِـیْ دَعْـوَاتِـهٖ يَاسَيِّـدِیْ	اَلْـعَـيْـنُ يُسْـعِـدُهَـا دُمُوْعٌ رُجَّـعُ
اِنِّـیْ فَـزِعْـتُ اِلَـيْـکَ فَـارْحَـمْ عَبْرَتِـیْ	وَاِلَـيْـکَ مِـنْ ذُلِّ الْـخَـطِـيْـئَـةِ اَفْـزَعُ
مَـنْ ذَا سِـوَاکَ يُـجِـيْـرُنِـیْ مِنْ زَلَّـتِـیْ	يَـامَـنْ لِـعِـزَّتِـهٖ اَذِلُّ وَاَخْـضَـعُ
فَـامْـنُـنْ عَـلَـیَّ بِـتَـوْبَـةٍ اَحْـيَـابِـهَـا	اِنِّـیْ بِـمَـا اجْـتَـرَمْـتُ يَدَایَ مُـرَوَّعُ
قُـلْ لِلْمُـصْـبِـرِ عَـنْـکَ يَـامَـنْ حُـبُّـهُ	فِـیْ الْـجَـارِحَـاتِ سَقَامُـهُ يَتَـسَرَّعُ
كَـيْـفَ اصْـطِـبَـارُ مُـتَـيَّـمٍ فِـیْ حُـبِّـهٖ	قِـدَمًـالِـكَـاْسَـاتِ الْهَوٰی يَتَجَرَّعُ
لَاحَـتْ وَعَـنْ صِـدْقِ الْـمَـحَـبَّـةِ مَابَدَتْ	لِـلـنَّـاظِـرِيْـنَ نُـجُـوْمُ لَيْـلٍ تَـطْـلُـعُ
مَـا الْـفَـوْزُ اِلَّافِـی مَـحَـبَّـةِ سَيِّـدِهٖ	فِـيْـهَـا الْـمُـحِـبُّ اِذَا تَـوَاضَـعَ يُـرْفَـعُ

ترجمہ :(۱) اسے (گناہوں کی) سزا یاد آئی تو اس کی آنکھ نہ سوئی، اور اس نے نیند کو خود سے دور کیا تو اس کی آرام گاہ بھی اس سے علیحدہ ہو گئی۔

(۲) وہ اپنی پیاس میں تنہا ہے جس کی شکایت کروٹیں کرتی ہیں اور آنتیں درد میں مبتلاء ہیں۔

(۳) جب آیات کے لائے ہوئے احکام کی سچائی کا یقین کر لیا تو تیزی کے ساتھ اللہ عزوجل کی طرف رجوع کرنے والا ہو گیا۔

(۴) اس نے اپنے رب عزوجل کی محبت میں دوست واحباب سے تعلق توڑ لیا اور ایسی توجہ

سے اس کی طرف متوجہ ہو گیا جو غیر کی محبت ختم کر دیتی ہے۔

(۵) اس کے اعضاء نے محبتِ الٰہی عزوجل سے خوب فیض حاصل کیا کیونکہ اس نے اپنے اعضاء کو نفع بخش محبت کے ساتھ خاص کیا تھا۔

(۶) اس پر کتنی ہی ایسی تاریک راتیں گزریں جب لوگ محوِ خواب ہوتے تو یہ اس اندھیرے میں درد سے آہ وزاری کر رہا ہوتا۔

(۷) وہ اپنی دعاؤں میں عرض کرتا ہے: اے میرے آقا! بہتے ہوئے آنسو آنکھ کو خوش بخت بنا رہے ہیں۔

(۸) بے شک میں تیری پناہ میں آیا تو میری اشک باری پر رحم فرما اور گناہوں کی ذلت سے بھی تیری ہی پناہ طلب کرتا ہوں۔

(۹) اے وہ ذات! جس کی بارگاہِ عزت کے لئے میں عاجزی وانکساری کرتا ہوں، تیرے سوا کون مجھے لغزشوں سے بچانے والا ہے۔

(۱۰) تو مجھ پر احسان کرتے ہوئے میری توبہ قبول فرما تاکہ اس کے باعث پرسکون زندگی گزاروں، کیونکہ میں اپنے ہاتھوں کئے گئے جرائم سے خوف میں مبتلاء ہوں۔

(۱۱) اے وہ ذات جس کی محبت میری نس نس میں بسی ہوئی ہے، درد محبت بڑھتا جا رہا ہے اب ملاقات نہ ہونے پر صبر نہیں ہوسکتا۔ (یعنی مجھے موت دے کر اپنے دیدار کا شرف عطا فرما)

(۱۲) تیری محبت میں مستغرق ہو جانے والا وہ شخص جو طویل عرصے تک شہوات کے جام انڈیلتا رہا ہو اب اُسے تیری ملاقات کے بغیر کیسے صبر ہوسکتا ہے۔

(۱۳) محبت کی صداقت یوں ظاہر ہوگئی جیسے دیکھنے والوں پر رات میں ستارے ظاہر ہو جاتے ہیں۔

(۱۴) کامیابی آقا سے محبت ہی میں ہے، اس راہِ محبت میں محبّ جب بھی تواضع کرتا ہے اس کو بلندیاں نصیب ہوتی ہیں۔

آنکھ عطا کردی:

حضرتِ سَیِّدُ نا قتادہ بن نعمان انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ مشہور تیر انداز تھے، غزوہ بدر اور اُحد میں شریک ہوئے۔ غزوہ اُحد میں ان کی آنکھ تیر لگنے کے سبب ان کے رخسار پر بہہ پڑی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آنکھ کو ہاتھ میں تھامے سرکارِ مدینہ قرارِقلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مدنی حبیب، طبیبوں کے طبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے قتادہ! یہ کیا ہے؟'' عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! یہ وہی ہے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ملاحظہ فرما رہے ہیں۔'' تو نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دوجہاں کے تاجور، محبوبِ ربِ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو صبر کرو تو تمہارے لئے جنت ہوگی اور اگر چاہو تو میں یہ آنکھ تمہیں لوٹا دوں اور تمہارے لئے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کروں تو تم اس میں کسی کمی کو نہ پاؤ گے۔'' عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! خدا عزوجل کی قسم! بے شک جنت بہت بڑی جزا اور بہت بڑی عطا ہے مگر میں اپنی بیویوں سے بھی محبت کرتا ہوں اور مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں وہ مجھے یہ کہہ کر ٹھکرا نہ دیں کہ ''یہ نابینا ہے۔'' میں چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے یہ آنکھ بھی لوٹا دیں اور اللہ عزوجل سے میرے لئے جنت کا سوال بھی کریں۔'' تو رحمتِ دوعالم، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے قتادہ! میں ایسا ہی کروں گا۔'' پھر سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وہ آنکھ اپنے دست مبارک میں پکڑی اور اسے اس کی

جگہ پر لگا دیا تو وہ آنکھ پہلے سے بہتر اور خوبصورت ہوگئی اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ان کے لئے جنت کی دعا فرمائی۔

جب ان کے بیٹے حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں ان کے پاس حاضر ہوئے تو حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پوچھا اے جوان! تم کون ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا:

اَنَا ابْنُ الَّذِیْ سَالَتْ عَلَی الْخَدِّ عَیْنُہٗ ۔۔۔ فَرُدَّتْ بِکَفِّ الْمُصْطَفٰی اَحْسَنَ الرَّدِّ

فَعَادَتْ کَمَا کَانَتْ بِاَحْسَنِ حَالِھَا ۔۔۔ فَیَا حُسْنَ مَاعَیْنٍ وَیَا حُسْنَ مَارَدِّ

ترجمہ: (۱) میں اس صاحب کا فرزند ہوں جن کی آنکھ رخسار پر بہہ گئی تو دستِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بہترین انداز سے اس کے مقام پر لوٹا دیا۔

(۲) پس وہ آنکھ پہلے سے کہیں زیادہ اچھی حالت میں آ گئی، پس یہ آنکھ اور آنکھ لوٹانے والے کیا ہی خوب تھے۔

تو حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃ اللہ القدیر نے فرمایا: ''وسیلہ کے ذریعے ہم تک پہنچنے والوں کو چاہئے کہ انہی جیسے لوگوں کے وسیلہ سے آیا کریں۔''

(الاستیعاب قتادۃ بن النعمان، باب حرف القاف، ج ۳، ص ۳۳۸)

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم }
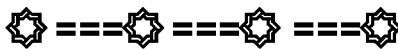
تائبین اور صالحین کی علامات

پیارے اسلامی بھائیو!

توبہ کرنے والے تنہائی پانے کے لئے ویران مقامات کی طرف اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح خوفزدہ انسان دارالامان (یعنی امن والی جگہ) کی طرف بھاگتا ہے۔ یہ لوگ وقتِ سحر میں آنسو بہا کر سکون حاصل کرتے ہیں۔ سجدوں نے ان کی پیشانیوں پر نشانِ معرفت کھینچ دیئے۔ یہ لوگ ساری ساری رات عبادت میں مصروف رہتے ہیں پھر جب سحر پھوٹتی ہے تو ان کی آنکھوں سے اشکوں کے دھارے بہہ نکلتے ہیں۔ پھر جب طلوعِ فجر ہوتی ہے تو یہ مشاہدات میں کھو جاتے ہیں اور اللہ عزوجل کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔

میں ان چمکتے ستاروں، پختہ ارادے رکھنے والوں اور جوانوں پر قربان جاؤں۔ (یہ ہمیں صدا دیتے ہیں کہ) تنہائی اختیار کرو، آخرت میں ہم تمہارے پڑوسی بنیں گے۔ ہم نے مال واسباب، بیوی بچے اور وطن چھوڑ دیئے، نفسانی خواہشات چھوڑ دی ہیں۔ ہم نے فانی دنیا ویران کردی ہے، اب یہ ایک عرصہ سے ہماری تلاش میں ہے مگر ہم نے اسے ایسی طلاق دے دی ہے جس میں رجوع ممکن نہیں۔ گھر اور گھر والوں کو خود سے جدا کر دیا اور محبتِ خداوندی عزوجل کا جام پی لیا۔ کاش! ہمیں اس کے کچھ گھونٹ اور مل جائیں۔

یہ حضرات دن میں روزہ رکھتے ہیں، دل کو تقویٰ سے آباد رکھتے ہیں اور زبان کو ذکر سے معمور رکھتے ہیں۔ اللہ عزوجل کا قرب پانے کے لئے ایک دوسرے سے

سبقت لے جانا چاہتے ہیں۔اس تگ ودو میں کسی کی آہیں نکل جاتی ہیں، کوئی مدہوش ہوجاتا ہے، کوئی شوق میں دیوانہ ہوکر محبت میں متحیّر ہوجاتا ہے، کسی پر وجد غالب آجاتا ہے تو وہ پیاس کی وجہ سے بے ہوش ہوکر گر پڑتا ہے۔خوف نے ان کو بے حال اور شب بیداری نے لاغر کررکھا ہے۔ ہر دن انہیں نئی بے چینی لاحق ہوتی ہے۔خدا عزوجل کی یاد نے ان سے وطن چھڑا دیا ہے۔یہ لوگ تلاوتِ قرآن کرتے وقت اس میں غور کرتے ہیں۔جب یہ توکل کے درجات پر فائز ہوئے تو ان کی کمر جھک گئی، خواہشاتِ نفسانی کو بیچ کر یہ تقدیر کے فیصلے پر راضی ہوگئے۔خوش آمدید ایسے بہادروں کو جن کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں اور جو غمگین لہجے میں قرآن پڑھتے ہیں جب خوف ان پر غالب ہوا تو یہ جہنم کے خوف سے بے ہوش ہوگئے۔

ان میں سے بعض نے خالص جامِ محبت پیا تو ان کی فکر میں اضافہ ہوگیا۔اور کچھ کا شوق بڑھا تو انہوں نے شوق کے بہت سے روپ دیکھے۔بہت سوں نے اپنے گھر ویران کر لئے اور بہت سے اولاد سے دور ہوگئے۔تم ان کو جنگلات اور ویرانوں میں مدہوشی کے عالم میں پاؤ گے۔ان کے دل خوف سے پُر ہوں گے جبکہ ظاہر غم والم سے معمور ہوگا اور وہ زبانِ حال سے کہتے ہوں گے کہ ''ہمیں زندگی کا نہ کوئی غم ہے نہ کبھی ہوگا۔'' اللہ عزوجل نے ان کے لئے حجابات اٹھا دیئے اور ان کے سروں پر ولایت کا تاج سجا دیا اور ان کی مجلسوں کو جلوۂ حق کی خوشبو سے معطر کردیا۔

اے فقراء کی جماعت! بارگاہِ اُلفت میں حاضری دینے میں سبقت کرو اور ان لوگوں کی قربت اختیار کرلو، ان کی گفتگو سے سرور حاصل کرو ان کے مختلف احوال کا مشاہدہ کرو دنیا ہی میں محبوب کا جلوہ پالو گے۔

اے نوجوانو! خدا عزوجل کے ان مقرب بندوں کی زندگی کتنی پاکیزہ ہے جنہوں نے اس شرابِ محبت کو پیا اور اس کی کیفیت کو پوشیدہ رکھا۔تم ان لوگوں کو عشق، وجدانیت، خوف وامید اور حیرانی کے عالم میں پاؤگے کیونکہ ان کے محبوب نے ان کے دلوں پر تجلی فرما کر انہیں دنیا کی طرف متوجہ ہونے سے روک دیا اور ان پر مہربانی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے میرے بندو! تم پر کوئی خوف نہیں آج تم امان میں ہو تم نے میری خاطر جو مشکلات برداشت کی ہیں میں ان کی قدر جانتا ہوں، کتنی آنکھیں جاگ رہی ہیں اور کتنے دل شوق سے بے قرار ہیں۔جلد ہی اپنا دیدار کراؤں گا اور تم ایسی نعمتیں پاؤگے جس کا خیال کسی انسان کے دل میں نہ آیا اور تمہیں اپنی رضا سے نوازوں گا، تمہارے لئے جنت میں محفلیں سجاؤں گا اور توحید کی خالص مے پلاؤں گا کیونکہ میں حنّان ومنّان ہوں۔''

سنو سنو **پیارے اسلامی بھائیو!** شوق رکھنے والے کہاں ہیں شرابِ محبت تو یہاں ہے اور محبت کے پیالے بھرے ہوئے ہیں۔

اے نافرمانی میں عمر گنوا دینے والے! تو نیک اور برگزیدہ بندوں میں کیسے شامل ہوسکتا ہے وقت بدل جانے سے پہلے ہی اطاعت میں سبقت لے جا، ورنہ پیچھے رہ جانے کی صورت میں بہت نقصان اٹھائے گا، اپنے فائدے کے لئے کام کر اور بے جا بہانے چھوڑ دے، جو تجھے ملامت کرے اس پر توجہ نہ دے اور جو شکایت کرے اس کی بات نہ سن اور جو تجھے نصیحت کرے اس کی اطاعت کر، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فَمَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ یَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ۝ وَ مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَ اَضَلُّ سَبِیْلًا ۝

(پ۱۵،الاسراء:۷۱۔۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو اپنا نامہ (اعمال) داہنے ہاتھ میں دیا گیا یہ لوگ اپنا نامہ (اعمال) پڑھیں گے اور تاگے بھران کا حق نہ دبایا جائے گا۔ اور جو اس زندگی میں اندھا ہو وہ آخرت میں اندھا ہے اور اور بھی زیادہ گمراہ۔

{......مدنی انقلاب......}

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی خوشنودی کے حصول اور باکردار مسلمان بننے کے لئے ''**دعوتِ اسلامی**'' کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** سے ''**مدنی انعامات**'' نامی رسالہ حاصل کر کے اس کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کیجئے۔ اور اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب سنتوں کی بہاریں لُوٹیئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے سنتوں کی تربیت کے لیے بے شمار **مدنی قافلے** شہر بہ شہر، گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی سنتوں بھرا سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔ اِنْ شَآءَ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ اپنی زندگی میں حیرت انگیز طور پر ''**مدنی انقلاب**'' برپا ہوتا دیکھیں گے۔

؎ اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں ——— اے **دعوتِ اسلامی** تیری دھوم مچی ہو!

{......حدیث قدسی}

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اے ابن آدم! تعجب ہے اس شخص پر جو موت پر یقین رکھتا ہے پھر بھی خوش ہوتا ہے۔

......تعجب ہے اس پر جو حساب و کتاب پر یقین رکھتا ہے پھر بھی مال جمع کرنے میں مصروف ہے۔

......تعجب ہے اس پر جو قبر پر یقین رکھنے کے باوجود ہنستا ہے۔

......تعجب ہے اس پر جسے آخرت پر یقین ہے پھر بھی پُرسکون ہے۔

......تعجب ہے اس پر جو دُنیا (کی حقیقت کو جانتا) اور اس کے زوال پر یقین رکھتا ہے پھر بھی اس پر مطمئن ہے۔

......تعجب ہے اس پر جو گفتگو تو عالموں جیسی کرتا ہے لیکن اس کا دِل جاہلوں جیسا ہے۔

......تعجب ہے اس شخص پر جو پانی کے ذریعے پاکی تو حاصل کرتا ہے مگر اس کا دِل آلودہ ہے۔

......تعجب ہے اس پر جو لوگوں کے عیوب تلاش کرنے میں تو مصروف رہتا ہے لیکن اپنے عیوب سے غافل ہے۔

......تعجب ہے اس شخص پر جو جانتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے ہر عمل سے باخبر ہے پھر بھی اس کی نافرمانی کرتا ہے۔

......تعجب ہے اس پر جو جانتا ہے کہ اسے اکیلے مرنا، اکیلے قبر میں داخل ہونا اور اکیلے ہی حساب دینا ہے پھر بھی لوگوں سے اُنسیت رکھتا ہے۔

(اے ابن آدم! سن!) میں ہی معبودِ حقیقی ہوں اور محمد میرے خاص بندے اور رسول ہیں۔ (مجموعة رسائل الامام الغزالی، المواعظ فی الاحادیث القدسیة، ص٥٦٥)

ایک یہودن کا قبولِ اسلام:

ایک مرتبہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے جھرمٹ میں تشریف فرما تھے کہ ایک یہودی عورت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں روتی ہوئی حاضر ہوئی اور یہ اشعار پڑھنے لگی:

بِـاَبِیْ اَفْـدِیْکَ یَـانُوْرَ الْفَلَکِ ــــ لَیْـتَ شَـعْـرِیْ اَیُّ شَیْـئٍ قَتَـلَکْ

غِبْـتَ عَـنِّـی غَیْبَةً مُّـوْحِشَةً ــــ اَتُــرٰی ذِئْـبٌ یَهُـوْدِیٌّ اَکَـلَکْ

اِنْ تَکُنْ مَیْتًـا فَـمَـا اَسْرَعَ مَا ــــ کَـانَ فِـیْ اَمْـرِ الـلَّیَـالِیْ اَجَلَکْ

اَوْ تَـکُـنْ حَیًّـا فَلَا بُـدَّ لِـمَـنْ ــــ عَـاشَ اَنْ یَّـرْجِـعَ مِنْ حَیْثُ سَلَکْ

ترجمہ: (۱) اے میرے چاند (یعنی میرے بیٹے) میرا باپ تم پر فدا، کاش! مجھے تیرے قاتل کا علم ہوتا۔

(۲) تیرا مجھ سے یوں اوجھل ہونا وحشت ناک ہے، کیا تجھے یہودی بھیڑیا کھا گیا ہے۔

(۳) اگر تو فوت ہو چکا ہے تو راتوں رات تیرا یہ مرجانا کس قدر جلد ہوا ہے۔

(۴) اگر تو زندہ ہے تو تجھ پر لازم ہے کہ جہاں سے چلا تھا جیتے جی وہیں پلٹ آ۔

{...... تعریف اور سعادت ......}

حضرت سیِّدنا امام عبداللہ بن عمر بیضاوی علیہ رحمۃ اللہ القوی (متوفی ۶۸۵ھ) ارشاد فرماتے ہیں: ''جو شخص اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی فرمانبرداری کرتا ہے دُنیا میں اس کی تعریفیں ہوتی ہیں اور آخرت میں سعادت مندی سے سرفراز ہوگا۔''

(تفسیر بیضاوی، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۷۱، ج۴، ص۳۸۸)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا: ''اے عورت! تجھے کیا صدمہ پہنچا ہے؟'' عرض کرنے لگی: ''یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میرا بچہ میرے سامنے کھیل رہا تھا کہ اچانک غائب ہو گیا اور اس کے بغیر میرا گھر ویران ہو گیا ہے۔''

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہٌ عنِ العُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اللہ عزوجل میرے ذریعہ تمہارے بچے کو لوٹا دے تو کیا تم مجھ پر ایمان لے آؤ گی۔'' عورت بولی: ''جی ہاں! مجھے انبیاء کرام حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم، حضرتِ سَیِّدُنا اسحٰق اور حضرتِ سَیِّدُنا یعقوب علیہم السلام کے حق ہونے کی قسم! میں ضرور ایمان لے آؤں گی۔''

رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں پھر دیر تک دعا مانگتے رہے۔ جب دعا مکمل ہوئی تو بچہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے موجود تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بچے سے پوچھا کہ ''تو کہاں تھا؟'' بولا: ''میں اپنی ماں کے سامنے کھیل رہا تھا کہ اچانک (عفریت نامی) ایک کافر جن میرے سامنے آیا اور مجھے اٹھا کر سمندر کی طرف لے گیا۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دعا مانگی تو اللہ عزوجل نے ایک مؤمن جن کو اس پر مسلط کر دیا جو جسامت میں اس سے بڑا اور طاقتور تھا۔ اس نے مجھے کافر جن سے چھین کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا دیا اور اب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حاضر ہوں، اللہ عزوجل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرمائے۔'' وہ عورت یہ واقعہ سنتے ہی کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئی۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم}

زنا کا انجام

پیارے اسلامی بھائیو!

یاد رکھو کہ زنا کبیرہ گناہ ہے اور زانی دنیا و آخرت میں بد بخت ہے اللہ عزوجل نے اپنی پاک کتاب میں متعدد مقامات پر اس سے ممانعت فرمائی ہے۔ چنانچہ،

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا ۝ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۳۲)

ترجمہ کنز الایمان: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰۤی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ (پ۱۸، المومنون:۵۔۶۔۷)

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

زنا کار مؤمن نہیں رہتا:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے: ''زانی جب زنا کرتا ہے تو مومن نہیں رہتا۔'' یعنی زانی اللہ

عزوجل کی رحمت سے دور اور اس کے عذاب کا حقدار ہو جاتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان.....الخ، رقم ۵۷، ص ۴۸)

زِنا کی اِجازت مانگنے والا نوجوان:

ایک نوجوان نے رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین، شفیع المذنبین، اَنیس الغریبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے زنا کی اجازت دیتے ہیں؟'' اس پر وہاں موجود صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس نوجوان کو ڈانٹا تو حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو۔'' پھر اس نوجوان سے فرمایا: ''میرے قریب آجاؤ۔'' تو وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قریب حاضر ہو گیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا: ''تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ کوئی تمہاری ماں کے ساتھ ایسا کام کرے؟'' اس نے عرض کیا: ''میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر قربان جاؤں یقیناً میں اس بات کو پسند نہیں کرتا۔'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسی طرح لوگ بھی یہ پسند نہیں کرتے کہ ان کی ماں کے ساتھ کوئی ایسا کام کرے۔'' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا: ''کیا تم اپنی بیٹی کے لئے یہ بات پسند کرتے ہو؟'' اس نے عرض کیا: ''نہیں۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسی طرح لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے معاملہ میں یہ بات پسند نہیں کرتے۔'' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بہن، خالہ اور پھوپھی کے بارے میں یہی سوال کیا تو وہ انکار کرتا رہا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے رہے: ''اسی طرح لوگ بھی یہ بات

پسند نہیں کرتے۔''

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس نوجوان کے سینے پر رکھ کر دعا فرمائی: ''اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبَہٗ وَاغْفِرْ ذَنْبَہٗ وَحَصِّنْ فَرْجَہٗ یعنی اے اللہ عزوجل! اس کے دل کو پاک فرما، اس کا گناہ معاف فرما اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما۔'' اس کے بعد یہ نوجوان زنا کو سخت ناپسند کرنے لگ گیا۔

(المعجم الکبیر، رقم ۷۶۷۹، ج۸، ص۱۶۲۔۱۶۳)

شیطان کا لشکر:

منقول ہے کہ ''جب عورت کو پیدا کیا گیا تو ابلیس نے اس سے کہا: تو میرا آدھا لشکر ہے، تو میری راز گاہ ہے، تو میرا ایسا تیر ہے کہ جسے میں جب بھی چلاؤں گا نشانے پر لگے گا۔''

(اتحاف السادۃ المتقین، کتاب کسر الشھوتین، باب القول فی شھوۃ الفرج، ج۹، ص۹۲)

اس لئے پیارے اسلامی بھائی! (اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے) شیطان کے تیروں سے بچتے رہو۔

زانی پر لعنت برستی ہے:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دوجہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے: ''زنا کبیرہ گناہوں میں سے بہت بڑا گناہ ہے اور زانی پر قیامت تک اللہ عزوجل، ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت برستی رہے گی اور اگر وہ توبہ کرے تو اللہ عزوجل

اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔''

(رواہ النسائی طرفہ الاخیر فی السنن، کتاب قطع السارق، باب تعظیم السرقۃ، رقم ۴۸۷۶، ص ۲۴۰۳،)

مومن اور منافق کی پہچان:

سرکارِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ، شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مومن کی علامت یہ ہے کہ اللہ عزوجل نماز اور روزے میں اس کا دل لگادے اور منافق کی علامت یہ ہے کہ اللہ عزوجل اس کے پیٹ اور شرمگاہ کی تسکین کو اس کی خواہش بنادے۔''

تنگدستی کا سبب:

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہ عنِ العُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''زنا تنگدستی پیدا کرتا ہے اور چہرے کا نور ختم کر دیتا ہے۔'' اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''میں نے عہد کر رکھا ہے کہ میں زانی کو تنگدست کر دوں گا اگرچہ کچھ عرصہ بعد سہی۔''

(کنزالعمال، کتاب الحدود، الباب الثانی فی انواع الحدود، رقم ۱۳۰۱۸، ج ۵، ص ۱۲۶)

یقیناً زنا مال کو ختم کر دیتا ہے اور چہرے کا نور مٹا دیتا ہے اور زانی کو ہمیشہ کے لئے جہنم کا حقدار بنا دیتا ہے۔

شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ:

نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''جب بندہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو شرک کے بعد اس کا کوئی گناہ زنا سے بڑھ کر نہ ہوگا اور اسی طرح وہ شخص جو اپنے نطفے کو حرام رحم میں رکھتا

ہے وہ بھی ایسا ہی ہے (یعنی اس کا گناہ بھی شرک کے بعد سب سے بڑا ہوگا)۔ قیامت کے دن زانی کی شرمگاہ سے ایسی پیپ نکلے گی کہ اگر اس میں سے ایک قطرہ سطحِ زمین پر ڈال دیا جائے تو اس کی بو کی وجہ سے ساری دنیا والوں کا جینا دوبھر ہو جائے۔''

(کنز العمال، کتاب الحدود، الباب الثانی فی الوداع الحدود، رقم ۱۲۹۹۰، ج ۵، ص ۱۲۵، بتصرفٍ ''ما ذنب بعد الورک اعظم عند اللہ من نطفۃ وضعھا رجل فی رحم لا تحل لہ)

جہنم میں جلنے کا سبب:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے: ''زنا سے بچتے رہو کیونکہ یہ جسم کی تازگی کو ختم کرتا ہے اور طویل محتاجی کا سبب ہے اور آخرت میں اللہ عزوجل کی ناراضی، حساب کی سختی اور ہمیشہ کے لئے جہنم میں جلنے کا سبب ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، رقم ۵۴۷۵، ج ۴، ص ۳۷۹)

چند اشعار

يَا مَنْ عَصَى اللّٰهَ فِي الشَّبَابِ وَقَدْ ... اَدْرَكَهُ الشَّيْبُ رَاقِبِ اللّٰهَ

صُحُفُكَ بِالسَّيِّئَاتِ قَدْ مُلِئَتْ ... بِاَيِّ وَجْهٍ تَرَاكَ تَقْرَأُهَا

اَعْدِدْ جَوَابًا اِذَا سُئِلْتَ غَدًا ... وَقَرِّبِ النَّارَ مِنْكَ مَوْلَاهَا

يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ كَمْ رَجُلٍ ... تَلُوْمُهُ النَّارُ حِيْنَ يَصْلَاهَا

ترجمہ: (۱) اے اللہ عزوجل کی نافرمانی میں جوانی گزارنے والے، تیرا بڑھاپا آچکا اب تو اللہ عزوجل کے حقوق کی پاسداری کر لے۔

(۲) تیرا اعمال نامہ گناہوں سے بھر چکا ہے اس گناہوں سے بھرے نامۂ اعمال کو کیسے پڑھے گا۔

(۳) کل قیامت میں جب سوال کئے جائیں گے اور مولیٰ (قہار) عزوجل جہنم کو تجھ سے قریب کردے گا (اس وقت کے لئے) جوابات کی تیاری کرلے۔

(۴) اے گروہِ مسلمین! بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جب جہنم میں داخل ہوں گے تو وہ انہیں ملامت کرتی ہوگی۔

جہنمی تابوت:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ، شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''اپنے بندے یا بندی کو زنا کرتے دیکھ کر اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ غیرت آتی ہے۔ خدا عزوجل کی قسم! اگر تم وہ باتیں جان لو جنہیں میں جانتا ہوں تو کم ہنسو اور زیادہ روؤ گے، سن لو! کہ جہنم میں آگ کے تابوت میں کچھ لوگ قید ہوں گے کہ جب وہ راحت مانگیں گے تو ان کے لئے تابوت کھول دیئے جائیں گے اور جب ان کے شعلے جہنمیوں تک پہنچیں گے تو وہ بیک زبان فریاد کرتے ہوئے کہیں گے: ''یا اللہ عزوجل! ان تابوت والوں پر لعنت فرما یہ وہ لوگ ہیں جو عورتوں کی شرمگاہوں پر حرام طریقے سے قبضہ کرتے تھے۔''

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الغیرۃ، رقم ۵۲۲۱، ج ۳، ص ۴۶۹، مختصراً)

جنت میں داخلے سے محروم:

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہٌ عنِ العُیوب، عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: اللہ عزوجل نے جب جنت کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: ''کلام کر۔'' تو وہ بولی: ''جو مجھ میں داخل ہوگا وہ سعادت مند ہے۔'' تو اللہ عزوجل نے فرمایا: ''مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! تجھ میں آٹھ قسم کے لوگ داخل نہ ہوں گے: شراب کا

عادی، زنا پر اصرار کرنے والا، چغل خور، دیوث، (ظالم) سپاہی، ہیجڑا اور رشتہ داری توڑنے والا اور وہ شخص جو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ فلاں کام ضرور کروں گا پھر وہ کام نہیں کرتا۔" (اتحاف السادۃ المتقین، کتاب آفات اللسان، ج۹،ص ۳۴۵۔۳۴۶)

زنا پر اصرار کرنے والے سے مراد ہمیشہ زنا کرتا رہنے والا نہیں، اسی طرح شراب کے عادی سے مراد یہ نہیں جو ہمیشہ شراب پیتا رہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جب اسے شراب میسر ہو تو وہ پی لے اور اللہ عزوجل کے خوف کی وجہ سے شراب پینے سے باز نہ آئے اسی طرح جب اسے زنا کا موقع ملے تو اس سے توبہ نہ کرے اور نہ ہی اپنے نفس کو اس بری خواہش کی تکمیل سے روکے۔ بے شک ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہی ہے۔

نکاح کی پیش کش:

حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے بچوں سے فرمایا کرتے تھے: "جب تم نکاح کرنا چاہو تو تمہارا نکاح کرا دوں گا کیونکہ بندہ جب زنا کرتا ہے تو اس کے دل سے ایمان نکل جاتا ہے اور اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔"

زنا کی ابتداء اور انتہاء:

حضرتِ سیِّدُنا لقمان حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: "بیٹا! زنا سے بچ کر رہنا کیونکہ اس کی ابتداء خوف اور انتہاء ندامت ہے اور اس کا انجام جہنم کی وادی آثام ہے۔"

اشعار

یَـامَنْ خَلَا بِـمَعَـاصِیْ اللّٰـهِ فِیْ الظُّلَمِ　　　فِیْ اللَّوْحِ یُکْتَبُ فِعْلُ السُّوْءِ بِالْقَلَمِ

بِهَا خَلَوْتَ وَعَيْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ وَاَنْتَ بِالْاِثْمِ مِنْهُ غَيْرُ مُكْتَتِمٖ

فَهَلْ اَمِنْتَ مِنَ الْمَوْلٰى عُقُوبَتَهُ يَامَنْ عَصَى اللّٰهَ بَعْدَ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

ترجمہ :(۱)اے وہ شخص کہ اندھیرے میں چھپ کر اللہ عزوجل کی نافرمانیاں کرتا ہے، قلمِ قدرت سے نامۂ اعمال میں برا عمل لکھا جا رہا ہے۔

(۲)خَلْوَتیں نافرمانیوں میں گزار رہا ہے حالانکہ اللہ عزوجل کی ذات دیکھ رہی ہے، تو گناہ کرتے وقت اس سے چھپ نہیں سکتا۔

(۳)اے جوانی اور بڑھاپا گزارنے کے بعد بھی اللہ عزوجل کی نافرمانی کرنے والے! کیا تو اللہ عزوجل کے عذاب سے بے خوف ہو گیا ہے۔

زنا سے بچنے والا:

بنی اسرائیل کے ایک شخص نے کسی دوسرے شہر کی عورت سے نکاح کیا اور اسے اپنے پاس بلانے کے لئے اپنے قابلِ اعتماد ساتھی کو اس کی طرف بھیجا۔ تو اس شخص کو اس کے نفس نے ورغلایا اور اس نے عورت سے بدکاری کی خواہش ظاہر کی تو اس وقت اس نے اپنے نفس کو دھمکایا اور اللہ عزوجل سے پناہ مانگی تو اللہ عزوجل نے اسے نفسانی خواہش ترک کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

اشعار

تَوَقَّ نَفْسَکَ لَا تَامَنْ غَوَائِلَهَا فَالنَّفْسُ اَخْبَثُ مِنْ سَبْعِيْنَ شَيْطَانًا

ترجمہ :خود کو اپنے نفس سے بچا، اس کی ہلاکتوں سے بے پرواہ نہ ہونا، کیونکہ نفس ستّر شیاطین سے زیادہ خطرناک ہے۔

پچاس ہزار حوروں سے نکاح:

حضرتِ سَیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرتِ سَیِّدُنا کعب الاحبار رضی اللہ

تعالٰی عنہ سے روایت ہے: بنی اسرائیل میں ایک عبادت گزار شخص تھا جو لوگوں سے الگ رہ کر عبادت کیا کرتا تھا۔ وہ ایک طویل مدت تک اپنی عبادت گاہ میں عبادت کرتا رہا۔ بادشاہ صبح شام اس کے پاس حاضر ہوتا اور اس سے حاجت وغیرہ پوچھتا تو وہ جواب میں کہتا کہ ''اللہ عزوجل میری حاجت کو زیادہ جانتا ہے۔'' اللہ عزوجل نے اس کی عبادت گاہ پر انگور کی ایک بیل اُگا دی جس پر روزانہ انگور لگتے۔ جب اس عابد کو پیاس لگتی تو وہ اپنا ہاتھ بڑھاتا تو اس سے پانی بہہ نکلتا وہ اسے پی لیا کرتا۔

کچھ عرصے کے بعد مغرب کے وقت ایک حسین وجمیل عورت اس عابد کے قریب سے گزری تو اسے پکارنے لگی ''اے اللہ عزوجل کے بندے!'' عابد نے جواب میں لبیک کہا تو عورت نے پوچھا: ''کیا تجھے تیرا رب دیکھ رہا ہے؟'' عابد نے کہا: ''هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اَلْعَالِمُ بِمَا فِي الصُّدُوْرِ وَبَاعِثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ یعنی میرا رب اللہ عزوجل ہے وہ قہار ہے یکتا ہے حی وقیوم ہے دلوں کے بھید جانتا ہے اور قبروں میں مدفون لوگوں کو اٹھانے والا ہے۔'' عورت نے کہا: ''شہر مجھ سے دور ہے (یعنی مجھے پناہ دے دو)۔'' عابد نے کہا: ''اوپر آجاؤ۔'' جب وہ عورت عبادت گاہ میں داخل ہوئی تو اپنے کپڑے اتار کر برہنہ ہوگئی اور عابد کو دعوت نظارہ پیش کرنے لگی۔ اس عابد نے اپنی نگاہیں جھکالیں اور عورت سے کہا: ''تو برباد ہو! اپنا جسم ڈھانپ لے۔'' عورت بولی: ''اگر آج رات تو مجھ سے نفع اٹھالے گا تو تیرا کیا جائے گا۔'' تو اس عابد نے اپنے نفس سے پوچھا: ''تو کیا کہتا ہے؟'' نفس بولا: ''خدا عزوجل کی قسم! میں تو اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھاؤں گا۔'' عابد اپنے نفس سے بولا: ''تیری ہلاکت ہو، تُو گندھک کا لباس اور آگ کے انگارے چاہتا ہے اور میری اتنے عرصے کی عبادت ضائع کرنا

چاہتا ہے، کیا تو نہیں جانتا زانی کی بخشش نہ ہوگی اور اسے منہ کے بل جہنم میں دھکیل دیا جائے گا، جہنم کی آگ کبھی نہ بجھے گی اور نہ ہی فنا ہوگی مجھے اندیشہ ہے کہ اللہ عزوجل تجھ پر ایسا غضب فرمائے گا کہ پھر کبھی تجھ سے راضی نہ ہوگا۔''

جب اس کے نفس نے اسے مزید ورغلایا تو وہ عابد بولا: ''میں تجھے دنیا کی ہلکی آگ پر پیش کرتا ہوں اگر تو نے اسے برداشت کرلیا تو تجھے آج رات اس عورت سے نفع اٹھانے دوں گا۔'' پھر اس نے چراغ میں تیل بھرا اور اس کی بتی کو بڑا کر دیا۔ وہ عورت بھی یہ سب باتیں سن رہی تھی اور عابد کا عمل دیکھ رہی تھی۔ پھر اس عابد نے اپنا ہاتھ بتی پر رکھا تو اس نے ہاتھ نہ جلایا تو وہ بتی سے بولا: ''کیا ہوا جلاتی کیوں نہیں؟'' تو آگ نے اس کا انگوٹھا جلا دیا پھر اس کی انگلیاں اور پھر اس کا ہاتھ جلا ڈالا۔ اس پر عورت نے ایک زوردار چیخ ماری اور دنیا سے رخصت ہوگئی۔

اس عابد نے اسے اسی کے کپڑوں سے ڈھانپ دیا۔ جب صبح ہوئی تو ابلیس ملعون نے چیخ کر لوگوں سے کہا: ''اے لوگو! عابد نے فلاں شخص کی فلاں بیٹی سے زنا کر کے اسے قتل کر دیا ہے۔'' تو بادشاہ اپنے لشکر اور رعایا کے ساتھ سوار ہو کر آیا۔ جب وہ اس عبادت خانے کے قریب پہنچا تو چلا کر عابد کو پکارا۔ عابد نے پکار کا جواب دیا تو بادشاہ نے پوچھا کہ ''فلاں کی بیٹی کہاں ہے؟'' عابد نے کہا: ''وہ میرے پاس ہی ہے۔'' بادشاہ بولا: ''اسے میرے پاس بھیجو۔'' عابد بولا: ''وہ تو مر چکی ہے۔'' بادشاہ بولا: ''جب وہ زنا پر راضی نہ ہوئی تو تُو نے اسے قتل کر دیا؟'' پھر اس عورت کو وہاں سے اٹھا لیا گیا اور عابد کو قید خانے میں ڈال دیا گیا۔ وہ لوگ زانی کو آرے سے کاٹ دیا کرتے تھے۔ اس عابد کا ہاتھ آستین میں چھپا ہوا تھا وہ انہیں اپنا قصہ نہیں بتا رہا تھا۔

پھر اس کے سر پر آرا رکھ دیا گیا اور جلادوں سے کہا گیا کہ آرا چلاؤ تو انہوں نے آرا چلا دیا۔ جب آرا اس کے دماغ تک پہنچا تو اس کے منہ سے آہ نکلی تو اللہ عزوجل نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا: ''اس سے کہو کہ یہ کچھ نہ بولے، میں اسے دیکھ رہا ہوں میرا عرش اٹھانے والے اور آسمانوں کے مکین فرشتے رو رہے ہیں، مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! اگر اس نے دوسری مرتبہ آہ نکالی تو میں آسمانوں کو زمین پر گرا دوں گا۔'' تو اس نے مرتے دم تک نہ ہی کوئی آہ نکالی اور نہ ہی کوئی اور بات کی جب اس کا انتقال ہو گیا تو اللہ عزوجل نے عورت کی روح واپس لوٹا دی تو وہ بولی: ''خدا عزوجل کی قسم! یہ مظلوم تھا اس نے زنا نہیں کیا تھا میں ابھی تک کنواری ہی ہوں۔'' پھر اس نے لوگوں کو پورا واقعہ سنا دیا تو انہوں نے عابد کا ہاتھ دیکھا تو وہ عورت کے بیان کے مطابق جلا ہوا تھا۔ وہ لوگ بولے: ''اگر ہمیں معلوم ہوتا تو ہم ہرگز اسے نہ چیرتے۔''

جب وہ عابد دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گر گیا تو وہ عورت بھی اپنی سابقہ حالت میں لوٹ گئی۔ لوگوں نے ان دونوں کے لئے قبر کھودی تو قبر میں مشک عنبر اور کافور کی خوشبو پائی۔ جب وہ جنازہ ادا کرنے کے لئے ان کے پاس پہنچے تو آسمان سے ایک منادی نے انہیں ندا دی: ''ٹھہر جاؤ پہلے ملائکہ کو جنازہ پڑھنے دو۔'' پھر ان لوگوں نے ان کا جنازہ پڑھا اور انہیں دفن کر دیا تو اللہ عزوجل نے ان کی قبر پر یاسمین کا پودا اُگا دیا اور انہوں نے ان کی قبر پر ایک تختہ پڑا ہوا دیکھا اس پر لکھا تھا کہ،

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم والا، اللہ عزوجل کی طرف سے اپنے بندے اور ولی کے لئے: ''میں نے اپنے عرش کے نیچے ایک منبر نصب کیا اور اپنے ملائکہ کو جمع کیا، جبرائیل علیہ السلام نے خطبہ دیا اور میں نے اپنے

فرشتوں کو گواہ بنایا کہ میں نے فردوس کی پچاس ہزار حوریں تیرے نکاح میں دیں اور میں اپنے فرمانبردار اور ڈرنے والے بندوں سے ایسے ہی پیش آتا ہوں۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

سرکارِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عورت کے محاسن کی طرف نظر کرنا اِبلیس کے زہر میں بجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے اور جو شخص حرام چیزوں سے اپنی آنکھوں کی حفاظت نہیں کرتا قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں آگ کی سلائی پھیری جائے گی۔''

عبادت کی حلاوت:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے: ''عورت کے محاسن کی طرف نظر کرنا ابلیس کے زہر میں بجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جو شخص اپنی آنکھوں کی حفاظت کرے گا اللہ عزوجل اسے ایسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں پائے گا۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۱۰۳۶۲، ج۱۰، ص۱۷۳)

جہنم سے آزاد ہونے والی آنکھیں:

اللہ عزوجل نے حضرتِ سیّدُ نا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی: ''اے موسیٰ! میں نے تین قسم کی آنکھوں کو جہنم پر حرام فرمادیا ہے، ایک وہ آنکھ جو راہِ خدا عزوجل میں پہرہ دیتی ہے، دوسری وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے رُک جاتی ہے اور تیسری وہ آنکھ جو میرے خوف سے روتی ہے، اور آنسو کے علاوہ ہر شئے کی ایک جزا ہے اور آنسو کی جزا رحمت، مغفرت اور جنت میں داخلے کے علاوہ کچھ نہیں۔''

خاموش رہنے کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ، شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُ نا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ پایا تو ان کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا: ''وہ بیمار ہیں۔'' تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیدل چل کر ان کے پاس تشریف لے گئے۔ جب ان کے پاس پہنچے تو فرمایا: ''اے کعب! تجھے مبارک ہو۔'' تو حضرتِ سَیِّدُ نا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی والدہ نے کہا: ''اے کعب! تجھے جنت مبارک ہو۔'' تو رسولِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اللہ عزوجل کے متعلق قسم کھانے والی عورت کون ہے؟'' حضرتِ سَیِّدُ نا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: ''میری والدہ ہیں۔'' فرمایا: ''اے کعب کی ماں! تجھے کیا پتا شاید کعب نے کوئی غیر ضروری (یعنی فضول) بات کی ہو یا سنی ہو۔''

(تاریخ بغداد، ذکر من اسمہ احمد واسم ابیہ عیسیٰ، رقم ۲۳۳۹، ج ۵، ص ۲۸)

عبادت کے نو حصے:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے: ''عبادت کے دس حصے ہیں جن میں سے نو حصے خاموشی میں اور ایک حصہ لوگوں سے دور بھاگنے میں ہے۔'' (مسند الفردوس، باب العین، ج ۴، ص ۸۶، الحدیث ۴۹۶۲، دون لفظہ وجز فی الفرار من الناس)

''حکمت'' میں سے ہے کہ عبادت کا نوے 90 فیصد حصہ خاموشی میں ہے۔

حضرتِ سَیِّدَتنا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب یہ منت مانی کہ ''کسی سے بات

نہیں کروں گی اور اپنی زبان کو اللہ عزوجل کے لئے روکے رکھوں گی۔'' تو اللہ عزوجل نے اس عمر کے بچے کی زبان کھول دی جس عمر کے بچے عمومی طور پر گفتگو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے اور اسے حضرتِ سیِّدَتنا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وجہ سے قوت گویائی عطا فرمائی۔

لہذا جو شخص دنیا میں اللہ عزوجل کے لئے اپنی زبان کی حفاظت کرے گا۔ اللہ عزوجل اس کی موت کے وقت کلمۂ شہادت اور اللہ عزوجل سے ملاقات کے وقت اس کی زبان کو کھول دے گا اور جس نے اپنی زبان کو مسلمانوں کی عزت پامال کرنے میں ملوث کیا اور ان کی پوشیدہ باتوں کو جاننے میں لگا رہا اللہ تعالیٰ اس کی زبان کو موت کے وقت کلمہ شہادت سے روک دے گا۔ (یعنی اسے کلمۂ شہادت پڑھنے کی توفیق نہیں ملے گی۔)

زیادہ بولنے والے کی غلطیاں بھی زیادہ:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے: ''جس کا کلام زیادہ ہوگا اس کی لغزشیں زیادہ ہوں گی اور جس کی لغزشیں زیادہ ہوں گی اس کے گناہ زیادہ ہوں گے اور جس کے گناہ زیادہ ہوں گے جہنم اس کی زیادہ حقدار ہوگی۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزہد، باب ماجاء فی الصمت وحفظ اللسان، الحدیث ۱۸۱۷۲، ج۱۰ص ۵۴۲)

منہ میں پتھر لئے رہتے:

اسی لئے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے منہ مبارک میں پتھر رکھا کرتے تھے تاکہ اس کے ذریعے سے اپنے آپ کو (فضول) گفتگو کرنے سے روک سکیں۔ (المعجم الاوسط من اسمہ محمد، رقم ۶۵۴۱، ج ۵، ص ۴۷)

سب سے افضل عمل:

حضرتِ سَیِّدُ نا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ، شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: ''کونسا عمل سب سے افضل ہے؟'' تو نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک باہر نکال کر اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

(یعنی زبان کی حفاظت کرنا سب سے افضل کام ہے)

(ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت وآداب اللسان، باب حفظ اللسان وفضل الصمت، رقم ۸، ج ۷، ص ۳۰۔۳۱)

زیادہ گفتگو باعثِ ہلاکت ہے:

امیر المؤمنین حضرتِ سَیِّدُ نا علی بن ابو طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اپنے بیٹے سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''اپنی زبان کو قابو میں رکھو کیونکہ آدمی کی ہلاکت زیادہ گفتگو کرنے میں ہے۔''

اپنی زبان پر قابو رکھو:

امیر المؤمنین حضرتِ سَیِّدُ نا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! تم لوگوں کو تو نیک کام کرنے کی ترغیب دیتے ہو لیکن اپنے آپ کو چھوڑ دیتے ہو، اے ابن آدم! تم لوگوں کو تو نصیحت کرتے ہو جبکہ اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، اے ابن آدم! تم مجھے پکارتے ہو پھر بھی مجھ سے دور بھاگتے ہو اگر ایسا ہی ہے جیسا تم کہہ رہے ہو تو اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور اپنے گناہوں کو یاد رکھو اور اپنے گھر میں بیٹھے رہو۔''

عقل مند کون؟

حضرتِ سَیِّدُ نا ابراہیم خلیل اللہ علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحیفوں میں ہے: ''عقلمند آدمی پر لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے پر نظر رکھنے والا ہو، اپنے کام سے کام رکھنے والا ہو اور اپنی زبان کی حفاظت کرنے والا ہو۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی الصمت، الحدیث ۴۴۰۵، ج ۳، ص ۴۱۷، ولم اجد اسمہ علیہ الصلوۃ والسلام)

دل کی سختی کا سبب:

حضرتِ سَیِّدُ نا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں: ''اگر تو اپنے دل میں سختی یا اپنے بدن میں سستی یا اپنے رزق میں محرومی دیکھے تو یقین کر لے تو نے کوئی فضول گفتگو کی ہے۔''

سلامتی کا نسخہ:

حضرتِ سَیِّدُ نا لقمان حکیم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ''بیٹا! جو رحم کرتا ہے اس پر رحم کیا جاتا ہے اور جو خاموش رہتا ہے وہ سلامت رہتا ہے اور جو اچھا کام کرتا ہے وہ غنیمت پاتا ہے اور جو برا کام کرتا ہے وہ گنہگار رہوتا ہے اور جو اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھتا وہ نادم ہوتا ہے۔''

چند اشعار

اِحْفَظْ لِسَانَکَ اَیُّھَا الْاِنْسَانُ ۔۔۔ لَا یَقْتُلَنَّکَ اِنَّہٗ ثُعْبَانُ

کَمْ فِیْ الْمَقَابِرِ مِنْ قَتِیْلِ لِسَانِہٖ ۔۔۔ کَانَتْ تَھَابُ لِقَائَہُ الشُّجْعَانُ

ترجمہ: (۱) اے انسان! اپنی زبان کی نگہبانی کر، یہ کہیں تجھے ہلاکت میں نہ ڈال دے، بے

شک یہ اژدہا (بڑا سانپ) ہے۔

(۲) اپنی زبان کی ہلاکتوں سے کتنے لوگ مر کر قبروں میں مدفون ہیں، اور اب (قبر کے) خطرناک سانپ ان کو ڈرا رہے ہیں۔

جسم کے اعضاء کی فریاد:

منقول ہے کہ روزانہ صبح کو تمام اعضاء زبان سے کہتے ہیں: ''تجھے اللہ عزوجل کی قسم! تو سیدھی رہنا کیونکہ اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔''

(جامع ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، رقم ۲۴۱۵، ج ۴، ص ۱۸۳ بلفظ اذا اصبح ابن آدم)

زبان کو قید کرلو:

بعض حکماء کا کہنا ہے: ''خود کو ضائع کرنے اور قید ہو جانے سے پہلے اپنی زبان کو قابو کرلو کیونکہ زبان سے زیادہ کوئی چیز قید کی مستحق نہیں کہ یہ غلطیاں زیادہ کرتی اور جواب دینے میں جلد بازی سے کام لیتی ہے۔''

پر حکمت گفتگو کا سبب:

بعض حکماء کہتے ہیں: ''فضول کلام چھوڑ دینا گفتگو میں حکمت پیدا کرتا ہے، پریشان نظری چھوڑ دینا خشوع اور خشیت (یعنی عاجزی اور خوف) پیدا کرتا ہے، فضول شئے کھانے سے اجتناب کرنا عبادت میں مٹھاس پیدا کرتا ہے، زیادہ ہنسنے کو چھوڑنا رعب پیدا کرتا ہے اور حرام میں رغبت نہ کرنا محبت پیدا کرتا ہے، لوگوں کے عیوب کی جستجو چھوڑنا عیوب کی اصلاح کا سبب ہے اور اللہ عزوجل کے معاملہ میں وہم کو

چھوڑ دینا شک، شرک اور نفاق کو ختم کر دیتا ہے۔

اشعار

اَلصَّمْتُ نَفْعٌ وَالْكَلَامُ مُضِرَّةٌ فَلَرُبَّ صَمْتٍ فِیْ الْكَلَامِ شِفَاءُ

فَاِذَا اَرَدْتَّ مِنَ الْكَلَامِ شِفَاءً لِسَقَامِ قَلْبِكَ فَالْقُرْآنُ دَوَاءُ

ترجمہ: (۱) خاموشی نفع بخش اور (فضول) گفتگو نقصان دہ ہے، اکثر گفتگو سے پرہیز ہی میں فائدہ ہوتا ہے۔

(۲) جب تو گفتگو سے اپنے قلبی مرض کی شفا کا ارادہ کرے تو تلاوتِ قرآن مجید اس کی بہترین دوا ہے۔

میرے پیارے اسلامی بھائیو!

یاد رکھو! لوگوں کے عیوب کی جستجو اور ان کی برائیوں کی کھوج لگانا برائیوں اور پردہ دری کا دروازہ کھولتا ہے حالانکہ اللہ عزوجل نے اپنی پاک کتاب میں اس سے منع فرمایا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے،

وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ (پ۲۶ الحجرات آیت ۱۲)

ترجمہ کنز الایمان: اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

لہذا اللہ عزوجل سے ڈرو اور لوگوں کے عیوب کو چھوڑ کر اپنے عیوب کی اصلاح میں مشغول ہو جاؤ اور مکھی کی طرح نہ بنو جو جسم کے کسی سالم حصے پر نہیں بیٹھتی بلکہ زخم والے حصے پر پیپ چوسنے کے لئے بیٹھتی ہے کیونکہ جو شخص اپنے عیب بھول کر لوگوں کے عیوب تلاش کرتا ہے اور ان کی برائیوں کی کھوج میں لگا رہتا ہے تو اللہ عزوجل اس پر ایسے شخص کو مسلط فرما دیتا ہے جو اسے بدنام کرنے کے لئے اس کے عیوب

تلاش کرتا ہے اور اس کے پوشیدہ معاملات دوسروں پر ظاہر کر دیتا ہے۔ لہذا عقلمند اور سعادت مند وہی ہے جو اپنے عیب پر نظر رکھے اور دوسروں کے عیوب سے نگاہ پھیر لے اور اللہ عزوجل کے علاوہ ہر چیز سے غافل ہو جائے۔

پانچ باتیں:

حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ عزوجل نے حضرت سَیِّدُ نا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: ''اے موسیٰ علیہ السلام! میں نے توراۃ (شریف) کو پانچ باتوں پر ختم کیا ہے اگر تم ان پر عمل کرو گے تو ہی توراۃ کا علم تمہیں نفع دے گا، اے موسیٰ (علیہ السلام)! ان میں سے **پہلی بات** یہ ہے کہ میں نے تمہارے لئے جو رزق مقرر کر دیا ہے جب تک میرے خزانے میں کمی نہ دیکھو (جو متصوّر ہی نہیں) اسی حصے پر بھروسہ کرو، اے موسیٰ (علیہ السلام)! **دوسری بات** یہ ہے کہ جب تک میری حکومت کو زائل ہوتے نہ دیکھ لو (جو متصوّر ہی نہیں) تو دنیوی حکمران سے نہ ڈرو، اے موسیٰ (علیہ السلام)! **تیسری بات** یہ ہے کہ جب تک تم خود کو خلافِ اَولیٰ سے خالی نہ پاؤ کسی کے عیب کی ٹوہ میں نہ پڑو، اے موسیٰ (علیہ السلام)! **چوتھی بات** یہ ہے کہ جب تک تمہاری روح تمہارے جسم میں رہے شیطان سے جنگ کرنا نہ چھوڑو، اے موسیٰ (علیہ السلام)! **پانچویں بات** یہ ہے کہ میرے عتاب سے بے خوف مت رہنا اگرچہ تم خود کو جنت میں پاؤ۔''

عیب پر عار نہ دلاؤ:

حکماء فرماتے ہیں: ''اے میرے بھائی! کسی کو اس کے عیب پر عار نہ دلاؤ کیونکہ ڈر ہے کہ اللہ عزوجل اسے عافیت دے کر تمہیں اس میں مبتلا نہ فرما دے اور جس

فاسق کا فسق ظاہر ہو اس کی پردہ پوشی نہ کرو اور نہ ہی اس کی جو اعلانیہ گناہ کرتا ہو اور اپنا گناہ چھپاتا نہ ہو۔''

پردہ پوشی کا انعام:

سرکارِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ، شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''جو شخص اپنے کسی بھائی کے پوشیدہ معاملے پر اطلاع پائے پھر اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل فرمادے گا۔''

(مجمع البحرین، کتاب الحدود، باب الستر علی المسلمین، رقم ۲۴۰۲، ج ۲، ص ۳۶۵، وفیہ مؤمن)

پریشانی دور ہونے کا سبب:

نبیٔ کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو کسی مسلمان کی لغزش وغلطی معاف کرے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کی لغزش وغلطی معاف فرمائے گا۔'' (صحیح ابن حبان، کتاب البیوع، باب الاقالۃ، رقم ۵۰۰۸، ج ۷، ص ۲۴۳)

شرابی نوجوان کی توبہ:

امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پڑوس میں ایک شرابی نوجوان رہتا تھا۔ امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات میں کتب کا مطالعہ اور قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کے لئے شب بیداری فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اس شرابی کے درمیان ایک دیوار حائل تھی وہ نوجوان شراب پیتا اور یہ شعر پڑھا کرتا:

سَاُنْشِدُهُمْ اِذَا مَاهُمْ جَفَوْنِیْ   اَضَاعُوْنِیْ وَاَیَّ فَتًی اَضَاعُوْا

ترجمہ: وہ جب بھی مجھ پر ظلم کرتے ہیں میں ان سے یہی کہتا ہوں: ''تم نے مجھے ضائع کر دیا اور افسوس! کیسے کڑیل جوان کو ضائع کر دیا۔

وہ اس شعر کو دہراتا رہتا، رفتہ رفتہ امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم اس کے اس کلام سے مانوس ہو گئے۔ ایک دن امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے اس کی آواز نہ سنی تو فجر کے لئے جاتے وقت اس کے بارے میں معلوم کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بتایا گیا کہ ''کوتوال نے اسے نشہ کی حالت میں پایا تو جیل میں ڈال دیا۔'' تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فجر ادا کرنے کے بعد کوتوال کے گھر تشریف لے گئے اور اس کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اپنے آنے کی اطلاع کی تو کوتوال فوراً ننگے سر، برہنہ پا باہر نکلا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ چوم کر عرض کرنے لگا: ''یا سیدی! میں کب سے اتنا معزز ہو گیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خود چل کر میرے پاس آنا پڑا؟'' تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''میرے ایک پڑوسی کو گزشتہ رات قید کر لیا گیا ہے میں اس کے لئے آیا ہوں۔'' کوتوال بولا: ''یا سیدی! میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے آزاد کر دیا اور گزشتہ رات جتنے لوگوں کو بھی قید کیا گیا میں سب کو آزاد کر دیتا ہوں۔''

پھر جب امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم واپس لوٹے تو وہ شخص آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ تھا آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اے میرے بھائی! کیا ہم نے تمہیں ضائع کیا؟'' اور کیا ہم نے تمہارے اس قول کہ ''انہوں نے مجھے ضائع کر دیا۔'' اور ''افسوس کیسے کڑیل جوان کو ضائع کر دیا۔'' کی رعایت کرتے ہوئے ہم نے تمہارے حق کی پاسداری نہ کی؟'' وہ کہنے لگا: ''خدا کی قسم! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے ضائع نہیں کیا بلکہ میری رعایت کی، اللہ عزوجل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پڑوسیوں

کی جانب سے اچھی جزاء دے اور میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گواہ بنا کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں ۔'' پھر وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اتباع کرنے لگا اور مرتے دم تک اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول رہا۔

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}
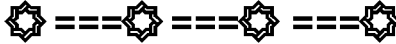
غیبت اور چغل خوری کی مذمت

دنیاوآخرت کی مقبولیت:

سرکارِ مدینہ قرارِقلب وسینہ ،صاحب معطر پسینہ، باعث نزولِ سکینہ ،فیضِ گنجینہ،شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرتِ سَیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ''اے ابو ہریرہ ! اگر تم یہ بات پسند کرتے ہو کہ اللہ عزوجل دنیا اور آخرت میں تمہیں مقبول بنائے تو تم اپنی زبان کو مسلمانوں کے معاملات میں بولنے سے روکے رکھو۔''

غیبت کرنے والا روزہ دار نہیں:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے: ''جو دن کے وقت لوگوں کا گوشت کھانے میں لگا رہا اس نے روزہ نہیں رکھا۔'' (المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الصیام، باب مایؤمر بہ الصائم...الخ، الحدیث ۳، ج۲، ص۴۲۳)

سب سے زیادہ ناپسند:

حضرتِ سَیِّدُ نا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''ہر طعن وتشنیع اور لعنت بھیجنے والا شخص اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ ناپسند ہے۔''

(کتاب الزھد لابن مبارک، باب ماجاء فی الشح، رقم ۶۸۰، ص ۲۳۷، عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

فرشتوں کی لعنت:

حضرتِ سَیِّدُ نا سعید بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:

''جس نے کسی مسلمان کو اس کے نام کے علاوہ کسی لفظ (یعنی اُسے برے نام) سے پکارا اس پر ملائکہ لعنت بھیجتے ہیں۔'' (الجامع الصغیر، حرف المیم، رقم ۸۶۶۶، ص ۵۲۵)

اَن دیکھی نیکیاں:

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہٌ عنِ العُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''بندے کو قیامت کے دن جب اس کا اعمال نامہ دیا جائے گا تو وہ اس میں ایسی نیکیاں بھی دیکھے گا جو اس نے کبھی نہ کی تھیں۔ وہ عرض کرے گا: ''یارب عزوجل! یہ کہاں سے آئیں؟'' اللہ عزوجل فرمائے گا: ''تیری بے خبری میں لوگوں نے تیری غیبت کی (یہ نیکیاں ان کے غیبت کرنے کی وجہ سے تجھے ملی ہیں)۔''

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، باب الغیبۃ الاکمال، رقم ۸۰۴۴، ج ۳، ص ۲۳۶)

رحمت سے محرومی:

حضرتِ سَیِّدُنا حاتم اصم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم فرماتے ہیں: ''جس مجلس میں تین باتیں ہوتی ہیں وہاں سے رحمت پھیر لی جاتی ہے: (۱) دنیا کا ذکر (۲) ہنسی مذاق (۳) لوگوں کی عزت دری کرنا۔''

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے جان لو! کہ چغل خوری دین و دنیا کو برباد کرتی، دلوں کو بدل دیتی، دشمنی پیدا کرتی، خون بہاتی اور نااتفاقی کا باعث بنتی ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝ (پ۲۹، القلم: ۱۰ تا ۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل بہت طعنے دینے والا بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا بھلائی سے بڑا روکنے والا حد سے بڑھنے والا گنہگار درشت خُو اس سب پر طُرّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا۔

غیبت کسے کہتے ہیں؟

سرکارِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ، فیضِ گنجینہ، شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے غیبت کے بارے میں سوال کیا گیا: ''غیبت کیا ہے؟'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس میں پائے جانے والے کسی عیب کا تذکرہ کرو اور اگر تم کسی ایسے عیب کو اس کی طرف منسوب کرو جو اس میں نہ ہو تو بے شک تم نے اس پر بہتان لگا دیا۔'' (جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الغیبۃ، رقم ۱۹۴۱، ج ۳، ص ۳۷۵)

بدترین لوگ:

نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے: ''چغل خوری کرنے والے اور دوستوں میں جدائی ڈالنے والے اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے بدترین لوگ ہیں۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث ۱۸۰۲۰، ج ۶، ص ۲۹۱)

چغل خور جنت میں نہیں جائے گا:

نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے: ''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم النمیمۃ، رقم ۱۰۵، ص ۶۶)

چغل خوری کا وبال:

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہ عنِ العُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''جو دو بندوں کے درمیان چغل خوری کرے گا اللہ عزوجل اس کی قبر

میں ایک آگ مسلط کر دے گا جو اسے قیامت تک جلاتی رہے گی اور اس پر ایک اژدھا مسلط فرما دے گا جو اس کے جہنم میں داخل ہونے تک اسے ڈستا رہے گا۔''

(رواہ الکنانی فی تنزیہ الشریعۃ بلفظٍ: من مشی بالنمیمۃ ...الخ، رقم ۱۰۱، ج ۲، ص ۳۱۳)

دشمنی کروانے کا انجام:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے: ''جس نے دو شخصوں کے درمیان دشمنی ڈالی وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے اور جس نے ان میں صلح کرائی تو اللہ عزوجل کے ذمۂ کرم پر ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے۔''

چغل خور تمہاری بھی چغلی کھاتا ہوگا:

کسی دانا کا قول ہے: ''چغل خوری دلوں میں دشمنی پیدا کرتی ہے اور جس نے تمہاری چغلی کی بے شک اس نے تمہیں گالی دی اور جو تمہارے سامنے کسی کی چغلی کرتا ہے وہ تمہاری بھی چغلی کرتا ہوگا چغل خور جس کے سامنے چغلی کرتا ہے اس کے لئے جھوٹ بولتا ہے اور جس کی چغلی کرتا ہے اس سے بد دیانتی کرتا ہے۔''

اِحْفَظْ لِسَانَکَ لَاتُؤْذِیْ بِہٖ اَحَدًا ۔۔۔ مَنْ قَالَ فِی النَّاسِ عَیْبًا قِیْلَ فِیْہِ بِمِثْلِہٖ

ترجمہ: اپنی زبان کی حفاظت کر، اس کے ذریعے کسی کو بھی تکلیف نہ دے، کہ جو شخص لوگوں پر عیب لگاتا ہے، اس پر بھی عیب لگائے جاتے ہیں۔

دیہاتی عورت کی نصیحت:

امام اصمعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے ایک دیہاتی عورت کو دیکھا جو اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہہ رہی تھی: ''بیٹا! عمل کی توفیق اللہ عزوجل کی

طرف سے ہے اور میں تجھے نصیحت کرتی ہوں کہ چغلی کرنے سے بچتے رہنا کیونکہ یہ دو قبیلوں میں دشمنی ڈال دیتی ہے، دوستوں کو جدا کر دیتی ہے اور لوگوں کے عیب کی ٹوہ میں رہنے سے بچو کہ کہیں تم بھی عیب دار نہ ہو جاؤ، عبادت میں دکھاوے اور مال خرچ کرنے میں بخل سے بچتے رہنا اور دوسروں کے انجام سے سبق حاصل کرنا اور لوگوں کا جو عمل تمہیں اچھا لگے اس پر عمل کرنا اور ان میں جو کام تمہیں برا لگے اس سے بچتے رہنا کیونکہ آدمی کو اپنے عیب نظر نہیں آتے۔'' پھر وہ عورت خاموش ہو گئی تو میں نے کہا کہ ''اے دیہاتن! تجھے خدا عزوجل کی قسم! مزید نصیحت کرو۔'' اس نے پوچھا: ''اے شہری! کیا تجھے ایک دیہاتی کی باتیں اچھی لگی ہیں؟'' میں نے کہا: ''خدا عزوجل کی قسم! اچھی لگی ہیں۔'' تو وہ بولی کہ ''بیٹا! دھوکا دہی سے بچتے رہنا کیونکہ تو لوگوں سے جو معاملات کرتا ہے دھوکا دینا ان میں سب سے برا ہے۔ سخاوت، علم، تواضع اور حیاء کو اپنا لینا اور اب میں تجھے خدا عزوجل کے سپرد کرتی ہوں، تم پر سلامتی ہو، اللہ عزوجل تم پر رحم کرے یاد رکھو کہ غیبت کرنا حالت اسلام میں تیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی سخت گناہ ہے۔''

بعض علماء رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''غیبت وضو توڑ دیتی ہے اور روزہ دار کا روزہ بھی غیبت کرنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔'' (مگر صحیح قول یہ ہے کہ ''غیبت کی تو روزہ نہ گیا اگرچہ غیبت کی وجہ سے روزہ کی نورانیت جاتی رہتی ہے۔'' بہار شریعت، حصہ۵ ص ۵۸)

اور بعض فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''غیبت ہو جانے کی صورت میں دوبارہ وضو کیا جائے۔'' (یعنی دوبارہ وضو کرنا مستحب ہے۔ بہار شریعت، حصہ۲ ص ۱۳)

غیبت کرنے والے کی مثال:

منقول ہے: ''غیبت کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک منجنیق

(توپ) نصب کی ہو اور اس کے ذریعے اپنی نیکیاں دائیں، بائیں اور مشرق و مغرب کی جانب پھینکنے لگے۔''

سب سے پہلے جہنم میں داخل ہونے والا:

اللہ عزوجل نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی: ''کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہارے دشمن کے مقابلے میں تمہاری مدد کروں۔'' عرض کیا: ''وہ کیسے؟'' فرمایا: ''تمہیں لوگوں کی غیبت سے بچا کر (پھر فرمایا) غیبت اور چغل خوری سے توبہ کر کے مرنے والا سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا اور جو ان دونوں گناہوں پر اصرار کرتے ہوئے مرے گا وہ سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوگا۔''

دس پسندیدہ خصلتیں:

حضرتِ سیِّدُنا سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کی: ''یارب عزوجل! کون سا عمل سب سے افضل اور تیرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟'' اللہ عزوجل نے فرمایا: ''اے سلیمان! وہ دس خصلتیں ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم میرے ہر بندے کا تذکرہ بھلائی ہی کے ساتھ کرو اور نہ تو کسی کی غیبت کرو اور نہ کسی کی عیب جوئی کرو۔'' تو آپ علیہ السلام نے عرض کیا: ''یارب عزوجل! بقیہ سات چیزوں کو مجھ سے روک لے کیونکہ مجھے ان تین باتوں ہی نے کرب میں مبتلا کر دیا ہے۔''

(کتاب الزھد لابن مبارک، باب ذکر الانبیاء صلوات علیھم، رقم ۱۷۴، ص ۱۶۱، بتصرف وفیہ داؤد علیہ السلام)

حضرتِ سیِّدُنا عطاء سُلَیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''عذابِ قبر کے تین حصے ہیں، ایک تہائی عذاب پیشاب کے سبب، ایک تہائی غیبت کے سبب اور ایک تہائی

چغل خوری کے سبب ہوتا ہے۔''

اس لئے اے میرے اسلامی بھائی! عزت دری کرنے اور کسی کی اُس عیب پر غیبت کرنے سے بچتے رہو جو اللہ عزوجل نے اس میں پیدا فرمایا ہے کیونکہ اللہ عزوجل اسے زیادہ جانتا ہے اور تجھ سے زیادہ اس پر قادر ہے اگر وہ چاہتا تو اسے ہلاک کر کے انتقام لے لیتا۔

حکمتِ الٰہی:

منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُ نا عیسیٰ علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کسی نہر کے قریب سے گزرے تو کچھ بچوں کو اس نہر میں کھیلتے دیکھا ان کے ساتھ ایک نابینا بچہ بھی تھا جسے وہ پانی میں غوطہ دے کر دائیں بائیں بھاگ جاتے اور وہ انہیں تلاش کرتا رہتا مگر کامیاب نہ ہوتا۔ حضرتِ سَیِّدُ نا عیسیٰ علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے بارے میں غور وفکر کرنے لگے پھر آپ علیہ السلام نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس بچے کی بصارت لوٹ آنے کی دعا کی تو اللہ عزوجل نے اس بچے کی بینائی لوٹا دی۔ جب اس نے آنکھیں کھولیں اور بچوں کو دیکھا تو ایک بچے کو پکڑ کر اسے چمٹ گیا اور پانی میں اس قدر غوطہ دیا کہ وہ مر گیا پھر دوسرے کو پکڑا اور اسے بھی غوطے دیکر قتل کر دیا۔ یہ دیکھ کر باقی بچے بھاگ گئے۔ جب حضرتِ سَیِّدُ نا عیسیٰ علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ معاملہ دیکھا تو بہت حیران ہوئے اور عرض کی: ''یا الٰہی عزوجل! اے میرے آقا و مولیٰ! تو اپنی مخلوق کو زیادہ جاننے والا ہے پھر اس بچے کو پچھلی حالت پر لوٹانے اور اس کے معاملہ کی کفایت کی دعا مانگی۔'' تو اللہ عزوجل نے حضرتِ سَیِّدُ نا عیسیٰ علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی: ''میں تجھ

سے زیادہ جانتا ہوں پھر بھی تو نے میرے حکم اور تدبیر کا سامنا کیا۔'' تو حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سجدے میں گر گئے۔

یاد رکھو! اس کائنات میں جو کام بھی ہوتا ہے اس میں اللہ عزوجل کا حکم اور تدبیر کارفرما ہوتی ہے۔

بری صحبت کا انجام:

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ''جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ عزوجل کی نافرمانی کے لئے مل کر بیٹھنے والے اور گناہوں پر ایک دوسرے کی مدد کرنے والے جمع ہوں گے۔ پھر وہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہوں گے اور ایک دوسرے کو کتوں کی طرح کاٹتے اور نوچتے ہوں گے، یہ وہ بدنصیب ہوں گے جو بغیر توبہ کئے دنیا سے رخصت ہوئے ہوں گے۔''

مرنے والے کی نصیحت:

فقیہ ابوالحسن علی بن فرحون قرطبی علیہ رحمۃ اللہ الولی اپنی کتاب ''الزاھر'' میں فرماتے ہیں: ''میرے ایک چچا تھے جن کا ۵۵۵ ھجری میں شہر فاس میں انتقال ہوگیا تھا میں نے انہیں مرنے کے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ میرے گھر تشریف لائے ہیں تو میں ان کے لئے کھڑا ہوا اور دروازے کے قریب ہی ان سے ملا انہیں سلام کیا پھر وہ گھر میں داخل ہوئے اور میں ان کے پیچھے پیچھے داخل ہوا۔ جب وہ کمرے کے اندر تشریف لائے تو دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ میں بھی ان کے سامنے بیٹھ گیا میں نے ان کا بدلا ہوا رنگ دیکھا تو پوچھا: ''چچا جان! آپ کو آپ کے رب عزوجل سے

کیا ملا؟'' فرمایا: ''بیٹا! مہربان سے مہربانی کے سوا اور کیا ملتا ہے، اللہ عزوجل نے غیبت کے علاوہ ہر چیز میں مجھ پر نرمی فرمائی، جب سے میں نے دنیا چھوڑی ہے اب تک غیبت کی وجہ سے قید میں ہوں، اب تک میرا یہ گناہ معاف نہیں ہوا، بیٹا! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ غیبت اور چغل خوری سے بچتے رہنا کیونکہ میں نے برزخ میں ہی غیبت سے زیادہ کسی چیز پر پکڑ یعنی مواخذہ ہوتے نہیں دیکھا یہ کہہ کر وہ مجھ سے رخصت ہو گئے۔''

اشعار

یَمُوْتُ کُلُّ الْاَنَامِ طُرًّا ۔۔۔ مِنْ صَالِحٍ کَانَ اَوْ خَبِیْثٍ

فَمُسْتَرِیْحٌ وَّمُسْتَرَاحٌ ۔۔۔ مِنْہُ کَمَا جَاءَ فِیْ الْحَدِیْثِ

ترجمہ: (۱) ہر انسان کو مرنا ہے خواہ نیک ہو یا بد۔

(۲) مرنے والا یا تو راحت پانے والا ہوگا یا لوگ (اس کی موت سے) راحت پائیں گے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے۔

غیبت کے سبب اعمال ضائع ہو گئے:

حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جب بندے کو لایا جائے گا اور اسے اعمال نامہ پکڑا دیا جائے گا تو وہ اس میں اپنی نمازیں، روزے اور دیگر نیک اعمال نہ پائے گا تو عرض کرے گا: ''یارب عزوجل! یہ کسی اور کا اعمال نامہ ہے، میں نے بہت سی نیکیاں کی تھیں وہ اس میں درج نہیں ہیں۔'' تو اس سے کہا جائے گا: ''تیرا رب عزوجل نہ تو غلطی کرتا ہے نہ ہی بھولتا ہے تیرے نیک اعمال لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے ضائع ہو گئے۔''

اے میرے بھائی! غیبت اور چغل خوری سے بچتے رہو کیونکہ یہ دونوں گناہ دین کے لئے نقصان رساں ہیں اور عاملین کے عمل برباد کردیتے ہیں نیز مسلمانوں میں عداوت ڈالتے ہیں اللہ عزوجل ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم
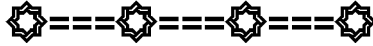
غیبت کی سزا

سرکارِ مدینہ، قرارِقلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے: ''مسلمان کے قتل، اس کے مال اوراس کی عزت کواللہ عزوجل نے حرام قرار دیا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم ظلم المسلم، رقم ۲۵۶۴، ص ۱۳۸۷)

دل میں غیبت کرنا بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح زبان سے حرام ہے، مگر جبکہ کسی کی پہچان کے لئے ضروری ہواوراس کے بغیر پہچاننا ناممکن ہو۔

غیبت کی تعریف:

مصنف کتاب حضرتِ سیدنا علامہ اَبُوالْفَرَج عبدالرحمٰن بن جوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں غیبت کی جوتعریف بیان فرمائی ہے، وہ یہ ہے: ''تو اپنے بھائی کوایسی چیز کے ذریعے یاد کرے کہ اگر وہ سن لے یا یہ بات اسے پہنچے تو اسے ناگوار گزرے اگرچہ تو اس میں سچا ہو خواہ اس کی ذات میں کوئی نقص (خامی) بیان کرے یا اس کی عقل میں یا اس کے کپڑوں میں یا اس کے فعل یا قول میں کوئی کمی بیان کرے یا اس کے دین یا اس کے گھر میں کوئی نقص (عیب) بیان کرے یا اس کی سواری یا اس کی اولاد، اس کے غلام یا اس کی کنیز میں کوئی عیب بیان کرے یا اس سے متعلق کسی بھی شئے کا (برائی کے ساتھ) تذکرہ کرے یہاں تک کہ تیرا یہ کہنا کہ اس کی آستین یا دامن لمبا ہے سب غیبت میں داخل ہیں۔''

کمزور شخص:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا تذکرہ اس انداز میں کیا گیا کہ وہ کتنا کمزور ہے تو اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہٌ عنِ العُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اس کی غیبت کی۔'' (مسند ابی یعلیٰ، مسند ابی ھریرۃ، الحدیث ۶۱۲۵، ج ۵، ص ۳۶۲)

چھوٹے قد والی:

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت سیدتنا صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف اشارہ کر کے انہیں پستہ قد کہا تو سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! تم نے اس کی غیبت کردی۔'' عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا ان کا قد چھوٹا نہیں؟'' فرمایا: ''تو نے اس کی سب سے بری چیز کا تذکرہ کیا۔''

غیبت زبان ہی کے ذریعے نہیں ہوتی بلکہ کسی کا تذکرہ کسی ایسی چیز سے کرنا کہ اگر وہ بات شخص مذکور تک پہنچے یا وہ خود اسے سنے تو اسے برا لگے خواہ وہ ہاتھ کے ذریعے ہو یا پاؤں کے ذریعے، اشارہ کے ذریعے ہو یا حرکت کے ذریعے، تعریض (یعنی اشاروں، کنایوں) میں ہو یا حکایت کی صورت میں، یہ تمام صورتیں غیبت میں داخل ہیں، اللہ ربُّ العزت ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُکُمۡ بَعۡضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمۡ اَنۡ یَّاۡکُلَ لَحۡمَ اَخِیۡہِ مَیۡتًا فَکَرِہۡتُمُوۡہُ ؕ (پ ۲۶، الحجرات: ۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (پ:۳۰، الھمزۃ:۱)

ترجمۂ کنزالایمان: خرابی ہے اس کے لئے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے۔

اس کی تفسیر میں ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد لوگوں پر طعن و تشنیع کرنے والا شخص ہے کیونکہ وہی لوگوں کا گوشت کھاتا ہے۔

ناخنوں سے چہرے کھرچنے والے:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "معراج کی رات میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جو اپنے ناخنوں سے اپنے چہرے نوچ رہی تھی مجھے بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبتیں کیا کرتے تھے۔"

(رواہ ابوداود، کتاب الادب، باب فی الغیبۃ، رقم ۴۸۷۸، ج ۴، ص ۳۵۳ بلفظ لما خرج بقوم...الخ)

نیکیاں ضائع کرنے والی:

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہٌ عنِ العُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "آگ خشک لکڑیوں کو اتنی تیزی سے نہیں جلاتی جتنی تیزی سے غیبت بندے کی نیکیاں ختم کر دیتی ہے۔"

(ابن ابی الدنیا، کتاب الغیبۃ والنمیمۃ، باب الغیبۃ وذمھا، رقم ۵۴، ج ۴، ص ۳۵۶، مفھوماً)

بعدِ وصال کراماتِ اَولیاء، مزار پر چادر چڑھانے اور گنبد بنانے کا بیان

كَشْفُ النُّوْرِ عَنْ أَصْحَابِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ بنام

فیضانِ مزاراتِ اَولیاء

مُؤَلِّف

علامہ عارف باللہ، ناصح الامہ، صاحب کرامات کثیرہ

امام عبدالغنی بن اسماعیل نابُلُسی دِمشقی حنفی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

اَلْمُتَوَفّٰی ۱۱۴۳ھ

مع مقدمہ

فیضانِ کمالاتِ اَولیاء

مترجمین: مدنی علماء (شعبۂ تراجم کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نصیحتوں پر مشتمل ''احادیث قدسیہ'' کا ایک مختصر مجموعہ

اَلْمَوَاعِظُ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدْسِیَّة

ترجمہ بنام

نصیحتوں کے مدنی پھول

بوسیلۂ اَحادیثِ رسول

مُؤَلِّف

حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی

اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ

مترجمین: مدنی علماء (شعبۂ تراجم کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

حصولِ تقویٰ اور طلبِ آخرت کا جذبہ بڑھانے والی ایک تحریر

رِسَالَةُ الْمُذَاكَرَة

مع الاخوان المحبین من اھل الخیر والدین

ترجمہ بنام

اَچھے بُرے عمل

مؤلف:

شیخ الاسلام امام عبداللہ بن علَوی حدّاد حضرمی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

الْمُتوفّٰی ۱۱۳۲ھ

پیش کش: مجلس المدینة العلمیة (دعوتِ اسلامی)

مترجمین: مدنی علماء (شعبۂ تراجم کتب)

ناشر

مکتبة المدینہ باب المدینہ کراچی

شکر کی اہمیت اور فوائد پر مشتمل 204 روایات وحکایات کا مدنی گلدستہ

اَلشُّکْرُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

ترجمہ بنام

شکر کے فضائل

مؤلف:

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد قرشی المعروف امام ابن ابی دنیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

المُتوفّٰی ۲۸۱ھ

پیش کش: مَجلِس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)

مترجمین: مدنی علماء (شعبۂ تراجم کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

خاموشی کے فوائد

خاموشی کے فوائد

کامل مسلمان کون؟

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: ''کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان تفاضل الاسلام الخ، رقم ۴۱، ص ۴۱)

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے بے یارو مدد گار چھوڑتا ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الظلم، رقم ۲۵۸۰، ص ۱۳۹۴)

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مسلمان فرد واحد کی طرح ہیں جب اس کے سر میں تکلیف ہو تو بخار اور بے آرامی میں سارا جسم اس کا شریک ہو جاتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تراحم المؤمنین ....الخ، رقم ۲۵۸۶، ص ۱۳۹۶)

سلامتی کا اصول:

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ''جو سلامت رہنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ خاموش رہنے کو لازم پکڑ لے۔''

(شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، فصل فی فضل السکوت عما لا یعنیہ، رقم ۴۹۳۷، ج ۴، ص ۲۴۱)

ہر گفتگو کا حساب ہوگا:

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنزّہٌ عنِ العُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہم سے ہماری گفتگو کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی؟'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابن جبل! تمہاری ماں تمہیں روئے، لوگوں کو ان کی زبان کی لغزشیں ہی ناک کے بل جہنم میں ڈالیں گی۔''

(رواہ ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب کف اللسان فی الفتنۃ، رقم ۳۹۷۳، ج ۴، ص ۳۴۳ بتصرفٍ)

اچھی بات کے سوا کچھ نہ بولو:

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا گیا: ''ہمیں ایسا عمل بتایئے جسے کرنے سے ہم جنت میں داخل ہوجائیں۔'' تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''کبھی نہ بولو۔'' عرض کیا گیا: ''ہم ایسا نہیں کرسکتے۔'' فرمایا: ''(پھر) اچھی بات کے علاوہ کچھ نہ بولو۔''

شیطان پر غالب آنے کا طریقہ:

نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اچھی بات کے علاوہ اپنی زبان کو روکے رکھو اس طرح تم شیطان پر غالب آجاؤ گے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب وغیرہ، باب الترغیب فی الصمت ...الخ، رقم ۲۹، ج ۳، ص ۳۴۱)

بولنے میں اللہ عزوجل سے ڈرو:

نبیِّ اَکرم، شفیعِ معظَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل ہر بولنے والی زبان پر نگہبان ہے لہٰذا عقلمند کو چاہیے کہ بولتے وقت

اللہ عزوجل سے ڈرے۔''

(کتاب الزھد لابن المبارک، باب حفظ اللسان، الحدیث ۳۶۷، ص۱۲۵ بتصرفٍ)

اچھی بات یا خاموشی:

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہٌ عنِ العُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الحث علی اکرام الجار... الخ، رقم ۴۸، ص۴۴)

رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل اس بندے پر رحم فرمائے جو اچھی بات کہتا ہے یا پھر خاموش رہتا ہے۔''

(کتاب الزھد لابن المبارک، باب حفظ اللسان، رقم ۳۸۰، ص۱۲۸ بتصرفٍ وکشف الخفاء، رقم ۱۳۷۲، ج۱، ص۳۷۷، بدون عبداً)

اکثر خطاؤں کا سبب:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ آدمی سے اکثر خطائیں اس کی زبان کے باعث ہوتی ہیں۔

(شعب الایمان، باب فی حافظ اللسان، فصل فی فضل السکوت عما لا یعنیہ، رقم ۴۹۳۳، ج۴، ص۲۴۰۔۲۴۱)

عقل مند اور جاہل کے کلام میں فرق:

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہٌ عنِ العُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے کہ عقلمند کی زبان اس کے دل کے تابع ہوتی ہے لہذا جب وہ گفتگو کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے دل سے مشورہ کرتا ہے اگر وہ بات اس کے حق میں بہتر ہوتی

ہے تو وہ بولتا ہے اور اگر اس کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے تو بات کرنے سے رُک جاتا ہے اور جاہل کا دل اس کی زبان کے تابع ہوتا ہے اس لئے اس کے جی میں جو آتا ہے وہ بولتا رہتا ہے۔''

(کتاب الزھد لابن المبارک، باب حفظ اللسان، رقم ۳۹۰، ص۱۳۱ بتصرفٍ ومن قول الحسن بصری ۱۶۹)

ایک بات کا نتیجہ:

سرکارِ مدینہ، قرارِقلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے: ''آدمی اللہ عزوجل کی رضا کی ایک بات کہتا ہے اور اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ بات اسے کہاں تک پہنچا دے گی مگر اللہ عزوجل اس کی وجہ سے قیامت تک کے لئے اس کے لئے اپنی رضا لکھ دیتا ہے۔''

(المؤطا للامام مالک، کتاب الکلام، مایؤمر بہ...الخ، الحدیث ۱۸۹۹، ج۲، ص۴۶۴ بتصرفٍ)

حضور نبی ٔ کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آدمی لاپرواہی سے کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جو اسے جہنم کی آگ میں گرا دیتی ہے اور آدمی کوئی بات کہتا ہے جسے وہ اہمیت نہیں دیتا مگر اللہ عزوجل اس بات کی وجہ سے اسے جنت تک بلند فرما دیتا ہے۔''

(المؤطا للامام مالک، کتاب الکلام، مایؤمر بہ...الخ، رقم ۱۸۹۹، ج۲، ص۴۶۴ بتصرفٍ)

میرے بھائی!

عُجب یعنی خود پسندی کی آفت سے بچتے رہو کیونکہ یہ آفت ہر صورت میں مذموم ہے خواہ جان پر ہو یا قول وفعل پر اور اپنے قول وفعل سے دھوکا مت کھاؤ۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝ (پ ۲۷، النجم: ۳۲) ترجمۂ کنزالایمان: تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں۔

ہلاک کر دینے والی تین چیزیں:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے: ''تین چیزیں ہلاکت میں ڈال دیتی ہیں۔

(۱) حرص وطمع میں گم رہنا۔

(۲) نفسانی خواہشات کی پیروی کرنا۔

(۳) بندے کا خود کو اچھا سمجھنا۔''

(المعجم الاوسط، الحدیث ۵۷۵۴، ج ۴، ص ۲۱۲)

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''اگر تم گناہ نہ کرو تو مجھے تم پر گناہ سے سخت تر شئے خود پسندی کا خوف ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب وغیرہ، باب الترغیب فی التواضع .....الخ، رقم ۴۳، ج ۳، ص ۳۵۸ بتصرفٍ)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا: ''آدمی گنہگار کب بنتا ہے؟'' فرمایا: ''جب وہ خود کو نیک سمجھنے لگتا ہے۔''

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ''ہلاکت دو چیزوں میں ہے: (۱) مایوسی (۲) خود پسندی۔''

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں آفتوں کو اس لئے جمع فرمایا کہ مایوس آدمی

اپنی مایوسی کی وجہ سے سعادت کے حصول سے محروم رہتا ہے جبکہ خود پسند آدمی یہ گمان کرتے ہوئے سعادت کے حصول کی کوشش نہیں کرتا کہ وہ اسے پا چکا ہے۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں مروی ہے، ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''میں پختہ علم والوں میں سے ہوں۔'' اور ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: ''مجھے کھونے سے پہلے ہی مجھ سے جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو۔'' پھر جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دولت کدے کی طرف لوٹے تو اللہ عزوجل نے ایک فرشتے کو آدمی کی صورت میں بھیجا، اس نے ان کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا تو حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہر تشریف لائے تو فرشتے نے کہا: ''اے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ! چھوٹی سی چیونٹی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ اس کی روح اس کے جسم کے اگلے حصے میں ہوتی ہے یا پچھلے حصے میں؟'' تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوئی جواب نہ دے سکے پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر کے اپنے نفس کو سمجھانے لگے کہ آئندہ کبھی علم کا دعویٰ نہ کرنا۔''

بے شک اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ٥ (پ۱۳، یوسف:۷۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے۔

حسنِ کلام بہتر ہے یا حسنِ عمل؟

ایک نحوی حضرت ابن شمعون واعظ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تارکینِ دنیا میں سے تھے۔ اس نحوی نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

زبان وکلام میں لغت اور عربی قوانین کی کچھ غلطیاں پائیں تو اس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں آنا چھوڑ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے مکتوب بھیجا: ''میں تمہیں خود پسندی کا شکار پاتا ہوں تم دروازے سے پیچھے رہ جانے پر راضی ہو گئے ہو کیا تم نے کسی عارف کا ایک ادیب کو بھیجا ہوا یہ خط نہیں سنا جس میں انہوں نے لکھا تھا: جو اپنے اقوال کی مضبوطی پر اعتماد کرتا ہے وہ افعال میں غلطیاں کر بیٹھتا ہے۔ تم اپنی ساری حاجتیں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش کر دیتے، اپنی آواز کو برائیوں سے محفوظ کر لیتے، اپنے نفس کو بری خواہشات سے بچا لیتے، موت کے ترازو کو اپنے سامنے نصب کر لیتے کیا تم نہیں جانتے کہ بندے سے قیامت کے دن یہ نہیں پوچھا جائے گا: تو بولنے میں فصیح وادیب کیوں نہ تھا، بلکہ اس سے یہ کہا جائے گا کہ تو گناہ کیوں کرتا تھا؟''

پیارے اسلامی بھائی!

کلام میں فصاحت وسلاست ہونا قابلِ فخر بات نہیں بلکہ اعمال میں تَسَلْسُل ہونا چاہیے۔

اشعار

وَلَاحِنٍ فِیْ الْفِعَالِ ذُوْ زَلَلٍ ... حَتّٰی اِذَاجَاءَ قَوْلُهٗ وَزَنَهٗ

قَالَ وَقَدْ اَکْسَبَهٗ لَفْظُهٗ ... تِیْهًا وَّعَجَبًا اَخْطِئْنَ یَا لُحَنَهٗ

قُلْتُ اَخْطَاَ الَّذِیْ یَقُوْمُ غَدًا ... وَلَا یَرٰی فِیْ کِتَابِهٖ حَسَنَهٗ

ترجمہ: (۱) اعمال میں کوتاہی کرنے والا لغزش کر رہا ہے حتی کہ جب اس کی (اپنی) بات آتی ہے تو اسے حتمی سمجھتا ہے۔

(۲) ہائے! وہ جسے لفظوں کی جادوگری نے جکڑ رکھا ہے غرور وخود پسندی میں آکر کہتا ہے:

''اے خطا کار! اور غلطیاں کر۔''

(۳) میں کہتا ہوں وہ شخص بہت بڑا خطا کار ہے جو کل بروز قیامت اس حال میں کھڑا ہوگا کہ اسے اپنے نامۂ اعمال میں نیکی دکھائی نہ دے گی۔

عاجزی:

ایک شخص نے حضرت منصور سُلیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لمبی نماز پڑھتے اور احسن طریقے سے عبادت ادا کرتے دیکھا جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز سے فارغ ہوئے تو اس سے فرمایا: ''میری عبادت دیکھ کر دھوکا نہ کھانا کیونکہ ابلیس ملعون نے ہزاروں سال اللہ عزوجل کی عبادت کی پھر بھی وہ مردود ہوگیا۔''

آدمی کی خوش بختی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ عاجزی کا اظہار کرے اور اپنے تمام افعال واقوال میں کوتاہی کا اقرار کرے۔

ہلاک کر دینے والے چار الفاظ:

کہا جاتا ہے: ''چار الفاظ بندے کو ہلاکت میں ڈال دیتے ہیں: میں، ہم، میرا، میرے پاس۔''

خود پسندی کا نقصان:

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہ عنِ العُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''گناہ پر نادم ہونے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں، نادم ہونے والا رحمت کا منتظر ہوتا ہے جبکہ خود پسندی کرنے والا اللہ عزوجل کی ناراضی کا

منتظر ہوتا ہے۔'' (شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، رقم ۷۱۷۸، ج ۵، ص ۴۳۶۔ بلفظ التائب من الذنب، النادم ینتظر ..الخ۔ رواہ ابن عدی فی الضعفاء، میسرہ بن عبدربہ تستری، ج ۸، ص ۱۸۰)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیحت:

حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''اگر تم لوگوں پر تنقید کرو گے تو وہ بھی تمہیں تنقید کا نشانہ بنائیں گے اور اگر تم انہیں چھوڑ بھی دو گے تو وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے اور اگر تم ان سے بھاگ جاؤ گے تو وہ تمہیں پکڑ لیں گے۔ لہٰذا عقلمند وہی ہے جو تنگدستی کے دن (یعنی قیامت) کے لئے اپنی زندگی اور عزت کو وقف کردے اور مومن کے غصہ پی لینے سے بڑھ کر کوئی گھونٹ اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ پسندیدہ نہیں، اس لئے عفوودرگزر سے کام لیا کرو اللہ عزوجل تمہیں عزت عطا فرمادے گا اور یتیم کی آہ اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہو کیونکہ یہ (دونوں) راتوں رات عرش تک پہنچ جاتی ہیں جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیحت:

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''سب سے بڑا گناہ جھوٹ بولنا ہے اور مؤمن کو گالی دینا فسق (یعنی بدکاری) ہے اور اس سے جھگڑنا ناشکری ہے اور اس کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت جیسی ہے اور جو معافی چاہے گا اللہ عزوجل اسے معاف فرمادے گا اور جو غصے پر قابو رکھے اللہ عزوجل اسے اجر عطا فرمائے گا اور جو مغفرت چاہے اللہ عزوجل اسے بخش دے گا اور جو کسی مصیبت پر صبر کرے اللہ عزوجل اسے اس سے بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔''

تواضع کا انعام:

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے الواح (یعنی تختیوں) کو پکڑ کر ان پر نظر ڈالی تو عرض کیا: ''یاالٰہی عزوجل! تو نے مجھے ایسی بزرگی سے سرفراز فرمایا ہے جس سے مجھ سے پہلے کسی کو سرفراز نہ فرمایا تھا۔'' تو اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی فرمائی: ''کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہارے ساتھ ایسا کیوں کیا ہے؟'' عرض کیا، ''میں نہیں جانتا۔'' فرمایا: ''اس لئے کہ میں نے اپنے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی تو تمہارے دل سے زیادہ کسی کو تواضع کرنے والا نہیں پایا، لہٰذا

اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِکَلَامِیْ ۡ فَخُذْ مَآ اٰتَیْتُکَ وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ ۝ (پ۹، الاعراف:۱۴۴)	ترجمۂ کنزالایمان: میں نے تجھے لوگوں سے چن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور شکر والوں میں ہو۔

اے موسیٰ (علیہ السلام)! جو میری عظمت کے سامنے جھک جائے، میری مخلوق پر بڑائی نہ چاہے، اپنے دل پر میرے خوف کو لازم کرلے، اپنا دن میرے ذکر میں گزارے اور میری خاطر اپنی زبان کو نفسانی خواہشات سے روک لے تو میں بھی اس کی طرف توجہ فرماتا ہوں۔''

غصہ پینے کا انعام:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دوجہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کاارشادِ پاک ہے: ''مومن کے غصہ پی لینے سے بڑھ کر کوئی گھونٹ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں زیادہ پسندیدہ نہیں، اور جو غصہ نافذ کرنے پر قدرت کے باوجود غصہ پی لے اللہ عزوجل اس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دے گا۔''

(سنن ابن ماجہ، ابواب الزہد، باب الحلم، رقم ۴۱۸۶، ج ۴، ص ۴۶۳)

غلام آزاد کردیا:

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک غلام نے ایک طشت میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ دھلواتے ہوئے ان پر پانی بہایا تو وہ پانی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کپڑوں پر بھی جا گرا، امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے تیز نظروں سے دیکھا، غلام نے یہ کہنا شروع کیا: ''میرے آقا! وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ (اور غصہ پینے والے) (ابھی اتنا ہی کہہ پایا تھا کہ) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''میں نے اپنا غصہ پی لیا۔'' غلام نے پھر کہا: '' وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط (اور لوگوں سے درگزر کرنے والے)'' آپ نے فرمایا: ''میں نے تجھے معاف کیا۔'' غلام نے عرض کی: '' وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں) (پ ۴، آل عمران: ۱۳۴)

تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: '' جا، تو اللہ عزوجل کے لئے آزاد ہے اور میرے مال میں سے ایک ہزار دینار تیرے ہیں۔''

{اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور..اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم}

حافظِ قرآن کیسا ہو؟

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ''کہ حافظ قرآن کو چاہئے کہ وہ اپنی رات کی وجہ سے پہچانا جائے جبکہ لوگ سو رہے ہوں اور دن کی وجہ سے پہچانا جائے جبکہ لوگ کھاپی رہے ہوں اور غمزدہ ہو جبکہ لوگ خوش ہوں اور وہ رو رہا ہو جبکہ لوگ ہنس رہے ہوں اور خاموش ہو جبکہ لوگ باہم اُلجھ رہے ہوں اور وہ خشوع میں ہو جبکہ لوگ مغرور ہوں، حافظ قرآن میں یہ خوبیاں بھی ہونی چاہئیں کہ وہ بداخلاق نہ ہو، غافل نہ ہو، شور نہ کرے، نہ سخت مزاج ہو اور نہ دھتکارنے والا ہو۔''

پانچ باتوں کو غنیمت جانو:

بعض بزرگوں نے فرمایا: ''اپنی زندگی میں پانچ چیزوں کو غنیمت جانو۔

(۱) اگر موجود رہو تو پہچانے نہ جاؤ۔

(۲) اگر غائب رہو تو تلاش نہ کئے جاؤ۔

(۳) اگر حاضر رہو تو تم سے مشورہ نہ کیا جائے۔

(۴) اگر تم کوئی بات کہو تو اس کو قبول نہ کیا جائے۔

(۵) اگر تم کوئی اچھا عمل کر بیٹھو تو خود پسندی میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔

مزید پانچ چیزوں کی وصیت کرتے ہیں۔

(۱) اگر تم پر ظلم ہو تو تم ظلم نہ کرو۔

(۲) اگر تمہاری تعریف کی جائے تو تم خوش نہ ہو۔

(۳) اگر تمہاری برائی بیان کی جائے تو تم پریشان نہ ہو۔

(۴) اگر تمہیں جھٹلایا جائے تو تم غصے میں نہ آؤ۔

(۵) اگر تمہارے ساتھ خیانت ہو جائے تو تم خیانت نہ کرو۔''

سُود، چوری، خیانت اور شراب نوشی کا وبال

پیارے اسلامی بھائی!

جان لے! سود ہلاکت میں ڈال دینے والے گناہوں میں سے ایک ہے اور یہ تاریک رات میں کسی چٹان پر چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ مخفی ہے اور سود کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ سود لینے والا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنے والے کی طرح ہے اور ماں کے ساتھ زنا کرنا غیر عورت سے زنا کرنے سے ستر درجہ بڑا گناہ ہے۔

اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ (پ۳، البقرۃ: ۲۷۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود، اگر مسلمان ہو۔

ایک اور جگہ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰواۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰواؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَؕ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِؕ

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے۔

وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ اور جو اب ایسی حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے۔

(پ۳، البقرۃ ۲۷۵)

سُود کے ایک درہم کا وبال:

سرکارِ اَبد قرار، شفیعِ روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے: ''سود کا ایک درہم اللہ عزوجل کے نزدیک حالتِ اسلام میں 36 بار زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبداللہ بن حنظلۃ بن ابی عامر، رقم ۲۲۰۱۶، ج ۸، ص ۲۲۳)

حضرت سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہٌ عنِ العُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک مرتبہ فجر کی نماز ادا فرمائی تو اپنا رُخِ انور ہماری طرف کر کے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟'' ہم نے عرض کیا: ''نہیں، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! پھر حضور نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (معراج کا واقعہ ذکر فرماتے ہوئے) سود کے بارے میں بتایا کہ ہم چلتے چلتے خون کی ایک نہر پر پہنچے، اس میں ایک شخص کھڑا ہوا تھا اور نہر کے کنارے پر بھی ایک شخص کھڑا تھا، جس کے سامنے پتھر پڑے ہوئے تھے۔ نہر میں موجود شخص نے باہر نکلنے کی کوشش کی تو باہر کھڑے شخص نے اس کے منہ پر ایک پتھر مارا اور اسے اس کی جگہ واپس پہنچا دیا پھر جب بھی وہ شخص باہر نکلنے لگتا تو یہ شخص اس کے منہ پر پتھر مارتا تو وہ واپس اپنی جگہ لوٹ جاتا۔ میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا: ''یہ سود خور ہے، اس کے ساتھ قیامت تک اسی طرح

کیا جاتا رہے گا۔''

(صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب تعبیر الرویا بعد صلاۃ الصبح، رقم ۷۰۴۷، ج۴، ص۴۲۵)

سود کھانے والے کی غذا:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: ''اے میرے رب عزوجل! جو شخص سود کھاتا ہو اور اس سے توبہ نہ کرے تو اس کی سزا کیا ہے؟'' فرمایا: ''اے موسیٰ علیہ السلام! میں اسے قیامت کے دن تُھوہر کے درخت سے کھلاؤں گا۔'' (تھوہر کے درخت کا پھل جہنمیوں کی غذا ہے اس کی تلخی اور عذاب کی سختی کا عالم یہ ہے کہ اگر اس کا ایک قطرہ زمین پر ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں کی زندگی تلخ ہوجائے۔)

اشعار

اَیَا ذَاالَّذِیْ قَلْبُہٗ مَیِّتٌ بِاَکْلِ الرِّبَا اِزْدَجِرْ وَانْتَبِہٗ

فَکَمْ نَائِمٍ نَامَ فِیْ غِبْطَۃٍ اَتَتْہُ الْمَنِیَّۃُ فِیْ نَوْمَتِہٖ

وَکَمْ مِنْ مُقِیْمٍ عَلٰی لَذَّۃٍ دَھَتْہُ الْحَوَادِثُ فِیْ لَذَّتِہٖ

وَکَمْ مِنْ جَدِیْدٍ عَلٰی ظَھْرِھَا سَیَاْتِیْ الزَّمَانُ عَلٰی جِدَّتِہٖ

ترجمہ: (۱) اے وہ شخص جس کا دل سُود کھا کھا کر مردہ ہوچکا ہے! باز آجا اور غفلت سے بیدار ہوجا۔

(۲) کتنے ہی سونے والے لوگ خوشی خوشی نیند کر رہے ہوتے ہیں، اسی نیند کی حالت میں انہیں موت آدبوچتی ہے۔

(۳) اور کتنے ہی لذت پرست لوگ ایسے ہیں جنہیں ان کی لذت کے خطرات نے مصائب سے دوچار کر رکھا ہے۔

(۴) اور کتنے ہی نئے نئے گناہ اُس کی پیٹھ پر لدے ہوئے ہیں، عنقریب اس کی اسی حالت میں (موت کا) وقت آپہنچے گا۔

اللہ عزوجل اپنی لاریب کتاب قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ﳲ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ۝

(پ۲، البقرۃ:۱۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

حرام کھانے والے کی عبادت نامقبول:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دوجہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے: اللہ عزوجل کا ایک فرشتہ ہر دن اور رات میں بیت المقدس کی چھت پر ندا کرتا ہے: ''جس نے حرام کھایا تو جب تک وہ حرام اس کے گھر سے نہ نکل جائے اللہ عزوجل نہ اس کی فرض عبادت قبول فرمائے گا نہ ہی نفل اور اگر وہ اسی حال میں مر گیا تو میں اس سے بری ہوں۔

(اتحاف السادۃ المتقین، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول فی فضیلۃ الحال...الخ، ج۶ص۴۵۲، دون قولہ: حتی یخرج ذالک الحرام...الخ)

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنزّہٌ عنِ العُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''امانتوں کو اپنے گھروں سے نکال دو اور انہیں ان کے مالکوں کے سپرد کردو پھر اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تمہارے اعمال ہرگز تمہیں نفع نہ پہنچاسکیں گے اور نہ ہی گھر میں حرام کی موجودگی کی صورت میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا تمہیں نفع دے سکے گا۔''

سود کا گناہ معاف نہ ہوگا:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزولِ سکینہ، فیض

گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے حلال کا ایک درہم کمایا اور اسے حلال جگہ خرچ کیا تو اللہ عزوجل سود اور حرام خوری کے علاوہ اس کے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔''

طلبِ حلال فرض ہے:

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''(فرضیتِ ایمان کے بعد) رزق حلال طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔''

(رواہ الطبرانی فی الاوسط بلفظ طلب الحلال واجب، رقم ۸۶۱۰، ج ۶ ص ۲۳۱)

حرام سے پرورش پانے والا جہنم کا حق دار:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے حرام کا ایک لقمہ کھایا اللہ عزوجل اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہ فرمائے گا اور ہر وہ گوشت جس کی نشوونما حرام سے ہو وہ جہنم کا زیادہ حق دار ہے۔''

(ذکرہ الزبیدی فی الاتحاف، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول، ج ۶ ص ۴۵۲)

حرام مال چھوڑ کر مرنے کا انجام:

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے مال حرام کمایا اللہ عزوجل نہ اس کا صدقہ قبول فرمائے گا، نہ غلام آزاد کرنا، نہ حج کرنا اور نہ ہی عمرہ کرنا اور وہ جتنا مال جمع کرے گا اسے اس کے برابر گناہ

ہوگا اور اس کی موت کے بعد جو حرام مال بچ گیا وہ اس کے لئے جہنم کا سامان ہوگا۔''

(ذکرہ الزبیدی فی الاتحاف، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول، ج۶، ص۴۵۶، دون قولہ ولا اعتقادًا ولا حجًا ولا عسرًا وکانت لہ بعدا وزار)

حرام کے ایک درہم کا اثر:

حضور نبیٔ کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص دس درہم سے ایک کپڑا خریدے اور ان میں حرام کا ایک درہم بھی ہو تو اللہ عزوجل اس وقت تک اس کا کوئی عمل قبول نہ فرمائے گا جب تک (وہ) ایک درہم اس کے مالک کو نہ لوٹا دے۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث ۵۷۳۶، ج۲، ص۴۱۶ بتصرف الفاظ)

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تک اس کپڑے میں سے کچھ بھی اس پر باقی رہے گا اللہ عزوجل اس کا کوئی عمل قبول نہیں فرمائے گا۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث ۵۷۳۶، ج۲، ص۴۱۶ بلفظ لم یقبل اللہ صلوٰۃ مادام علیہ)

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث نزول سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''حرام یا شراب سے نشو ونما پانے والا گوشت اور خون جنت میں داخل نہ ہوگا۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند جابر بن عبداللہ، رقم ۱۴۴۴۸، ج۵، ص۶۴ ''حرام'' بدلہ ''سحت'')

حرام مال سے توبہ:

سرکارِ اَبدِ قرار، شافعِ روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر مال حرام کھانے والے لوگ ستر مرتبہ بھی راہِ خدا عزوجل میں شہید ہو جائیں تب بھی ان کی

شہادت ان کی توبہ نہیں بن سکے گی کیونکہ حرام مال کی توبہ یہ ہے کہ وہ مال مالک کو لوٹا دیا جائے یا اُسے اپنے استعمال کے لئے حلال کرلیا جائے (یعنی معاف کروالیا جائے)۔''

حلال کھانے کی برکتیں:

رسولِ اَکرم، نبیٔ مُحتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: ''جس نے چالیس دن تک حلال کھایا اللہ عزوجل اس کے دل کو منور فرمادے گا اور اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری فرمادے گا اور دنیا وآخرت میں اس کی رہنمائی فرمائے گا۔''

(اتحاف السادۃ المتقین، کتاب الحلال والحرام، باب فی فضیلۃ الحلال...الخ، ج۶، ص۴۵۰)

دعا کی قبولیت کا نسخہ:

اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام سے ارشاد فرمایا: ''اگر تم مجھ سے دعا کا ارادہ کرو تو اپنے پیٹ کو حرام غذا سے محفوظ رکھو اور یوں عرض کرو: اے قدیم احسان اور عام فضل والے! اے وسیع رحمت والے! تو میں تمہارا سوال پورا فرمادوں گا۔''

پرہیزگاری کی اہمیت:

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: ''اگر تم اتنے روزے رکھو کہ سوکھ کر کمان کی طرح خَم دار ہوجاؤ اور اتنی نمازیں پڑھو کہ کیل کی طرح سوکھ جاؤ تب بھی تمہارے عمل کامل پرہیزگاری کے بغیر قبول نہ ہوں گے۔''

بعض اہلِ علم کا قول ہے: ''دنیا کی حلال چیزوں پر حساب ہے اور حرام پر عذاب ہے اور حرام ایک ایسی بیماری ہے جس کا علاج فقط یہی ہے کہ بندہ حرام کھانے سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پناہ چاہے۔''

اشعار

اُشَبِّهُ مَنْ يَّتُوْبُ عَلٰى حَرَامٍ   كَبِيْضٍ فَاسِدٍ تَحْتَ الْحَمَامِ

يَطُوْلُ عِنَاؤُهُ فِيْ غَيْرِ شُغْلٍ   وَآخِرُهُ يَقُوْمُ بِلَا تَمَامِ

اِذَاكَانَ الْمُقَامُ عَلٰى حَرَامٍ   فَلَا مَعْنٰى لِتَطْوِيْلِ الْقِيَامِ

ترجمہ:(۱) جو شخص حرام کو ترک کئے بغیر توبہ کرے میں اسے کبوتری کے نیچے پڑے ہوئے خراب انڈے سے تشبیہ دیتا ہوں۔

(۲) کہ اس (کبوتری) کی تھکن بے کار کام میں بڑھتی رہتی ہے اور آخر کار وہ ناکام ہو کر اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔

(۳) جب حرام پر ہی ڈٹے رہنا ہو تو لمبی لمبی عبادتوں کا کیا فائدہ۔

حلال کھانے کی اہمیت:

حضرت سیدنا یحییٰ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''اطاعت اللہ عزوجل کے خزانوں میں پوشیدہ ہے اور اس کی کنجی دعا ہے اور حلال کھانا اس کنجی کے دندانے ہیں، اگر کنجی میں دندانے نہیں ہوں گے تو دروازہ بھی نہیں کھلے گا اور جب خزانہ نہیں کھلے گا تو اس کے اندر پوشیدہ اطاعت تک کیسے پہنچا جاسکتا ہے لہٰذا اپنے لقمے کی حفاظت کرو اور اپنے کھانے کو پاکیزہ بناؤ تا کہ جب تمہیں موت آئے تو برے اعمال کی سیاہی کی جگہ نیک اعمال کا نور تمہارے سامنے ظاہر ہو اور اپنے اعضاء کو حرام کھانے کے گناہ سے روکے رکھو تا کہ یہ ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے لذت پاسکیں۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا ۢبِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝ (پ۲۹،الحاقة:۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: کھاؤ اور پیو رچتا ہوا، صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔

اور جو حرام کھانے سے اجتناب نہ کرے تو طویل عرصہ تک بھوکا رہنے کے بعد تُھوہر کا کڑوا اور گرم پھل کھائے گا تو یہ کیسا بدترین کھانا ہوگا اور اس کا ضرر کتنا شدید ہوگا کہ یہ دل کے ٹکڑے کر دے گا اور جگر کو چیر ڈالے گا، بدن کو پھاڑ دے گا اور جینا مشکل کر دے گا۔

ایک لقمے کا اثر:

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''میں ایک آیت مبارکہ پڑھا کرتا تو اس میں میرے لئے علم کے ستر دروازے کھول دیئے جاتے پھر جب میں نے امراء کا مال کھایا اور اس کے بعد جب میں نے وہ آیت پڑھی تو اس میں میرے لئے علم کا ایک دروازہ بھی نہ کھلا۔''

میرے اسلامی بھائیو!

حرام غذا ایک ایسی آگ ہے جو فکر کی چربی پگھلا دیتی ہے اور حلاوتِ ذکر کی لذت ختم کر دیتی ہے اور سچی نیتوں کے لباس جلا دیتی ہے اور حرام ہی سے بصیرت کا اندھا پن پیدا ہوتا ہے لہٰذا مال حلال جمع کرو اور اسے میانہ روی سے خرچ کرو خود بھی حرام سے بچو اور اپنے گھر والوں کو بھی اس سے بچاؤ اور حرام خوروں کی صحبت میں نہ بیٹھو اور ان کا کھانا کھانے سے بچتے رہو اور جس کا ذریعہ معاش حرام ہو اس کی صحبت اختیار نہ کرو اگر تم اپنی پرہیزگاری میں سچے ہو تو نہ ہی کسی کی حرام پر رہنمائی کرو کہ اگر وہ اسے کھالے تو اس کا حساب تم سے لیا جائے اور نہ ہی حرام کے حصول میں کسی کی مدد کرو کیونکہ معاون بھی عمل میں شریک ہی ہوتا ہے۔ **یاد رکھو!** حلال کھانے ہی سے اعمال قبول ہوتے ہیں اور فاقہ و تنگدستی کو چھپانے اور تنہائی میں رو رو کر آہیں بھرنے کو اعمال

کی قبولیت اور رزق حلال کمانے کے سلسلہ میں نہایت اہم مقام حاصل ہے۔

یتیم کا مال کھانا:

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ نَارًا ؕ وَ سَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا ۰ (پ۴، النساء:۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دام جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوا ہے:

وَلَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡیَتِیۡمِ اِلَّا بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ حَتّٰی یَبۡلُغَ اَشُدَّہٗ ۪ وَ اَوۡفُوۡا بِالۡعَہۡدِ ۚ اِنَّ الۡعَہۡدَ کَانَ مَسۡـُٔوۡلًا ۰ (پ۱۵، الاسراء:۳۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس راہ سے جو سب سے بھلی ہے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے اور عہد پورا کرو بے شک عہد سے سوال ہونا ہے۔

ناپ تول میں کمی کرنے سے:

پیارے اسلامی بھائیو! جہاں تک ہو سکے ناپ تول میں کمی کرنے سے بچتے رہو کیونکہ اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمان میں تمہیں اس سے باز رہنے کا حکم دیا ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اَوۡفُوا الۡمِکۡیَالَ وَ الۡمِیۡزَانَ بِالۡقِسۡطِ وَ لَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡیَآءَہُمۡ وَ لَا تَعۡثَوۡا فِی الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِیۡنَ ۰ (پ۱۲، ھود:۸۵)

ترجمۂ کنز الایمان: ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ ۙ الَّذِیۡنَ اِذَا اکۡتَالُوۡا عَلَی النَّاسِ یَسۡتَوۡفُوۡنَ ۙ وَ اِذَا کَالُوۡہُمۡ اَوۡ وَّزَنُوۡہُمۡ یُخۡسِرُوۡنَ ؕ

ترجمۂ کنز الایمان: کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں۔

(پ۳۰، المطففین:۱ تا ۳)

میرے اسلامی بھائی! مسلمانوں کے کسی حق کو دبا لینے پر خوش مت ہونا کیونکہ خیانت کی موجودگی میں برکت باقی نہیں رہتی اور تھوڑا سا حرام بہت سارے حلال کو برباد کر دیتا ہے۔ اور اے بھائی! اگر تم ایک درہم کی خیانت کرو گے تو شیطان ملعون تمہارے ساتھ ستر درہموں میں خیانت کرے گا۔

منافق کی تین علامتیں:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے: ''تین باتیں ایسی ہیں کہ جس میں ہوں گی وہ منافق ہوگا اگرچہ نماز، روزہ کا پابند ہی ہو: (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب وہ وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے (۳) جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو خیانت کرے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق، رقم ۵۹، ص ۵۰)

آگ کے دو پہاڑ:

ایک بزرگ فرماتے ہیں: ''میں اپنے ایک پڑوسی سے ملنے گیا جو گندم بیچا کرتا

تھا، جب میں اس کے سرہانے بیٹھا تو اسے بار بار یہ کہتے سنا: ''آگ کے دو پہاڑ، آگ کے دو پہاڑ۔'' جب میں نے اس کی بیوی سے اس کے بارے میں پوچھا تو وہ بولی: ''اس کے پاس دو پیمانے تھے جب یہ کسی سے گندم خریدتا تو اسے بڑے پیمانے سے ناپتا اور جب کسی کو بیچتا تو چھوٹے پیمانے سے ناپ کر بیچتا تھا۔'' تب میں سمجھا کہ وہی دو برتن اسے آگ کے پہاڑوں کی صورت میں نظر آ رہے ہیں۔''

پانی کے چند قطروں کا وبال:

کسی گاؤں میں ایک دودھ فروش رہا کرتا تھا، وہ دودھ میں پانی ملایا کرتا تھا، ایک مرتبہ سیلاب آیا اور اس کے مویشی بہا کر لے گیا تو وہ روتے ہوئے کہنے لگا کہ سب قطرے مل کر سیلاب بن گئے جبکہ قضاء اسے ندا دے رہی تھی:

ذٰلِکَ بِمَا قَدَّمَتۡ یَدَاکَ وَاَنَّ اللّٰہَ لَیۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِیۡدِ ۰ (پ۱۷، الحج:۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: یہ اس کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

یاد رکھو! چوری اور خیانت ہلاکت میں ڈالنے والے اور دین کے لئے شدید ضرر رساں ہیں۔

چھ جہنمی:

المناجات میں ہے کہ اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے ارشاد فرمایا: ''چھ افراد جہنم اور میرے غضب میں ہیں: (۱) جس کی عمر طویل اور اخلاق برے ہوں (۲) دولت مند ہو کر چوری کرنے والا (۳) فاسق عالم (۴) توبہ کئے بغیر

مرنے والا (۵) کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرنے والا (٦) مسلمان کا حق دبانے والا اور اس کا حق کھانے والا۔''

دھوکے باز ہم میں سے نہیں:

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہٌ عنِ العُیُوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا وہ ہم میں سے نہیں۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم، رقم ۱۰۱، ص ٦۵)

چھ کلمات:

منقول ہے، بیت المقدس کی ایک چٹان پر چھ کلمات لکھے ہوئے پائے گئے: (۱) ہر گنہگار وحشت میں مبتلا ہوگا (۲) ہر نیکوکار مانوس ہوگا (۳) ہر خوفزدہ شخص بھاگ جائے گا (۴) ہر امیدوار طلب کرے گا (۵) ہر قناعت پسند غنی ہوگا اور (٦) ہر لالچی فقیر ہوگا۔''

جھوٹی قسم کھانا:

نور کے پیکر، تمام کے نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قسم اٹھانے والا یا تو قسم توڑ کر گنہگار ہوگا یا اپنی قسم پر شرمندہ ہوگا۔''

(السنن الکبرٰی للبیھقی، کتاب الایمان، باب من کرہ الایمان باللہ...الخ، الحدیث ۱۹۸۳۹، ج۱۰، ص ۵۴، والفظ لہ)

ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ایک صحابی کے قریب سے گزرے، وہ صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے غلام کو مار رہے تھے جب سرکارِ اَبدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے غلام کی چیخ و پکار سنی تو ان صحابی کے پاس تشریف لے آئے، انہوں نے نبی کریم،

رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو رُک گئے اس پر اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہ عنِ العُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس نے تمہیں اللہ عزوجل کا واسطہ دیا تو تم نے اسے معاف نہ کیا تو مجھے دیکھ کر کیوں رُک گئے؟'' صحابی نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ اللہ عزوجل کے لئے آزاد ہے۔'' تو نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دوجہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''اگر تم ایسا نہ کرتے تو جہنم تمہارا چہرہ جلا دیتی۔''

(رواہ مسلم، کتاب الایمان ، باب صحبۃ الممالیک، الحدیث ۱۶۵۹، ص ۹۰۵ بنحوہ)

بہت زیادہ قسمیں اٹھانے کی وجہ سے اللہ عزوجل کی ناراضی کا سامنا کرنے سے بچو، کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمٰنِكُمْ ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو۔ (پ۲، البقرۃ:۲۲۴)

جھوٹی قسم کی سزا:

اسرائیلیات میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: ''یارب عزوجل! جو تیرے نام کی جھوٹی قسم اٹھائے اس کی سزاء کیا ہے؟'' فرمایا: ''میں اس کی زبان کو آگ کے دوانگاروں کے درمیان پاٹ دوں گا۔'' عرض کیا: ''یارب عزوجل! تو جو جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا مال لوٹ لے اس کی سزا کیا ہے؟'' فرمایا: ''میں جنت سے اس کا حصہ کاٹ دوں گا۔''

عظمتِ خداوندی عزوجل سے ناواقف:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے: ''اللہ عزوجل نے مجھے اس بات کا اِذن دیا ہے کہ میں حاملین عرش میں سے ایک فرشتے کا تذکرہ کروں، اُس کے قدم سب سے نچلی زمین میں گڑے ہوئے ہیں اور اس کی گردن عرش سے متصل ہے، وہ اپنا سر اٹھا کر عرض کرتا ہے: ''یا الٰہی عزوجل! تو کتنا عظیم ہے۔'' تو اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''جو میرے نام کی جھوٹی قسم اٹھاتا ہے وہ میری عظمت کو نہیں جانتا۔''

(رواہ الحاکم، کتاب الایمان، باب تسبیح دیک رجلاہ...الخ، الحدیث ۷۸۸۳، ج ۵، ص ۴۲۲ بنحوہ وبتصرفہ)

شراب نوشی:

شراب پینا کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ ہے۔ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہٌ عنِ العُیُوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''جو شخص شراب کا ایک گھونٹ پئے گا اس کے سات دن کی نمازیں اور روزے قبول نہیں ہوں گے۔''

(رواہ احمد فی مسندہ، الحدیث ۶۶۵۵، ج ۲، ص ۵۸۹، بلفظ صلاۃ اربعین صباحاً، ولم یذکر ''لم یقبل...'' الخ)

دس بری خصلتیں:

یاد رکھو! شراب نوشی میں دس بری خصلتیں ہیں:

(۱) یہ بندے کی عقل میں فتور ڈال دیتی ہے اس طرح وہ بچوں کے لئے تماشا اور مذاق بن جاتا ہے۔ امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے ایک شرابی کو

پیشاب کرتے ہوئے دیکھا وہ اپنے منہ پر پیشاب مل رہا تھا اور کہہ رہا تھا: ''یاالٰہی عزوجل! مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ رہنے والوں میں شامل فرما۔''

مزید فرماتے ہیں: ''میں نے نشے میں مدہوش ایک شخص کو دیکھا جس نے قے کی تھی اور کتا اس کا منہ چاٹ رہا تھا تو وہ نشہ کرنے والا اس سے کہہ رہا تھا: ''اے میرے آقا! اللہ عزوجل آپ کو اولیاء جتنی بزرگی عطا فرمائے۔''

(۲) یہ مال کو ضائع اور برباد کرتی ہے اور تنگدستی کا سبب بنتی ہے جیسا کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا مانگی: ''یاالٰہی عزوجل! شراب کے متعلق بیان شافی نازل فرما کیونکہ یہ مال کو برباد اور عقل کو ختم کر دیتی ہے۔

(۳) یہ عداوت اور دشمنی کا سبب ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ (پ ۷، المائدۃ:۹۱)	ترجمۂ کنز الایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔

جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: ''یارب عزوجل! ہم باز آ گئے۔''

(۴) شراب کھانے کی لذت اور درست کلام سے شرابی کو محروم کر دیتی ہے۔

(۵) بعض اوقات شراب، شرابی کی بیوی کو اس پر حرام کر دیتی ہے اور وہ زنا میں مبتلا

ہو جاتا ہے اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ شرابی نشہ میں مدہوش ہو کر اکثر طلاق دے دیتا ہے اور بعض اوقات لاشعوری طور پر قسم توڑ ڈالتا ہے تو اپنی حرام کی ہوئی بیوی سے زنا کر بیٹھتا ہے۔

بعض صحابۂ کرام علیہم الرضوان کا قول ہے: ''جس نے اپنی بیٹی کو کسی شرابی کے نکاح میں دیا گویا اس نے اپنی بیٹی کو زنا کے لئے پیش کر دیا۔''

(۶) یہ ہر برائی کی کنجی ہے اور شرابی کو بہت سے گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے جیسا کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! شراب نوشی سے بچتے رہو کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔''

(۷) شراب نوشی کا ساتواں نقصان یہ ہے کہ یہ شرابی کو بدکاروں کی مجلس میں لے جاتی ہے اپنی بدبو سے اس کے کاتب فرشتوں کو ایذا دیتی ہے۔

(۸) یہ شرابی پر آسمانوں کے دروازے بند کر دیتی ہے چالیس دن تک نہ اس کا کوئی عمل اوپر پہنچتا ہے نہ ہی دُعا۔

(۹) شراب نوشی، شرابی پر اَسّی کوڑے واجب کر دیتی ہے لہٰذا اگر وہ دنیا میں اس سزا سے بچ بھی گیا تو آخرت میں مخلوق کے سامنے اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(۱۰) یہ شرابی کی جان اور ایمان کو خطرے میں ڈال دیتی ہے کہ موت کے وقت اس کا ایمان چھن جانے کا خدشہ رہتا ہے۔

شراب کی نحوست:

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے ایک شخص کو نزع کے عالم

میں دیکھا، جب اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کی جاتی تو وہ کہتا: ''خود بھی پیؤ اور مجھے بھی پلاؤ۔''

حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''جب شرابی مرجائے تو اسے دفن کردو اور مجھے کسی جگہ نظر بند کرکے اس کی قبر کھودوا گر اسے قبلہ سے پھرا ہوا نہ پاؤ تو مجھے قتل کردینا۔''

میرے اسلامی بھائیو!

یہ تو شرابی کی دنیوی سزا ہے اور اُخروی سزا تو شمار سے باہر ہے اسے کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا، زقوم کھلایا جائے گا، جہنم میں جہنمیوں کا پیپ پلایا جائے گا اور وہ ایسے ہی بہت سے عذابات میں مبتلا ہوگا۔ اللہ عزوجل ہمیں اپنی پناہ میں رکھے، آمین۔

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّانَبِیَّ بَعْدَہٗ
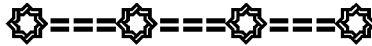
{......8روحانی علاج ......}

❁......هُوَاللّٰهُ الرَّحِيْم ۔جو ہر نماز کے بعد 7 بار پڑھ لیا کرے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ شیطان کے شر سے بچا رہے گا اور اُس کا ایمان پر خاتمہ ہو گا۔

❁......يَامَلِكُ ۔90 بار جو غریب و نادار روزانہ پڑھا کرے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ غربت سے نجات پا کر مالدار ہو۔

❁......يَاقُدُّوْس ۔کا جو کوئی دورانِ سفر ورد کرتا رہے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ تھکن سے محفوظ رہے گا۔

❁......يَاعَزِيْز ۔41 بار حاکم یا افسر وغیرہ کے پاس جانے سے قبل پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ وہ حاکم یا افسر مہربان ہو جائے گا۔

❁......يَابَارِئُ ۔10 بار جو کوئی ہر جُمُعَہ کو پڑھ لیا کرے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اُس کو بیٹا عطا ہو گا۔

❁......يَافَتَّاح ۔70 بار جو روزانہ پڑھا کرے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ مستجاب الدعوات ہو گا (یعنی ہر دعا قبول ہوا کرے گی)۔

❁......يَاحَكِيْم ۔80 بار جو روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد پڑھ لیا کرے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کسی کا محتاج نہ ہو گا۔

❁......يَاجَلِيْل ۔10 بار پڑھ کر جو اپنے مال واَسباب اور رقم وغیرہ پر دم کر دے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ چوری سے محفوظ رہے۔

مدینہ: ہر ورد کے اول وآخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے۔

(فیضان سنت، ج ۱، ص ۱۶۸ تا ۱۷۰، ملتقطاً)

نیکیوں کی جزاؤں اور گناہوں کی سزاؤں سے متعلق آیات، احادیث اور حکایات کا مدنی گلدستہ

قُرَّۃُ الْعُیُوْنِ وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن

ترجمہ بنام

نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں

مؤلِّف:

فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی
المتوفّٰی ۳۷۵ھ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مترجمین: مدنی علماء (شعبۂ تراجم کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

خلفائے راشدین کے فضائل، اقوال اور زہد وتقویٰ کا بیان

(جلد ۱)

حِلیَۃُ الْاَوْلِیَاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاءِ

ترجمہ بنام

اللہ والوں کی باتیں

پہلی قسط

تذکرۂ خلفائے راشدین

مُؤَلِّف

امام ابُونُعَیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ

مترجمین: مدنی علماء (شعبۂ تراجم کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور اولیاء کرام رضی اللہ عنہم کی مبارک
زندگیوں کے بعض گوشوں کی جھلک پر مشتمل ایک نادر تالیف

عُیُونُ الْحِکَایَات (مترجم)

(حصہ اوّل)

مُؤَلِّف

امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی
الْمُتوفّٰی ۵۹۷ھ

پیشکش: مجلس المدینة العلمیة (دعوتِ اسلامی)
مترجمین: مدنی علماء (شعبۂ تراجم کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مآخذ و مراجع

نمبر	کتاب	مصنف	ناشر
(۱)	قران مجید	کلامِ باری تعالیٰ	ضیاءالقران پبلی کیشنز لاہور
(۲)	کَنْزُالْاِیْمَان فِیْ تَرجَمَةِالْقُرْاٰن	اعلیحضرت امام احمد رضا خان متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	ضیاءالقران پبلی کیشنز لاہور
(۳)	صَحِیْحُ الْبُخَارِی	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفّٰی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیة بیروت
(۴)	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری متوفّٰی ۲۶۱ھ	دارابن حزم بیروت
(۵)	سُنَن الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی متوفّٰی ۲۸۹ھ	دارالفکر بیروت
(۶)	سُنَنْ اَبِي دَاوٗد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث متوفّٰی ۲۷۵ھ	داراحیاءالتراث العربی
(۷)	سُنَنْ النسائی	امام ابوعبدالرحمٰن بن احمد شعیب النسائی ۳۰۳ھ	دارالسلام ریاض
(۸)	سُنَنْ ابنِ ماجة	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینی متوفّٰی ۲۷۳ھ	دارالفکر بیروت
(۹)	المؤطّاللامام مالك	امام مالک بن انس اصبحی متوفّٰی ۱۷۹ھ	دارالمعرفہ بیروت
(۱۰)	اَلْمُسْنَدُ لِلاِمَامِ اَحْمَد بْنِ حنبل	امام احمد بن حنبل متوفّٰی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت
(۱۱)	المسند لابی یعلیٰ	شیخ الاسلام ابویعلیٰ احمد الموصلی متوفّٰی ۳۰۷ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۱۲)	المستدرك للحاكم	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری متوفّٰی ۴۰۵ھ	دارالمعرفہ بیروت
(۱۳)	اَلْمُعْجَمُ الْكَبِیْر	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	داراحیاءالتراث العربی
(۱۴)	اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط	امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفّٰی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیة بیروت
(۱۵)	شُعَبُ الْاِیْمَان	امام احمد بن حسین بیہقی متوفّٰی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیة بیروت
(۱۶)	سنن الكبرىٰ للبيهقی	امام احمد بن حسین بیہقی متوفّٰی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۱۷)	ابن ابی الدنیا	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد القرشی متوفّٰی ۲۸۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۱۸)	حلية الاولياء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی متوفّٰی ۴۲۰ھ	المکتبة العصریہ بیروت
(۱۹)	مجمع الزوائد	حافظ نورالدین علی بن ابوبکر ھیثمی متوفّٰی ۸۰۷ھ	دارالفکر بیروت
(۲۰)	فِرْدَوْسُ الْاَخْبَار	حافظ شیرویہ بن شہردار دیلمی متوفّٰی ۵۰۹ھ	دارالفکر بیروت
(۲۱)	اَلْمُصَنَّفُ لِلاِمَامِ عَبْدِ الرَّزَّاق	ابوبکر عبدالرزاق بن ھمام متوفّٰی ۲۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۲۲)	اَلْمُصَنَّفُ لابنِ ابی شَيبَه	امام عبداللہ بن محمد ابی شیبہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	دارالفکر بیروت
(۲۳)	اَلْاِحسَانُ بِتَرْتِيبِ صَحِيْحِ ابْنِ حَبَّان	علاؤالدین علی بن بلبان متوفّٰی ۷۳۹ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۲۴)	رَوْضُ الرِّيَاحِيْن	علامہ عبداللہ بن اسعد متوفّٰی ۷۶۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۲۵)	كنزُ الْعُمَّال	علامہ علاءالدین علی المتقی الھندی متوفّٰی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۲۶)	اَلِاستِيعَاب	ابوعمر یوسف بن عبداللہ القرطبی متوفّٰی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۲۷)	مَجْمَعُ الْبَحْرَين	حافظ نورالدین علی بن ابوبکر ھیثمی متوفّٰی ۸۰۷ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۲۸)	اِتِّحَافُ السَّادَةِ الْمُتَّقِين	علامہ سید محمد بن حسینی زبیدی متوفّٰی ۱۲۰۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۲۹)	اَلتَّرغِيبُ وَالتَّرهِيب	امام زکی الدین عبدالعظیم المنذری متوفّٰی ۱۱۸۵ھ	دارالفکر بیروت
(۳۰)	كِتَابُ الزُّهْد لِابنِ مُبَارَك	امام عبداللہ بن مبارک متوفّٰی ۱۸۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۳۱)	فَيضُ الْقَدِيرِ شَرحُ الْجَامِعِ الصَّغِير	امام جلال الدین ابوبکر السیوطی متوفّٰی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۳۲)	تنزِيهُ الشَّرِيعَةِ الْمَرفُوعَةِ	علامہ ابوالحسن علی بن محمد الکنانی متوفّٰی ۹۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۳۳)	تاریخ بغداد	حافظ ابوبکر احمد بن علی الخطیب البغدادی متوفّٰی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۳۴)	كتابُ الْكَبَائِر	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی متوفّٰی ۷۴۸ھ	اشاعت اسلام کتب خانہ
(۳۵)	سَيْرُ اَعْلَامِ النُّبَلَاءِ	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی متوفّٰی ۷۴۸	دارالفکر بیروت
(۳۶)	ذَمُّ الْهَوىٰ	امام عبدالرحمٰن بن علی جوزی متوفّٰی ۵۹۷ھ	مکتبہ الکتاب والسنہ پشاور
(۳۷)	بُسْتَانُ الْوَاعِظِيْن	امام عبدالرحمٰن بن علی جوزی متوفّٰی ۵۹۷ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۳۸)	عُيُوْنُ الْحِكَايَات	امام عبدالرحمٰن بن علی جوزی متوفّٰی ۵۹۷ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۳۹)	بَہارِ شَرِیعَت	صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی متوفّٰی ۱۳۷۶ھ	ضیاءالقرآن پبلی کیشنز لاہور
(۴۰)	اَرْمَغَانِ مَدِینَه	امیر اہل سنت مولانا محمد الیاس عطار قادری	مکتبة المدینہ باب المدینہ کراچی

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ﴾

(۱) کرنسی نوٹ کے شرعی اَحکامات (کِفلُ الفَقِیہِ الفَاھِم فِی اَحکَامِ قِرطَاسِ الدَّرَاھِم) (کل صفحات:199)

(۲) ولایت کا آسان راستہ (تصورِشیخ) (اَلیَاقُوتَۃُ الوَاسِطَۃ) (کل صفحات:60)

(۳) ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہیدِ ایمان) (کل صفحات:74)

(۴) معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیرِ فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

(۵) شریعت وطریقت (مَقَالُ العُرَفَاء بِاِعزَازِ شَرعٍ وَعُلَمَاء) (کل صفحات:57)

(۶) ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثبَاتِ ھِلَال) (کل صفحات:63)

(۷) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظھَارُ الحَقِّ الجَلِي) (کل صفحات:100)

(۸) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الجِید فِی تَحلِیلِ مُعَانَقَۃِ العِید) (کل صفحات:55)

(۹) راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ القَحطِ وَالوَبَاء بِدَعوَۃِ الجِیرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الفُقَرَاء) (کل صفحات:40)

(۱۰) والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلحُقُوق لِطَرحِ العُقُوق) (کل صفحات:125)

(۱۱) دعاء کے فضائل (اَحسَنُ الوِعَاء لِآدَابِ الدُّعَاء مَعَہٗ ذَیلُ المُدَّعَا لِاَحسَنِ الوِعَاء) (کل صفحات:140)

شائع ہونے والی عربی کتب:

از امام اہلِ سنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن:

(۱۲) کِفلُ الفَقِیہِ الفَاھِم (کل صفحات:74) (۱۳) تَمھِیدُ الاِیمَان (کل صفحات:77) (۱۴) اَلاِجَازَاتُ المَتِینَۃ (کل صفحات:62) (۱۵) اِقَامَۃُ القِیَامَۃ (کل صفحات:60) (۱۶) اَلفَضلُ المَوھَبِی (کل صفحات:46) (۱۷) اَجلَی الاِعلَام (کل صفحات:70) (۱۸) اَلزَّمزَمَۃُ القَمَرِیَّۃ (کل صفحات:93) (۱۹، ۲۰) جَدُّ المُمتَار عَلٰی رَدِّ المُحتَار (المجلد الاول والثانی) (کل صفحات:570، 672)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

(۲۱) خوفِ خدا (کل صفحات:160)

(۲۲) انفرادی کوشش (کل صفحات:200)

(۲۳) تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)

(۲۴) فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)

(۲۵) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)

(۲۶) نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات:39)

(۲۷) جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)

(۲۸) کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)

(۲۹) نصابِ مدنی قافلہ (کل صفحات:196)

(۳۰) کامیاب طالبِ علم کون؟ (کل صفحات: تقریباً63)

(۳۱) فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)

(۳۲) مفتیٔ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)

(۳۳) حق وباطل کا فرق (کل صفحات:50)

(۳۴) تحقیقات (کل صفحات:142)

(۳۵) اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)

(۳۶) عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)

﴿شعبہ تراجمِ کتب﴾

﴿شعبہ درسی کتب﴾

﴿شعبہ تخریج﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میر پور۔ فون: 058274-37212
- حیدر آباد: فیضان مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضان مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرّانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضان مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضان مدینہ شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزار طیبہ (سرگودھا) ضیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net